نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رضائی ختنیان ۱۳۱۹

صلائے شہر لکھنؤ

در مطبع مجتبائی واقع طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کو مدکا
طلوع روشنی صبح نشان ہو شمع کی آہ کا
دبستان ازل میں معلم عقل کل کا تھا
چمن آرائی الف اس حسن کے نرم رنگین میں
عجم میں زلزلہ نوشیروان کو قصر سے
شرف حاصل ہوا آدم او اسیرائے جس سے
شب وزادوسکے صاحب اونکا یہ اجلیان تھا
وہ اس عالم میں نقش بخشا ہو وہ کی تسکین کو
شب معراج جہکر عرش پر دم میں ادتر آیا
روان تسنیم کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے

سر دیوان لکھا ہے بیت وصل و نعت
طلوع عشق کی صبح ہے جہاں میں ظہور ا
یہ تھا نام ونشان حسن و نور و زیب
بہار گلشن ایک بوند اوسکی
دوتا قمر عالم تہا اوسی آیت وجہ کا
عجب بیا دکھا کہ لالا آئینہ ہوش کا
کیا جنت میں جلوہ اپنا اوس سے قد کا
بیان اوس قلزم معنی کو ہو کیا جز اور بیدر کا
کروں کیا وصف اوس تقدیم کبیر سرمد کا

[illegible]

[illegible]

غزل ۴

[illegible]

ہو کیونکر ہمت عالی مری تمنا کی	میسر ہو طواف ای کاش مجھ کو تیری مرقد کا
کبھی دیکھا جا کے آستانہ پر ملون آنکھیں	کبھی وہ ریجھون میں کرون نظارہ گنبد کا
[illegible] دلسی گرد ان نہ گی کا کوئی [illegible]	حسد ہے خضر و عیسیٰ کو مری بخشش مخلد کا
مدینہ کی نہین کو گرنہ لائق ہو مرا لاشہ	کسی صحرا میں ان کے طعمہ ہو ہمین دام او رد کا
تمنا ہے درختون میں تیری روضہ کی جا بیٹھے	قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

غزل ۲	خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کشن محبت سی زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا	ظفر

لیا کیونکر دل مائل زلف دوتا کیونکر ہوا	یہ بھلا چنگا گرفتار بلا کیونکر ہوا
جسکو محراب عبادت ہو خم ابروی یار	اوسکا کعبہ میں کہو سجدہ ادا کیونکر ہوا
جو نہ ہونا تھا ہوا ہمیں تمہارے عشق مین	تم نے آشنا بھی نہ پوچھا کیا ہوا کیونکر ہوا
دیدہ حیران ہمارا تھا تمہارا نہ ہو یا	ہمکو حیرت ہے کہ پیدا وہ سرا کیونکر ہوا

غزل ۳	وہ تو تھا نا آشنا مشہور عالم مین ظفر پھر خدا جانی کہ تجھسے آشنا کیونکر ہوا	نسیم

دینی دل صنم کو دیا پھر کسیکو کیا	اسلام چھوڑ کفر لیا پھر کسیکو کیا
ہمنی تو اپنا آپ گریبان کیا ہی چاک	آپ ہی سیا نہ سیا پھر کسیکو کیا

ردیف الف

[illegible]

غزل ۵

ظفر

[illegible]

[illegible]

مر گیا ہوں میں کسیکی حسرت دیدار میں — قبر تک لاشہ بھی میرا آہ تکتا جائیگا

غزل واجد

اے ظفر قائم رہیگی جب تلک اقلیم ہند
اختر اقبال اوس کا چمکتا جائیگا

نالۂ سوزاں سے کب بلبل چمن جلجائیگا — ہوگی بدنامی جو جانا ہا [illegible] جلجائیگا
کس طرح دل ہی نکالیں ہم یہ آہ آتشیں — خوف آتا ہے کہیں پیراہن کفن جلجائیگا
مت سوے گلشن کو جانا شعلہ رو ہرگز — آتش رخ سے ترے سارا چمن جلجائیگا

غزل شہیدی

دفن کیجیو منہ کو میرے کھولکر اے واجدا
ورنہ سوز دل سے یہ سارا کفن جلجائیگا

وصل کی شب چکی رخصت تو پھر ہوئیگا — آفتاب صبح محشر جلوہ گر ہوئیگا
شام سے مردہ پڑا رکھا مسیحا نے مرا — ہم نے جب کہا وقت سحر ہوئیگا
ایک دو دم ہوں مسیحا اب دم آخر ہوا — جانب ملک عدم دم کا سفر ہوئیگا
بار صندل سے عرق آیا جبین یار پر — درد سر جاتا رہا درد جگر ہوئیگا

غزل ۸

پاس تھا تنہا شہیدی یہ تھا اسکو خیال
پھر جدا دل سے محبت کا اثر ہوئیگا

حسام الدین خاں

خون ترے ہاتھ سے اپنا ہوگا — حشر اک روز یہ برپا ہوگا

[illegible]

[illegible]

رقص بسمل سے وہ محو رجائینگے عشق نیرنگ دکھائے گا اگر	آج مقتل مین تماشا ہوگا میری شکل آپ کا نقشا ہوگا

غزل ۹	خون دل آنکھون سے بہتا ہی حنا مہندی ہاتھون مین جو ملتا ہوگا	بیہوش

جب سے دل میرا اسیر گیسوی دلبر ہوا کعبے مین ... نام کو باقی کہین ایمان نہین محفل اغیار مین اوس شمع رو کو دیکھکر قہر سے ... کھائین جبکہ اوس سفاک نے وقت جانا مین جان اپنا پوچھیے ہمنشین فاتحہ پڑھنی جو وہ تشریف لائی قبر سے	شور جو نیٹے کہا و ... کا نشتر ہوا دل مین میرے اک بت بیداد گر کا گھر ہوا رشک سے مین صورت پروانہ خاکستر ہوا آہوی مادہ سے خائف ڈر کے شیر نر ہوا کیا بتاؤن کیونکر نساصد مرے دلبر ہوا آسیا کی طرح قصان قبر کا پتھر ہوا

غزل ۱۰	ہم ہین وہ بیہوش پہنچے فلک افلاک پر مہر تابان آپ آتش رنگ کا ساغر ہوا	انشا

تم جو کہتے تھے بہت تو نے مجھے رسوا کیا واسطہ باعث سبب بہت کچھ ... کیا کہا کس سے کہا کس نے سنا کب ...	کیا گنہ کیا جرم کیا تقصیر ... کیا کیا راز وہ کس بخت کے ہاتھ ... افشا کیا کس جگہ کس وقت مین آپ کا چرچا کیا

شیدا

غزل ۱۱

[illegible]

غزل ۱۲

[illegible]

[illegible]

سجدے میں گرتا ہوں محراب ابرو دیکھ کر	زاہد و حق تو یہ ہے میری عبادت دیکھنا
میں جو رہتا ہوں خیال یار میں کہتے ہیں لوگ	عشق میں ہوگی ابھی کیا کیا مصیبت دیکھنا
جب طلب کرتا ہوں بوسہ سامنے اغیار کے	کھینچ لیتا ہے وہ اسکی کچھ آتی ہے شناعت دیکھنا
خوش قد ایسا اسکو بھی دعوی تھا ہمسری کا	سرو کی جانب نہ اے سرو قامت دیکھنا
حدت اسکی کم نہیں ہے آفتاب حشر میں	میرے داغ دل کو اے خورشید طلعت دیکھنا

غزل ۲۴	چلتے جی تو چھوڑا نہ اک دن بھی تو نے اے نوید میرے مرنے پر جتاتے ہیں تربت دیکھنا	نوید

ردیف الف

روح نے چھوڑ کے کہا جب تن بیجان چھوڑا	جسکو جی جان سے چاہا اوسی بیجان چھوڑا
آہ کیا تو نے مجھے عیسی دوران چھوڑا	روح نے تن سے تعلق مری بیجان چھوڑا
ساتھ وحشت نے نہ اپنا کسی عنوان چھوڑا	رہ کہسار و کھائی جو بیابان چھوڑا
بیجان کیوں مجھے مقتل میں ہمی جان چھوڑا	ہاتھ آ کر اور نہ اے قاتل دوران چھوڑا
استخوان تک نہ میرے شمع صفت جلنے میں	بعد مردن بھی نہ سوز غم ہجران چھوڑا
ساتھ دینا تھا قسم تیغ غضب تو نے کیا	آخری وقت میں اے عمر گریزان چھوڑا
خود تو دنیا سے پیت نالے و آنگے	نعل کو مانند جرس راہ میں نالان چھوڑا
میرا اپنی تو ہو غیر کا دل ہو گئی	کسکو تاکا کسی ناوک مژگان چھوڑا

[illegible]

نحن اقرب سی گلو کو وہ شرف حاصل ہے
مد بسم اللہ قرآن ہے گریبان میرا

عشق مین عزت جو یہ دو ٹکری ہے
معجزہ شق قمر کا ہے گریبان میرا

صفت خنجر خونخوار گلا کاٹنے کو
ابرو یار سے وابستہ ہے گریبان میرا

بخت برگشتہ کسیکا ہے گلوگیری مین
یا کسیکی نگہ کج ہے گریبان میرا

مجکو یا قیس نشین کیون نہ سلیمان کہین
خم گیسوے پریرو ہے گریبان میرا

قطع کا حکم نہ کرو نکہ میرے دیتا ہے
لب پر خشم کسیکا ہے گریبان میرا

میری گردن جو ہو میری کو ہنسی آتی ہے
دست خم کردہ کسیکا ہے گریبان میرا

تنگ گیری جو مجھے جان سی آکی بھاتی
مد آغوش کسیکا ہے گریبان میرا

میری گردن جو پے قتل یہ کھجاتا ہے
کسکا ترسا ہوا ناخن ہے گریبان میرا

یہ وہ سودا ہی کہ ہر پھیر کے گلے میرے پڑا
اے جنون ہار گلے کا ہے گریبان میرا

میری گردن سے غضب لاگ لگا ہے سر دم
خم شمشیر کسیکا ہے گریبان میرا

اتنا بھی دست جنون حوصلہ تیرا نکلا
چاک داماں سے ملا چاک گریبان میرا

جان لینے پہ مری اسنے کمر باندہی ہے
دامن زدہ کسکا ہے گریبان میرا

کیون نہ مجبور رند کی گردن جو بکا ہے یہ
ساقیا گردش ساغر ہے گریبان میرا

عرصہ قتل مین تب حسرت باہم نکلے
دست قاتل مرا جب پہنچے گریبان میرا

صدف ... جدا تجھسی وہ دلدار ہوا
تھا دشوار ہوا
خواب میں بھی نہیں اب تجھی دکھلاتا وہ صنم
اسکا کیسا ...
تو صورت بھی دکھاتا وہی دشوار ہوا
ایسا بیزار ہوا
وصل کو چین تری بیٹھا تھا آ کر
عشق میں تیری میں رسوا سر بازار ہوا
سر مردار ہوا
گیا تھا تری سودائی کو چین سکون
پھر ہوا اوسکو جنون
بعد مدت کی وہی پھر اوسی آن رہا
سخت بیمار ہوا
غیر کو چاہا نہیں جیسی کہ دیکھا صنم
تیری ... کی قسم
جز ترے اور کسی سے نہ سروکار ہوا

ردیف الف

مخمل و لدار میں غیر و نکی جا تجھی میں نہ تھا
لوٹا جب گلشن میں تجھی باد صبا تجھی میں نہ تھا

ہاتھ کیوں باندھی مری چھلا اگر چوری گیا
یہ سراپا شوخی و ذر و حنا تجھی میں نہ تھا

لیلی و مجنوں کے افسانہ سی حیرت تجھ کو
کیا کہوں اوس عہد میں باد صبا تجھی میں نہ تھا

بیخودی میں لے لیا بوسہ خطا کیجئی معاف
یہ دل بیتاب کی ساری خطا تجھی میں نہ تھا

ای ساقی یہ ہو سامان رہا شوق آن جمع
یار تھا سبزہ تھا بلبل تھی ہوا تجھی میں نہ تھا

کوئی جا سکتا نہیں عصمت سرا تک یار کی
پردہ در جسنی اوٹھا وہ ہو تجھی میں نہ تھا

میں سسکتا رہگیا اور مر گئی فرہاد و قیس
کیا اونھیں لوگونکی حصہ میں قضا تجھی میں نہ تھا

میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حسن و شباب
ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تجھی میں نہ تھا

غزل ۲۰	ای ظفر دلبر مری یہ داغ کیسا رہگیا تھا نہاں یا عین خلق خدا تجھی میں نہ تھا	عاشق

مرض ہجر میں دل جبسی گرفتار ہوا — کیسا لاچار ہوا
اتنو عیسیٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا — جینا دشوار ہوا
جان آخر ہے بس اب ہونٹھ پہ آیا مرا دم — شکل دکھلا جا صنم
کس خطا پہ مری صورت سی تو بیزار ہوا — کیسا انکار ہوا
ڈھونڈھتا ہوں اوسی پہلو میں مگر پاس نہیں — ملنی کی آس نہیں

غزل ۲۱	حاتم
دل ہمارا ہی نشانہ اوس بت بے پیر کا	ہر پلک میں جسکا نقشہ ہے قضا کے تیر کا
راستہ میں خط جو تجھسے گر گیا تو کیا ہوا	یوں ہی تہا اسے نامہ پر لکھا تقدیر کا
گھور پر بیٹھی سے جو باتیں تجھیں ان کی	میں بھی ہوں مشتاق ایسے پیارے ہو وسی تقریر کا
دو قدم ہمراہ بھی ہو لو شہید ناز کے	حکم دیتے ہو جو میرے نعش کو تشہیر کا

غزل ۲۲	بت پرستوں کی طرح سجدے کیا ہیں پوشیدہ میں چلکے حاتم دیکھو روضہ حضرت شبیر کا	ذوق

کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا	جو آپ ہی مر رہا ہو اوسکو گر مارا تو کیا مارا
نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا	اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا	نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کے	تری زلفوں نے مشکیں باندھ کر مارا تو کیا مارا
نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیکر	جو اوس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا
تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے	الہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا
ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا	کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا
مری آنسو ہمیشہ ہیں بہ رنگ لعل غرق خوں	جو غوطہ آب میں تو نے گہر مارا تو کیا مارا

نقش عشق کا گر ... دیا تھا
... بنایا ہوتا

... دل ... بنایا ہوتا
... ہوتا

... شانا ... بنایا ہوتا

قاتل ... بنایا ہوتا

باعث ... بنایا ہوتا

آئی ... بنایا ہوتا

... جنت مرا ... بنایا ہوتا

... دیوانہ بنایا ہوتا

روز ناموزہ زمانہ میں ...
اپنی ہستی سے تو دیوانہ بنایا ہوتا

بلکہ ... بنایا ہوتا

غزل ۱۳۲

قلق

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلا دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
... ستم ... کیا ... فیصلہ دل کا
... کسی طور فیصلہ دل کا

(وزیر)

[illegible]

خیال آیا جو زلف عشق پیچاں کی تباہی کا	نہ ہا فکر رسا سے کچھ قلم مضمون سیاہی کا
شب ہجراں میں دم ٹھہرا ...	کہاں تنہا میں سے مجھ پر چراغ صبحگاہی کا
لحد پر یار آتا ہے میری شمع بن کر ...	بنہ دکھلا ... موقع عذر خواہی کا
خدا ہی جو ... نہایت ... گستاخی	ارادہ کون ہے در پر ... خواہی کا
... کوئی ... نہیں	نہ کھینچا خار نے دامن بھی ... سپاہی کا
دم آخر بھی ... مری ہمراہ یار آئے	رہیں ... نہ باقی عذر خواہی کا
... گفتگو ...	شہادت نامہ پڑھ ... مومن گواہی کا

غزل ۱۳	تباں سنگدل کیسی بت آتش کا دکھاتی ہے ارادہ کنج عزلت میں ہے اب یاد الٰہی کا	مخمس

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا | یا مرا تخت سلیمانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا

خاکساری کے لیے گرچہ بنایا تھا مجھے | کاش خاک در جانانہ بنایا ہوتا
نقش کف پایانہ بنایا ہوتا

اس خرد نے مجھے سرگشتہ و برباد کیا | کیوں خردمند بنایا نہ بنایا ہوتا
یا مجھے بنا ہی دیوانہ بنایا ہوتا

[illegible]

غزل ۱۵ — تراب

عجب طرح کا ہے مجھسے حصول کیونکر کا پڑا اپنا
اوٹھانہ رہے تو یار ہمکو شمع سوختہ پروانہ
نچے دلآرام کہ اب چمن کو غنچہ سیر مشتاق اپنا
تماشا کیسا نکلتی جاوین مین کسطرح
نجاتی پائی ہین وہ تلک سہم زندگی قرار اپنا
کر بعد مرنے کو گلی مین تیری اوڑا کر لگا غبار اپنا
کہ تیری خاطر مین چڑھ آیا تیرا زنجیر دل بیمار اپنا
نہ باغبان ہے شفیق اپنا نہ گل ہے اپنا قرار اپنا

غزل ۱۶ — آتش

نصیب کیونکر بیان تلک ہین اب جنکو لگا یاد دل سے
ہزار سر کو ہین پٹکا ہوا نہ ہرگز وہ یار اپنا

عشق سی یار سر آمادہ سودا او ترا
حال مجنون تو نہیں عمر گرد یکھا کچھ
ستمگر اپنے ہم اشک کی موج زنی
کسطرح مرنے نہ تجھ پر فلک جا رہے
درد سر مین جو ہوا ان تو بدن یار ہے ٹوٹا
شاکر ہے خنجر قاتل کا تقاضا او ترا
ساربان آج ہے کیون چہرہ لیلی او ترا
آخر کار نظر سے میری دریا او ترا
تیرے کشتگی زیارتکو مسیحا او ترا
تب چڑھے مجکو اگر یار کا چہرا او ترا

غزل ۲۰ — محیط

شاخ گل کو بھی آتش لے چھو اتھا او سپہر
خون کی آنکھون مین ہی بلبل شیدا او ترا

غزل ۱۸ — ظفر

غزل ۱۹ — ظفر

[illegible]

کعبہ کا ہے خیال نہ خواہش ہے دیر کی
دل ہے تمہارے خیال سے ایسا بھرا ہوا

ہوتی ہے بعد مرگ ملاقات یار سے
دنیا میں ہم پہ یہ عقدہ نہ وا ہوا

تو ڑو چلا تو پیر و خدا کے لئے گیسو
برباد کر رہے ہو مرا دل لیا ہوا

رویا شب فراق میں دریا کی طرح
ہر قطرہ آنسو کا در بے بہا ہوا

افسوس زندگی میں نہ آیا کہیں نظر
مرقد پہ میرے آکے وہ سر پٹکتا ہوا

غزل ۲۷	انجم یہ حسن ختم اشعار کیا سبب یوسف کا ہمشیہ مگر آشنا ہوا	فہیم

زلف کا عاشق کوئی کوئی ہے رخ یار کا
دل نہیں قابو میں ہر اک کا فریدہ دنیا کا

اسلئے کرتا نہیں نظارہ روئے یار کا
بار ہوگا روح نازک پر نگہ کے تار کا

صدقے ابرو کی کیا دل شکل شانہ چاک ہے
خوب ہی نکلیگا بل اب گیسوئے خمدار کا

او بت ملعون ہو ہمیں عشق کہتی ہیں اسے
ہوگیا عالم رگ جاں میں مری زنار کا

پانی پانی آتش دوزخ ہو مارے شرم کے
دیکھے شعلہ جو میری آہ آتش بار کا

قتل او قاتل کیا تو نے جو مجھکو وقت شام
کھل گیا جوہر تری اس مغربی تلوار کا

آہ اب تیری بھی لب تک نہیں آتی ہے آہ
پوچھتا ہے حال کیا مجھ ناتوان بیمار کا

دم نہ مارا عیسیٰ نے مجھکو دیکھکر
میں جو تھا بیمار تیری نرگس بیمار کا

[illegible]

[illegible]

بوسہ مانگا تو وہ ہنس کر بولے	منہ کی ان باتون مین کھایئگا
جگر و دل تن لاغر مین نہین	قتل کرکے مجھے پچھتایئے گا
اسکے رہنے کو مین عرض کرون	آپ کچھہ دل مین سمجھہ جایئے گا
فرمایئے جاتے تو ہین آپ	پھر بھی تشریف کبھی لایئے گا
روح بھی چلتی ہے ہمراہی مین	اک ذرا اور ٹھہر جایئے گا
لن ترانی کی نہ لیجیے ہم سے	بس یہ موسیٰ ہی سے فرمایئے گا

غزل ۲۹	مشتری بھی آپ سے کھٹکا ہی مجھے غیر کے ہاتھہ نہ بک جایئے گا	تائید

تمہارے دل مین مرا کچھہ وقار تک نہ رہا	وقار کیسا کہ اب اعتبار تک نہ رہا
جو یار آئے تو کیا پیشکش کرون سکے	کہ پاس اپنے دل داغدار تک نہ رہا
فراق یار مین گھر اسکے نکلی چشم سے روح	اجل کا کچھہ بھی سوا انتظار تک نہ رہا
خزان کے ہاتھہ سے ای باغبان	چمن مین ہو اب تو کیا کوئی خار تک نہ رہا
مین چلکے قافلہ والونکو ابکیا	کہ راہ مین کہین باقی غبار تک نہ رہا
فلک نے نام و نکو مٹا دیا ایسا	مکان کیا کہ نشان مزار تک نہ رہا

سرای دیر مین مصروف یہ رہی تائید

ردیف الف

تو میری حال سے افسوس خبردار نہین — ہوئی یہ قسمت کا لکھا

قد قیامت پہ ناز و ادا آفت جان — چتون آہو جہان

تو ہے ظلم ہے پیارے تری رفتار نہین — دل ہے پامال

دیکھ پچھتائیگا مونس تو نہ منقبض جان — ترک عشق جہان

فائدہ اسمین سوا رنج کے زنہار نہین — رکھ نظر سوی خدا

غزل ۳۳ — گویا

حنائی ہاتھ دکھلایا تو ہوتا — کبھی منہ ہو کا برسایا تو ہوتا

کبھی دیدار دکھلایا تو ہوتا — خدا راہت کو ٹہرایا تو ہوتا

تبسم منہ مین فرمایا تو ہوتا — ذرا بجلی کو تڑپایا تو ہوتا

نہ آنے کا ترا شکوہ عبث ہے — کبھی مین آپ مین آیا تو ہوتا

کرینگے کیا یہ دعوائے خدائی — بتون نے منہ کو بنوایا تو ہوتا

قیامت کے جو منکر ہین ستمگر — اونھین قد اپنا دکھلایا تو ہوتا

فقیر و میر کیون ہو زندگی سے — ہماری طرح غم کھایا تو ہوتا

نہ جیلہ دن کا گر ہوتی ابھی رات — تو زلفین کھول کر آیا تو ہوتا

غزل ۳۲

ردیف الف

نظر آیا

عاشق کو تن وجان کی ہوتی ہے کہیں فکر
بے چین ہی ہون محبت کا تری وقت نثار

رخ زرد ہے لب خشک ہین تالو ہے نہ دل ہے
بند کوئی بیاکے کہدو اوس سے کہ سائل

کچھ خوف نہ خنجر کا نہ کچھ تیر و تبر کا
محتاج نہ مین زر کا ہون اور نہ زر کا

رشتوں مین محبت کے ملا عشق کا تر کا
بیٹھا ہے تری دید کا محتاج نظر کا

غزل ۳۴

انجم کی دعا ہے یہی شام و سحر اب تو
اک لمحہ بھی پہلو سے نہ سرکے وہ سمر کا

انجم

ہو گیا گلزار گو شعلہ نمایان ہو گیا
گاہ دنیا گاہ عقبی گاہ دوزخ گہ بہشت
قیس و لیلی خود بنا شیرین کہ عاشق ہوا
گل بنا غنچہ بنا ساقی بنا مطرب بنا
با وجود بھی خود ہی بنا آتش میں گئے داخل ہوا
گہ بنا منصور کہ بولا انا الحق الحق

گاہ خلیل اللہ بنا گہ آپ پنہان ہو گیا
گاہ سوزان گاہ گریان خندان ہو گیا
کوہکن کے پردہ مین تیشے کا خواہان ہو گیا
ہو عجب یہ اعجب ہوا خود ہی نمایان ہو گیا
نور ہو کر گاہ چمکا گاہ انسان ہو گیا
گاہ مفتی ہو کے خود سولی کا سامان ہو گیا

غزل ۳۵

رکھیو خاطر جمع انجم دل مین ہے موجود وہ
آج جو جو اوسنے بیان کا عہد و پیمان ہو گیا

فدا

باغبان جس پر مہربان ہو جائیگا
شاخ گلبن پر ہمارا آشیان ہو جائیگا

خاک کی جاہ جسم کا ہر استخوان ہو جائیگا
مثل قمری سرو بھی ہو گا فدا اوس قد کا
جب روان گلشن میں ہو سرو روان

غزل ۳۶

فدا

دل مرا ہجر میں جس وقت کرنیگا آرام	گرم فریاد و فغان مثل عنادل ہوگا
قتل کیواسطے تلوار کھینچا ای قاتل	تیرا عاشق نگہہ ناز سے لبسمل ہوگا
داغ پڑجائیگا مانند سویدا دل مین	جلوہ گر لالہ رخسار پہ جب تل ہوگا

غزل ۳۷ — ای فدا الفت جانانکا کہون کیا احوال / جسکو ملجاسے گا یہ رتبہ وہ کامل ہوگا — فدا

عجب ہے لطف سوسن و سمن کا	تماشا دیکھئے چل کر چمن کا
رہینگے ہم نہ بعد مرگ عریان	قضا دے گی ہمین خلعت کفن کا
مکان اوس حور کا ہے رشک جنت	کرون مذکور کیا صحن و چمن کا
نہایت پیچ پر ہین پیچ پڑتے	بلا ہے عشق زلف پر شکن کا
کوئی دم کا ہے مہمان تیرا بیمار	تردد چاہیئے گور و کفن کا
ملا دے تیغ کو گردن سے قاتل	بہت مشتاق ہے دو لہا دولہن کا
کوئین جسکو محبت نے جھکا تے	او سے اندیشہ کیا چاہ و ذقن کا
بیابان گرد ہین مانند مجنون	نپوچھو حال کچھ ہم سے وطن کا
دل معشوق کیسا ہوتا نہیں رحم	سنی کیا حال شیرین کوہکن کا
ہوا بیتاب مین وہ نرم دل ہون	جہان نالہ سنا مرغ چمن کا

ردیف الف

وہ قمر گھر میں مری شکوہ جو مہمان ہو گیا
دشمنوں کو بھی کیا سرسبز وہ خوشی میں
بیت احزان منزل مہتاب تابان ہو گیا
تر مرے چھالوں سے ہے خار مغیلان ہو گیا

عشق گیسو نے مسلمانوں کو ہندو کر دیا
آ گیا جس دن ہلال ابرو جانان نظر
رخ دکھایا یار نے ہندو مسلمان ہو گیا
عید کا دن اور وہ دن ایکسو یکسان ہو گیا

گڑ گیا زمین تیری مکانکی ہو شکت آسمان
ہجر میں اوس سرو قد کے یہ بڑھا سوز جگر
تیری جلو سے خجل مہر درخشان ہو گیا
جسم داغوں سے مرا سرو چراغان ہو گیا

روشنی کی بعد مرنے کے ہمیں کیا احتیاج
سرنوشتی تقدیر دیکھو کب ہوا اپنا وصال
شمع روشن گور میں داغ عزیزان ہو گیا
وصل کا اوس شوخ سے جب عہد و پیمان ہو گیا

کھنچ گئی اوس ابرو کی خمدار کی جب ہم کمان
پھر بہار آئی چمن میں پھر ہوا جوش جنون
پار سینے سے ہمارے تیر مژگان ہو گیا
پھر ہمارا مثل گل پرزے گریبان ہو گیا

غزل ۴۰	نالہ و فریاد بلبل سے ہوا حیران **فدا** جب کہ گلچین کا گذر سوئے گلستان ہو گیا	فدا

گذر چمن میں اگر تم نے اے نگار کیا
مرے جنون سے نہ پہونچا کبھی کسیکو ضرر
ہوئے یہ شاد کہ پھولوں نے زر نثار کیا
کیا تو اپنے گریبان کو تار تار کیا

ہوا دو رخوشامد سے قسمت کا
پھرے ہمیشہ سے رہا اپنا وہمین شمار کیا

یہان تلک تم سا اپنا انتظار کیا
ہمیشہ خاک بیابان کی چھانتا ہے **فدا**

غزل ۴۱

فدا

باغبان

[illegible]

برنگ گل زبانین بلبلونکی لال ہوجاتین یقین ہے چیخ سی بیٹے مبارکباد گو ہوتی	جو اگر نغمہ سرا باغمین وہ خوش گلو ہوتا اگر مہمان ہمارے گھر میں خورشید رو ہوتا

غزل ۴۴	تصور باغ مین آتا اگر اوس قد دلجو کا فدا نالہ مرا سرو کنار آب جو ہوتا	فدا

ای شہ حسن ہے سر پر تری زیبا سہرا	لطف دکھلاتا ہی دستار پہ کیا کیا سہرا
قاف تا قاف ہوئی آکے ہیں سیہ تصدیق بیان	جسکھڑی غیرت بلقیس نے باندھا سہرا
دھوم کونین میں ہے تیری دولہن بننے کی	خلد میں گوندھ کے حوروں نے ہی بھیجا سہرا
ہوگیا سہر پہ سورج کی کرن کا دھوکا	روی روشن پہ جو اوس مہر کی دیکھا سہرا
تھا جو الوس کا مشتاق بہت مدت سے	اسلئے سر سے گرایا نہ پہ ٹہرا سہرا
جسطرف دیکھتا ہوں سہرا ہی آتا ہی نظر	میری آنکھوں میں سمایا ہی اب ایسا سہرا
آسمان ہے وہ انجم کا بناکر خورشید	کشتی ماہ شب افروز مین لایا سہرا
آگئے وجد مین مرغان نواسنج چمن	صحن گلشن مین جو مطرب نے یہ گایا سہرا

غزل ۴۴	صرف موتی ہی نہیں سہین لگا ذہین فدا لعل و یاقوت و زمرد سی ہی گوندھا سہرا	فدا

اپنی دستار مین اوس گلنے جو باندھا سہرا	خوش ہوا ایسا کہ پھولا نہ سمایا سہرا

غزل ۴۴

خورشید

ردیف الف

[illegible]

غزل ۳۴۴	دل خورشید کو شوق زیارت حد سے افزون ہے دکھا دی جلد روضہ ہی خدا شاہ شہیدان کا	ہزیز

مہربان مجھپہ ہوا ہی مہ انور میرا
آج تقدیر سے چمکا ہے مقدر میرا

ذبح کیو قت بھی خندان ہین زخم ہے
کھلیگا آپ کی تلوار پر جوہر میرا

واہ ری حسن کے تاثیر پری بنکے پھرا
لیگیا تھا جو خط شوق کبوتر میرا

گالیان آپ نی دین مجھکو بھری محفل مین
ہی فسانہ آپ کا تبلاسے یا نشتر میرا

غیر کو بوسے عنایت ہون قسمت انکی
گالیان ملتی ہین مجھکو یہ مقدر میرا

مین وہ بلبل ہون کہ صیاد کا دل کھٹتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے قفس مین جو کوئی پر میرا

بوسہ دینی کو جو بڑھکر وہ روکی سر راہ
رہ گیا کیسا تڑپ کر دل مضطر میرا

ہی کہین اور تلاش دل سرگشتہ عبث
کوچۂ زلف مین رہتا ہی وہ خود سر میرا

اوسکو ہاتھ آئینہ آیا دل روشن مجھ جو
بڑھگیا بخت سکندر سے مقدر میرا

آنکھ سے اشک کی جا خون جگر بہتا ہو
مئی گلرنگ سے لبریز ہے ساغر میرا

مجکو کسلی بیچ کر بین کھاتا پھرتا
ہے قابو مین جو ہوتا دل مضطر میرا

درد آمیز ہے کیا نالۂ مرغان قفس
سنکے بھر آتا ہی صیاد دل اکثر میرا

دیکھلے نامۂ خط شوق کا مضمون کوئی
لیگیا نامہ کلیجے مین کبوتر میرا

ردیف الف

[illegible]

غزل آتش ۳۵

[illegible]

ردیف الف

تہونکی حسن سے ہی نور حق عیان ہوتا
مجاز پر بھی حقیقت کا ہی گمان ہوتا

فغان سے آہ سے ہی سوز دل عیان ہوتا
دلیل آگ کی ہونیکی ہے دھوان ہوتا

نہ ہوے ہین محبوب چار عنصر سے
حکیم تھا وہ جو اونکا مزاجدان ہوتا

یہی رہا ذوق یار دیکھکر افسوس
ایک گر گرتے ہم اسمین اگر کنوان ہوتا

جواب کہتا نہ گیسوے یار کشتی مین
بلا کے پیچ یہ کرتا جو پہلوان ہوتا

یقین ہے مرد مسلمان بھی سجدہ کرتے گر
ترش کی بت جو ترا سنگ آستان ہوتا

نہ صیام مین نعمت جو کچھ ملے کم ہے
خدا کا بندہ مومن ہے مہمان ہوتا

نہ پوچھیہ علم محبت سے کیا کھلا تجکو
یقین ہوا وہ کہ جسکا نہ تھا گمان ہوتا

وہی ہے صدر نشین ہم خاکساران مین
صف نعالمین جسکا کہ ہے مکان ہوتا

او ر دامن قالب خاکی مین روح رہتی ہے گر
مکان سے تنگ ہی مشتاق لامکان ہوتا

فراغ حال ہی دشوار خوشنمایون کو
قفس سے تنگ ہو مشتاق لامکان ہوتا

ترے شہید وہو کا تھا وپکا ای ترک
جو کربلا کے معلے مین رعنوان ہوتا

ہنسا تی یار کو ہم جان زار دکھلا کر
یہ رنگ زرد تماشا سے زعفران ہوتا

زیادہ چشم سے لازم ہے روشنی دل مین
خیال یار ہے اس گھر مین میہمان ہوتا

گلون سے نالہ بلبل کی وجہ کیا پوچھون
زبان کا درد نہین گوش سے بیان ہوتا

نقاب اولٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہیں کوئی ہزار کہے کب کسی کی سنتا ہے	قیامت آئی اٹھا ہے دو جہاں ہوتا بہار گل میں ہے دیوانہ باغباں ہوتا

غزل ۱۴	یقین ہے آبلے پڑ پڑ کے پھوٹ بہتے تو بیان حال جو آتش کا ہے زباں ہوتا	لطف

ہو نہیں بلبل باغ وصف احمد مختار کا
تشنہ زباں لکھتا ہے پر تیہ مری گلزار کا

عشق ہے جسکو جناب سید ابرار کا
لطف حاصل ہوگا اسکو لطف اشعار کا

وصف جب گلزار میں چشم مبارک کا کیا
خواب نرگس سے اڑایا نرگس بیمار کا

وسوسہ شیطان کے شمشیر ہوں ہم پر فنا
وصف حضرت کے لکھوں گر ابرو خمدار کا

دفتر کونین سے ہوگا وہ زیبے میں فزوں
کل نہو گر جز بھی نعت احمد مختار کا

اک جہان جس پادشاہ دو جہاں کا ہے غلام
مجکو بھی کر دے گدا یارب اسی سرکار کا

قبلہ حاجات دو عالم ہے یہ تیرا در پاک
کعبہ مقصود ہے تو زائر و دیدار کا

عاصیوں کو کیوں نہ آئے عرش کی تجھ سے ...
جانتے ہیں سب تجھے محبوب ہے غفار کا

یا لبش خورشید محشر کیا جلا سکتی ہمیں
سر پہ ابر کرم سایہ ہے تجھ سردار کا

ہم گنہگاروں کی بخشش کا کوئی ساماں تھا
گر نہ ہاتھ آتا وسیلہ احمد مختار کا

باغ جنت لینگے خالق سے صلہ یہ روز حشر
ہم ثنا کر وصف کوئی احمد مختار کا

غزل ۳۹ — لطف

خدا خود ہے مداح قرآن میں ثنا | تیرا جا بجا یا شفیع الوریٰ
بشر کیا فرشتے سے لکھنی جا سکے | تمہارے ثنا یا شفیع الوریٰ

بلا لے مدینے میں اب لطف کو
نہ در در پھرا یا شفیع الوریٰ

غزل ۴۰ — ردیف الباء — لطف

ہے تو وہ عالم میں تو ہی یکتا اے کا محبوب | کیوں نہ ہو پھر مجھے یکتائی کا دعویٰ محبوب
دیکھے کس طرح سے انسان ترا سایہ محبوب | نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب
تو جو مشغول خلائق میں نہ ہوتا محبوب | ہوتی مخلوق بھی لاریب نہ پیدا محبوب
اک نظر دیکھے جو کوئی ترا جلوہ محبوب | قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب
رشک شمشاد و سمن ہے ترا کیا محبوب | قد موزوں ہے ترا غیرت طوبیٰ محبوب
گو ہے بے سایہ ترا قامت رعنا محبوب | ساری مخلوق پہ ہے پر ترا سایہ محبوب
تیری تصویر تصور سے جو دل میں آئی | اور ہی کچھ نظر آیا ترا نقشا محبوب
انبیا جتنے ہیں سب حق ہیں مگر فرق یہ ہے | وہ پیمبر ہیں فقط تو ہے خدا کا محبوب
چار سو حضرت عزت میں آمین کی صدا | تو اوٹھا دے جو کہیں ہاتھ دعا کا محبوب

[illegible]

غزل ۵۰

گور سے اٹھوں محشر میں محمد کہتا	ہوں نہ مایوس قیامت میں شفاعت سے جناب

غزل ۵۰	در محبوب کی ہے در و بکشی لطف کو بخش اب نہ دنیا میں پھرا تو اسے در در یارب	صفوی

او ٹھا یا مری دل ہے جب سے حجاب	نظروں میں ہے ہر شے مجھے مثل خواب
سمایا ہے آنکھوں میں میری وہی	جدا ایکی اوسکے نہیں ہےگی تاب
تجھے ڈھونڈ تصور میں زلف کے	ہزاروں طرح گرچہ ہو پیچ و تاب

غزل ۵۱	مزے میں یہ صفوی کہے واہ واہ ہے بہتر مجھے شیر سے یہ شراب	نسیم

بلبل سے کرتی کب ہے عروس چمن حجاب	ہے سے ہے کس لئے تجھے ای گلبدن حجاب
افسوں شرم باعث تسخیر ہو چکا	کب تک رہیگا او بت پیمان شکن حجاب
حسن ہے ہنگی کے او ٹھاتے ہی ہے فرح	ہوتا نہ روح کو جو لباس بدن حجاب
ہر بزم میں نثار ہے پروانہ شمع پر	عاشق کیواسطے نہیں کچھ انجمن حجاب
کچھ باز ہو تو لطف جوانی نہیں ہے	پریوں میں ہے بشر کے لئے بانکپن حجاب
دنیا کا ترک بعد فنا بھی نہیں حصول	اس شرم سے کہ لاش پہ ہے کفن حجاب
نافہ نہیں ہے پردہ غیرت ہے اوپری	رکھتا ہے تیری زلف سے مشک ختن حجاب

[illegible]

غزل ۵۲

[illegible]

[illegible]

غزل ۴۳ — نسیم

کیا دیکھتا ہی طائر بسمل کا اضطراب
بر گھر رہا ہے عاشق بیدل کا اضطراب

امیدوار مرگ سے کیون منہ چھپا لیا
اب کون لیگا آ کے قاتل کا اضطراب

تھی کسکی آرزو کہ ہمہ شب سے تا سحر
دیکھا کئے ہین صاحب محفل کا اضطراب

مدت سے آرزو ہی کوئی لحظہ بیٹھکر
تم بھی تو دیکھہ جاؤ مرے دلکا اضطراب

ممکن نہین کہ عشق کی تاثیر کچھہ نہو
لیکن نہان ہی صاحب محمل کا اضطراب

اوسکو قرار ہی اسیے پروانہ دمبدم
سیماب سے فزون ہے مرے دلکا اضطراب

قاتل یہ کوئی دم کا تماشا ہی دیکھہ لے
لیجائیگی اجل ترے بسمل کا اضطراب

تدبیر کچھہ ضرور ہے مجھے ہو کیا نسیم
جاتا نہین ہے آج مرے دل کا اضطراب

غزل ۴۴ — ردیف تا — نسیم

تھا وصلت بتان کا جنھین ارمان تمام رات
آزردہ رہے ہین دست و گریبان تمام رات

پھانسے جو داغہای فروزان سینہ سے
شعلے بجھے جلوہ گر تہ دامان تمام رات

گھر سے رہے ہین لکو خیالات [illegible]
پریان جو ہی ہین گرد سلیمان تمام رات

جھپکی نہین ہے آنکہ سیاہ چشم کی
شانہ ہو رہی ہین روزن زندان تمام رات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دست جنون نے قید تعلق سے دی نجات
پہنچا نہ ایک تار بہ گلو پیرہن درست

کرتی ہے جمع باد صبا خاک منتشر
ہوتا ہے پھر نشان مزار کہن درست

ہوتی ہیں جوش عشق میں جو شکستگیان
کہتا ہے باز سے وہ بت سیمتن درست

فرہاد نے فریب محبت میں جان دی
سمجھا کہ ہے معاملہ پرویز زن درست

ساقی بھلا ہو خیر سبو کوئی جام سے
رکھے خدا ہمیشہ تری انجمن درست

ناخن خراش زخم کو دیتا ہے نیشتین
کرتا ہے شانہ زلف بت سیمتن درست

کس شوق گل کی شہرت نظارگی ہے آج
کرتے ہیں غنچہائے چمن پیرہن درست

زنگ دوئی سے آئینہ دل ہے پاک و صاف
رہتا ہے اپنا گوشہ بیت الحزن درست

بیگانہ [illegible] گرونکی شفقتیں
ہوتے نہیں ہیں عشق سے بیمار زندہ درست

جاتا ہے ایک عمر [illegible] تیغ
زخموں کے مدتوں میں ہوے ہیں دہن درست

غزل ۵۶	بدلا ردیف اور یہ جی بھر گیا نسیم ہوا اور طرح زلف عروس سخن درست	ناسخ

اس چمن میں ہیں بیشمار درخت
پر کہاں مثل قد یار درخت

وہ ترا سرو قد ہے بے سایہ
صدقے ہیں لاکھ سایہ دار درخت

میری سوز دروں سے کیا نسبت
ہیں ہوے ان نشان [illegible] درخت

[illegible]

غزل ۹۵ ردیف ثا

سرو آزاد سے ہین شہر مندے
سرنگون ہین جو بار ور درخت

دشت مین شاخ جو سوی سایہ گیر ہون
مثل آہو کرین فرار درخت

نہین جنبش ہوا سے یہ اے گل
تیرے غم مین ہین بیقرار درخت

شجر طور کی طرح ہر روز ہو
وہ جلا رکھتے ہین ہزار درخت

آنکھین نرگس ہین گل ہین قد سرو
ایسی پائین کہان بہار درخت

نہین گر بیٹھے ہوا کے صدمے سے
سجدہ کرتے ہین گل نثار درخت

مجکو شاخون کی جا دکھاتی ہین
ہجر کی تیغ آبدار درخت

کیا بزرگون مین ہو ترقی خرد
کہ یہ کہتے ہین بار دار درخت

باغ عالم مین بڑھ نہین سکتے
زیر اشجار سایہ دار درخت

ولہ

زلفین شاخین ہین قد یار درخت
کون ایسا ہے مشکبار درخت

سایہ اس سرو کا رہے مجہہ پر
پائین ہمین دشت مین ہزار درخت

کیا ہی خوش ہو کے چڑھ گیا منصور
دار گویا ہے میوہ دار درخت

رنگ اس گلبدن کا باغ مین ناسخ
بن گئے سرو گلعذار درخت

سنگ دل موم ہو نہ یہ ہو تمکین ہے — نالہ بیفائدہ ہے شورش فریاد عبث

ناتوان وہ ہوں تصور ہی گرانی ہے مجھے — مجھ پہ ایجاد ستم اے ستم ایجاد عبث

سخت جانی نہیں ہے یہ کہ کبھی تیغ ستمگر — سر کو رکھتے ہیں تہ خنجر بیداد عبث

زور بازو ہی جنون سے مرے بیچتا کل — فکر میں طوق و سلاسل کی ہے [illegible] عبث

دوستی کرتے ہیں وس سے جو محبت ہے تجھے — او ستم پیشہ کی اے دل ہے تجھے یاد عبث

کیا ہو امید وفا ایسے ستمگر سے بھلا — حال سنکر مرا کہتا ہے وہ جلاد عبث

رحم آیا نہ کبھی عاشق سودائی تجھے — صد مصیبت کہ ترے ہیں ستم ایجاد عبث

کیا غرض ہے اے دیوانہ سیری [illegible] — دیکھ اے دل ہوس یار پر بنیاد عبث

ہو تیا چشم فلک کا جو نہیں ہو لگا [illegible] — اے صبا خاک مری کرتی ہے برباد عبث

قسمت بد سے میسر نہوا وصل حبیب — تھی بیکھ کو وہ کنی محنت فرہاد عبث

[illegible] گلو تیغ نہ آئی کہ مرجاون گا — زور بازو مجھے دکھلاتا ہے جلاد عبث

غزل ۶۱ | خوبرویوں سے تمنائے وفا حیف نسیم / دل لگایا ہے تو اب شکوہ بیداد عبث | نسیم

مہربانی ہے دم مرگ اے یار عبث — دیکھنے آتے ہو تم صورت بیمار عبث

کم نہ تھی داغ جگر سے کو افسوس کہ ہم — دیکھنے آتے ہیں کیفیت گلزار عبث

[illegible]

[illegible]

غزل ۶۵

امیر

[illegible]

باعث رنج ہجر یار ہے آج — دل بیتاب بیقرار ہے آج

کل تو ہنس ہنس کے کرتے تھے کلام — باتین کرنی نہین مجھسے عار ہے آج

ہیں سینے کے داغ دیکھو گل — کہ نئے طرح کی بہار ہے آج

ساقیا کسکا جام عشق پیا — چشم پرشور کیا خمار ہے آج

نہین ثابت کہ کیا ہوا دل کو — مثل سیماب بیقرار ہے آج

طعن حاسد جگر کو چھید گئی — نشتر غم سے دل فگار ہے آج

غزل ۶۴ — جلد آ اے عزیز مصر جمال / تیرا عالم کو انتظار ہے آج — نسیم

پیا جام ہے چشم تبان آج — ہوئے پیرانہ سالی مین جوان آج

گریبان سائیہ دامن کریگا — کہ ہے مشق جنون کا امتحان آج

تصور بھی نہین جاتا وہان تک — مخل ہی خوف چشم پاسبان آج

اشارون نے خبر دی مدعا کی — ہوئے باہم کلام بے زبان آج

اوڑے اوراق گل باد خزان سے — ہوئی برہم کتاب بوستان آج

عدم ہی میرا لاشہ کاہشون سے — نہین ڈھونڈھو مزار بے نشان آج

نہین حال کمر مین اوّل آخر — کہونگا درمیان کی داستان آج

ردیف ج

[illegible]

غزل ۶۶

صبا

[illegible]

مدت ہوئی ہے تجھ کو نہیں بیمار کا مزاج
کوڑی کے کام کا نہیں ... کا مزاج

کیا پوچھتے ہو عاشق بیمار کا مزاج
ملتا نہیں غلام سے سرکار کا مزاج

خالی نجائیگی کبھی آہ دل حزین
سمجھا ہے کیا کہ ستمگار کا مزاج

بیٹھا ہوا ہی وعدۂ فردای حشر پر
اللہ رے تیری طالب دیدار کا مزاج

جنت کو جاؤں آپکو پیچھے چھوڑ کر
توبہ کرو نہیں ہے گنہگار کا مزاج

ای آسمان سمجھ کے ذرا سر اٹھا
جاتا رہے نہ ہاتھ سے ... کا مزاج

ملتی نہیں بلا کی طرح ہی اڑی ہوئی
سودائی کسقدر ہے شب تار کا مزاج

بیٹھا ہوں یہ میری شیر کی طرح
دیکھے کوئی سگ در دلدار کا مزاج

اللہ ہی جو حال یہ بندی کے ہو کرم
پہنچا ہوا ہوں خوب ہیں کار کا مزاج

کیوں ہو جو ور ملتی ہیں وہی ملیح کے
کیا اعتدال پر ہے نمکخوار کا مزاج

لوگونکی چاہ نے اوسے مغرور کر دیا
لو کر دیا گاڑ دیتے ہیں سرد بازار کا مزاج

انصاف ہو تو بندہ بے زر ہو یار کا
ہے خود پسند یوسف بازار کا مزاج

در گذرے تنگدستی حرم کو کیا سلام
یا کر تکلف کافر دیندار کا مزاج

ہو جو ہیں یار کے نہ کسی نے لیا سلام
پوچھا کیے کہ شہر ... کا مزاج

ہمسایہ خوب ہوتا ہی آگاہ حال سے
پوچھے کوئی جگر سے دل زار کا مزاج

دکھلا دے آکے بام پہ جلوہ کسطرح
چمکے ہمارے بخت کا تارا کسطرح

بے پردہ ہووے برق تجلی کسطرح
دیکھوں اوسی مین صورت موسیٰ کسطرح

جنسے اولٹ دی آج تو پردہ کیطرح
برآئے میری دلکی تمنا کسیطرح

ہووے اے وصال وہ سے لحد سے آج
باندھو مرے جنازہ پہ سہرا کسیطرح

ہوتی مجھے زیارت کعبہ یقین ہے
ابرو نظر جو خواب میں آتا کسیطرح

بہتیرا ازعشق چھپایا فراق مین
ہرگز ہوا کسی سے نہ اخفا کسیطرح

برسون آج کل ہی پہ ہین ٹالتی حضور
وعدہ کیا نہ آپ نے ایفا کسیطرح

سارا جہان چھانو گے گر تم تمام عمر
عاشق نہین ملیگا نہ مجھسا کسیطرح

اکدن ہوا نہ شاد ہمارا دل حزین
گھر مین ہمارے یار نہ آیا کسیطرح

دن رات میرے دلکو بھی پیچ و تاب ہے
کرتا نہین وہ زلف مین شانہ کسیطرح

عیسیٰ لقا یہ رعب ہے تیرا جہان مین
جیتا نہین مسیح سے مردا کسیطرح

دیتی ہو گالیان مجھے ہر وقت اے حضور
جاتا نہین تمہارا یہ شیوا کسیطرح

کھوتکو جو ادا کی شنتین بھی کبین
مانا ہمارا آپ نے نہ کہا کسیطرح

کرتی رہی نسیم سحر لاکھ تیز زبان
منہ ڈالنا وہ سکے ... رہے وہ کیسطرح

پیسے گا انکو لاکہہ فلک سنگ آسیا | ہونگی نہ ہڈیاں مری سرمہ کسطرح
خجلت سے گھٹ گیا ابھی ماہ نو ہے | دیکھے جو میری مہر کا جلوہ کسطرح
کیا خانہ لحد بھی ہی آرام کی جگہہ | سویا ہون اسطرح کہ نہ جاگا کسطرح
ایسا تپ فراق نے مجہر ور کر دیا | ہوتا نہیں ہے دل مرا ٹھنڈا کسطرح
اک بوسہ مانگنے پہ ہوا اسقدر خفا | ہوتا نہیں ہے کم ترا غصہ کسطرح
تیر نگہ سے سینے کو مجروح کر دیا | میری طرف جو یار نے دیکھا کسطرح
کرتا ہون آپ سر کو جدا تیری تیغ سے | پاتا جو اپنے قتل کا ایما کسطرح
لینے کو میری دور تلک آئی روح قیس | جاؤن جو مین کبھی سوے صحرا کسطرح
دامان آلہ پاک جو آتا ہمارے پاس | رہتا نہ روز حشر کا کھٹکا کسطرح

غزل ۱۹ — اوس سنگدل کے عشق مین ہی جان تک فدا / بیگانہ خود ہوا نہ ہمارا کسطرح — نسیم

چھائی ہی جیسی دلبر عیار کیطرح | بیہوش ... ہم بیمار کیطرح
کہتے ہین مجکو دیکھہ کے ... | کیون چپ کھڑی ہو سامنے دیوار کیطرح
ای روزن دریچہ جانان قصور کیا | کیون گھورتا ہے چشم ستمگار کیطرح
اسقدر ی درازی گیسوی دلربا | گھٹتے نہیں کبھی شب بیمار کیطرح

[illegible]

ناسخ

پیدا اگر ہو دردِ عشق رسالت پناہ رنج
حسنت میں جا کو جیسے سبب بھیجا شیخ

عشقِ محمد رسول میں کسوتی ہو ملتی جان
تن سی نکلکے نکلی بو ہی گلاب روح

غافل ہوئی جو یادِ رسالت پناہ میں
ہو گی بہت خراب یہ خانہ خراب روح

غزل ۴۰

ای لطف جان کھنونکی ہجر ہی میں ہم
آزردہ دل ہو یا کرے ہمیں عتاب روح

نسیم

ردیف خا

نہیں جلا دکی کچھ یہ آستین سرخ
شہید ہو نکی لہو سے ہے زمین سرخ

دکھایا اشک خونی نے نتیا رنگ
سرِ دامن سے تا آستین سرخ

یہ رنگ پیرہن تہمت فزا ہے
کہ ہے قاتل ابھی تک آستین سرخ

غضب لاتیگی یہ آتش مزاجی
کہ ہے غصے سے روی مہ جبین سرخ

شگون قتل اپنا ہو دستان ہے
جو ہے بر میں لباس نازنین سرخ

بہار الفت دل ہو زیب خاتم
کہ اب بہتر نہیں اس سی نگین سرخ

خبر کیا میری حال کی پوچھتے ہو
سنان تیر کیا دیکھے نہیں سرخ

نشان خون بسمل کم نہ ہو گا
رہیگا مد توں روی زمین سرخ

نہیں شیدا تھا لب نگین کا تیرے
کفن یہ بنے مجھے ای نازنین سرخ

ردیف فا

[illegible]

غزل

[illegible]

ردیف الخا

دشمن کا نہ سیاہ رخ و دوست کا سرخ

غزل ۴۶

ناسخ

روتا ہون خون دل سے مرے اشک و نگار سرخ
یکبر رنگ جسطرح سے لہو کی ہو دھار سرخ

باغ جہان مین مجکو ہے دو رنگ ہی پسند
معشوق سبز فام ہے خوشگوار سرخ

دم بھر میں خون نکلی نہ کہیں بدیان مین
جو ڑا گلے سے یار خدا را اوتار سرخ

مضمون ہین یہ قلم رخ گلرنگ یار کے
کاغذ کا تختہ ہی صفت لالہ زار سرخ

یہ رنگ ہوگا حشر کو مشتاق یار کا
جیسے کہ عید کو ہو رخ روزہ دار سرخ

زرد و سفید و سبز تھے عاشقونکے رنگ
غصے سے تو ہوا جو کبھی ای نگار سرخ

تیرے بین جان ہم لب لعلین یار پر
یاقوت کا تمام بنیگا مزار سرخ

رو گئے ہین خون تجھے کہ ہاتھ پینے ہی کا
دامان مین تمام ہین ای شہسوار سرخ

کیا ہی یار تو جو چمن روزگار مین
پایا نہ تیرا رنگ ہوئے گل ہزار سرخ

زلف سیاہ یار سے تپلا ہوا یہ رنگ
پھر خون تجھے ہو گیا مشک تتار سرخ

زاہد کو یقین ہے خورشید حشر کا
کیف شراب ناب سے ہی روی یار سرخ

تیرے شہید ناز کی مٹی جو ہو شرر
شنجرف سے سوا ہو چمن کا غبار سرخ

جوش بہار سے یہ گلستان کا رنگ ہے
رنگین زمین ہو جیسے موسم کار زار سرخ

آیا جو وہ نگار عیادت کیواسطے
منہ ہو گیا خوشی سے دم احتضار سرخ

گندن ہے یار صاف ہی مینا چڑھا ہوا
کیا رنگ پر ہی سبزہ خط سے عذار سرخ

کس خدا جانے سپہر وہ کون ہو گا ایسا		آج تو مانند گل ہیں ہر دو تنخواہ مرے

غزل ،،	ردیف دال	لطف

اچھا نہو یارب کبھی بیمار محمد ﷺ
کم ہو نہ کبھی خواہش دیدار محمد ﷺ

مومن ہوا جسنے کیا اقرار محمد ﷺ
کافر ہوا جسنے کیا انکار محمد ﷺ

رویا کرے گلزار میں شبنم روش بلبل
اکبار جو دیکھیں گل رخسار محمد ﷺ

انگارہ پہ کیوں لوٹوں میں کیک کیفیت
جب دیکھوں وہ چاند سا رخسار محمد ﷺ

عالم سے ہوا کد ست سروکار کروں
ہاتھ آئے اگر خدمت سرکار محمد ﷺ

کیوں آنکھوں میں بیٹھا کر دنیا نہ ہو اب
ہے مد نظر اندنوں دیدار محمد ﷺ

خالق میں خالق کا بھی اظہار نہوتا
ہوتا نہ اگر خلق میں اظہار محمد ﷺ

یوسف سے ہزاروں حسن میں کیونکر نہ بکیں
ابتک وہی ہے گرمی بازار محمد ﷺ

بندہ و بخشش نہ زلیخا ہوئی خواہاں
اور یا نہ خدائی ہے خریدار محمد ﷺ

جو طالب جنت ہو وہ طوبیٰ کا تماشا
جنت ہی نہیں سایۂ دیوار محمد ﷺ

غزل ،،	ای لطف وہ محبوب خداوند جہان ہے جو کچھ کہو وہ سب ہے سزاوار محمد ﷺ	فدا

غزل ۹۱ — کافی

فلک ہی زیرِ فرمانِ محمدؐ	بڑی ہی عرش سے شانِ محمدؐ
بیان اوسکا بیانِ کبریا ہی	کلامِ حق ہی فرمانِ محمدؐ
محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی	خدا سے پوچھیے شانِ محمدؐ
خدا سے کم ہے او سب سے بڑا ہی	یہی کلمہ ہی شایانِ محمدؐ
کبھی بخشش نہ ہم لوگونکی ہوتی	اگر ہوتا نہ درمیان محمدؐ
چراغ آسمان ایکدم مین گل ہو	نہ ہو گر زیرِ دامانِ محمدؐ
مسیحا کی ہوئی امت کو دم مین	جلا دیوین غلامانِ محمدؐ

خدا قرآن مین فرما چکا ہی
ہی کافی سبکو بس شانِ محمدؐ

غزل ۹۲

آپ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد	نہ رہی دشت مین خالی مری جاگیر کے بعد
اپنی ہر شیکا ہی غم نہین نہ غم ہی سے	کون ہوگا ہدفِ تیرِ بلا میرے بعد
جھسا بدنام کوئی خلق مین پیدا نہ ہوا	ہان مگر قیس نے کچھ نام کیا میرے بعد
تیز رکھنا سرِ ہر خار کو اے دشتِ جنون	شاید آجای کوئی آبلہ پا میرے بعد
نہ رہے کچھ امین گل تو نہ بجے غنچان مین	باغ مین خاک اڑائیگی صبا میرے بعد

۱

ردیف دال

ردیف دال

مرتے دم نام محمد کا زباں سے نکلے — ایسا عامل نہیں کرنے کو کوئی گنڈا تعویذ
دیکھتا ہوں قیامت سے اگر دل ڈرتا — چاہئیے حضرت کا مسیحا تعویذ
سر پہ گرنے سے ہوا کرتے ہیں بیمار اچھے — واقعی آپکا ہے نقش کف پا تعویذ
نقش ہے نام محمد کا ہمارے دل پر — اس اثر کا کبھی عامل کوئی لکھتا تعویذ

نسیم

غزل ۳۳
ہار رشتہ اوسکو ... کبھی کی ہی لطف
آپ سے جو کسی درد کا لیتا تعویذ

ہوش باقی نہیں جب دم سے کہ لکھا تعویذ — پھر لایا ہے مرے دل پہ تمہارا تعویذ
دل تو کیا ... لاؤ ... — آفتیں لائیگا ایجان ... کیا تعویذ
پھر ... — ... لکھوا ایسا تعویذ
تھا نہ افسوں ... جادو نہ لگایا نشتر — کچھ تو سوچے کہ جو ہوتی آپ نے پہنا تعویذ
جو اڑا دے ہیں طبیعت کو وہ سب ہیں معلوم — کہتے ہیں ہنس کے نہ باندھینگے یہ تیرا تعویذ
جیوں کیسا کہ نہیں ہوش کسی ... — ملگیا ہے کسی اوستاد سے اچھا تعویذ
پھر کوئی صورت دلخواہ نظر آتی ہی — آج تو نام خدا آپ نے باندھا تعویذ
یہ تو اک ... دل ہے جو مر ... — بدگمانی سے اسے آپ نے سمجھا تعویذ
گر مری زیست ہے منظور تو جلدی ... — ... در او سکے کسی جا تعویذ

ازل ۵۵

غزل ۶۹ — ذوق

کھلے ہیں کیا ترے بازو پہ سیمبر تعویذ
بندھے ہیں بیچ میں جوشن اپنے پہ گوہر تعویذ

خدا بچائے تمہیں چشم بد کے صدمے سے
ہزار گنڈے کے لیئے رکھیئے ڈنڈ پر تعویذ

نہیں ہے ایک میں تاثیر دیکھا لکھ لکھ کر
تمام گنڈے ہیں بیکار بے اثر تعویذ

نہ پوچھ حال مرا بند بند ڈھیلا ہے
کھچے کھچے ترے بازو کی دیکھکر تعویذ

شب فراق میں تا صبح نقش حب بھر کے
جلائے شام سے لکھ لکھ کے تا سحر تعویذ

ترک نہ پیچ سے وہ کم باندھتے ہیں بازو
گلے میں سیکے پہنتے ہیں بیشتر تعویذ

گلوریاں تو بہت سی کھلائیں پاؤ بھر کے
پلا دیں پانی میں دو چار گھول کر تعویذ

غزل ۷۰ — ناسخ

جگر پہ نقش ہے مصرع یہ مصحفی کا رشید
لٹکتے ہیں تری ہیکل سے تا کمر تعویذ

قابل نامۂ محبوب کہاں یاں کاغذ
ہو زرد میں تحریر میں ہم کھنچ کہ پریشان کاغذ

میرے مکتوب سے ایسی ہوئی نفرت اوسکو
کہ نہیں ہے کوئی چھوتا کسی عنوان کا کاغذ

دوست پڑھ کر ہی میں نامہ جو مرا اوسنے لیا
ہوگیا صاف برنگ مہ تاباں کاغذ

میرے مکتوب کو تم پھاڑ کے پھینکا نکرو
کہ اوٹھا لیتے ہیں ستو... مسلماں کاغذ

پردۂ چشم حقیقت میں ہے یہ پردۂ دل
گرچہ ہے دیکھنے کو نامۂ جاناں کاغذ

نہین تحفہ خط جانان کے برابر کوئی	ہے مجھے قند وطن سے کہین بہتر کاغذ
جای جر انکی اب نامہ بر آنسو نہ بچا ہے	بدلے پھاہے کے رکھو داغ جگر پر کاغذ

کیا مین افلاس مین خط یار کو لکھون تا صبح
نہ قلم ہے نہ سیاہی نہ میسر کاغذ

غزل ۸۹	ردیف را	لطف

ہم اہل گنا ہون سے نہو خلد بدین دور	یہ احمد مرسل کے ہے نزدیک نہین دور
یارب مجھے اب عشق محمد کا عطا کر	جو اور تمنا ہین بھین بندہ کی کہین دور
ہر دم ہے تصور کی عوض پاس ہمارے	گو ملک عرب ہند سے ایدل ہے کہین دور
دل سے نہ مری جائیگا عشق شہ لولاک	ہو جائے فلک پاس کہ ہو جائے زمین دور
محروم مدینے کی زیارت سے رہا تو	چل دور مرے آگے سے ای گوشہ نشین دور

غزل ۹۰		واسطی
	جنت مین قدم بوس ہون اے لطف نبی کے	
	ہو جائے بدن سے یہ کہین جان حزین دور	

دیکھ سکتا کوئی کب تھین اے رشک قمر ہے کسے تاب نظر

نہ ہے حضرت موسی کیطرح غش مین خبر چہرہ دکھلاؤ اگر

عاشق زار کو ہے درد دل و درد جگر ہے بہت حال تبر

ردیف را

چاہیے شام و سحر و لولہ گریہ و شوق اسکو لذت یہی فوق

ایکدم اشک بیانی سے نہ کر قطع نظر ہوگا ہر قطرہ نظر

جسم کیا جان ہی کیا نطق ہے کیا عقل ہے کیا نہ ملا اسکا پتا

واسطی تو ہی تنہا کون ہی آیا ہے کدہر کچھ بھی ہی تجکو خبر

غزل ۹۱ گویا

دکھایا وحدت نے اپنا جلوہ دوئی کا پردہ اوٹھا اوٹھا کر

کروں مین سجدہ بتونکے آگے تو اے برہمن خدا خدا کر

ہین اشک زخموں سے میرے جاری نہ دیکھے ہوگی یہ اشکباری

بنی ہین چشم پر آب قاتل یہ زخم پائے جو رو جفا کر

کہاں وہ شکلیں کہاں وہ باتین کہاں وہ جلسے کہاں وہ محفل

یہ سبکا سبب خواب کا تھا سامان چھپا لیا بس دکھا دکھا کر

اوٹھایا یار و ٹھیک پر نہ اوٹھا زمین سے ہرگز ہمارا لاشہ

یہ کسنے ہمکو ہے مار ڈالا نظر سے اپنے گرا گرا کر

کرے گر سرکشی یہ مجھسے ابھی فلک کو زمین یہ ٹیکوں

کہ توڑ ڈالے ہین ایسے میں نے ہزار دن شیشے اوٹھا اوٹھا

سعادت دو جہان ہو حاصل جو بار پائے حضور میں ہو
ہان دو پہر تک تو ہم بھی پہنچے ہیں خدا خدا کر
اوٹھا جو دامن کو جھاڑ کر وہ تو قبر میں برق ہو ل چمکی
نہ بس چلا کچھ تو رہ گئے ہم کلیجہ ہاتھون سے لپنا تھا کر
کہان سلیمان کہان سکندر کہان ہین جم اور کہان ہے دارا
ہے سب خاک کے تلے تپلے لگا ہے پاٹے نبا نبا کر
عزیز جسکو تھی جان شیرین جدائی اوسکی نہ تھی گوارا
ہر اپنے مہمان کو اسکدو ون رکھ سکے ہم منا منا کر
ہے منہ پہ بیدار یون سے زردی ہو ہوش ہم نیند اوچٹ گئی ہے
تصور اوسکے میں سو رہو تم بغل کے تکیے لگا لگا کر

غزل ۹۳ نسیم

صدقے تری جاؤن مری پیارے مری لبر تو کیون ہے ملکدر
حاضر ہون تری در پہ جھکائے ہوئے میں سر لے ہاتھ مین خنجر
جب تک کہ ہون جب جاؤن غنیمت اسے دلبر مت آزرد ستمگر
کھلواتہ مرا منہ کہ نہایت ہوئین تکدر کھل جائینگے جوہر

۹۲

جز وصل نہین عاشق بیتاب کا چارا کیونکر نہو ششدر

ساجد ہین تری در پہ مسلمان و برہمن رکھی ہوئی گردن

پھر عارض تابان کا دکھا جلوہ روشن او آفت محشر

پھر خوبی تقدیر سے آئی وہی مشکل ہو جاتین لے بسمل

پھر آج ہین او دشمن قاتل خونخوار کے ایدل بدلے ہوئے تیور

کیون کر نہو عاشق بیتاب کو ارمان قربان دل و جان

دو عارض تابندہ ترے از مہ تابان ہین صبح مکرر

جیسے کہ ہوا مین غم فرقت مین گرفتار مانند گنہگار

واہ ہستی ہین ایجان مری دیدۂ بیدار ہر دم صفت در

ہان قسمت اغیار سے رشک آتی ہین ہر دم کیا او کیسی ہمدم

سو رہ مری پہلو مین کبھی او فتنہ عالم شب بھر نہین غم

ایدل ہوس عشق نکر کبھی زنہار ہشیار خبردار

کب پوچھتے ہین بات حسینان جفا کار بے سلسلۂ زر

ہیچ سخن تلخ کے شہرے ہوئے ہر سو نادم نہین کچھ تو

شمشیر زبان تیری او دلبر بد خو کھلانے لگے جوہر

یہ ...... ایک مصرع ہوا — یہ صفا پیدا کرے باتیں جہاں
غیر کیا تو غیر ہے بھی سوا — یار کچھ تو سوچ کچھ تو دھیان کر
واہ الفت ...... کہوں گا ہیچ میں — میزبان کو زحمت اے مہمان کر
دل ...... حسرت میں کیا تو ہم — اے مریض غم خدا پر دھیان کر

اے ...... کس شوخ کو دیتا ہے دل
ہوش میں آ دیکھ کر پہچان کر

غزل ۹۴	ردیف زا	لطف

جیسا بندہ کو ہے اللہ کا محبوب عزیز — ہونگے یوسف نہ کبھی حضرت یعقوب عزیز
دفن ہو جاوے مدینے کی زمین میں لاشہ — حق تو یہ ہے مری مٹی ہو فلک کو بھی عزیز
عشق محبوب خدا سے ہوں وہ محبوب جہاں — دوست سالک مجھے رکھتے ہیں ہو محبوب عزیز
چومتا ہوں کبھی آنکھوں سے لگاتا ہوں کبھی — نام حضرت کا ہے ایسا مجھے مکتوب عزیز

غزل ۹۵	کیوں نہ ہم عشق محمد کا سمجھیں اے لطف سب کو ہوتا ہے خوش انداز خوش اسلوب عزیز	فدا

سر تا قدم ہے وہ صنم گلعذار ناز — ہیں ایک ایک بات میں سو سو ہزار ناز
وہ دن ہے اور جشن و روزہ پہ پار ناز — یہ کر میاں ہونگی نہ بیڑا بار بار ناز

ردیف زا

حاشیہ

غزل ۹۶

کون ہے میرے سوا شیفتۂ سرو چمن
فاختہ دیتی ہے ہر دم یہ لب جو آواز

سا انس بھی ہے نہیں سکتا کبھی یار اسکا
وہ بھلا کسکو ترا کشتۂ ابرو آواز

شیر تھراتے ہیں جنگل میں ترے ہونے سے
کوسوں اوڑ جاتی ہیں جب سنتے ہیں آہو آواز

سرمہ کھایا ہے جو کرتی ہے اشارون سے سخن
دے نہیں سکتے تری نرگس جادو آواز

رقص میں ہم ترا اول پہ سینگے یکطرح
مجکو دیتے ہیں پہم تری گھنگرو آواز

بھول جائیں ابھی نغمونکو یہ سب گلشن نشین
عندلیبونکو سنائے جو وہ گلرو آواز

روز دار میں غل ہوئے ہے دیوانگی
شہر میں جا ہے جو زنجیر کے ہر سو آواز

غزل ۹۷ — عالم

عالم نزع میں بیٹھے نہ سنی ہے عاشق
وہی بہت اوسنے بلا کر مرا بازو آواز

نہیں کوئی وحشت کا ساماں ہنوز
کہ ثابت ہے جیب و داماں ہنوز

محبت میں تیری کا یہ حاصل ہوا
غم ہجر ہے جی کا خواہاں ہنوز

تعجب ہے تجھسا مسیحا ہو پاس
نہو درد کا میرے درماں ہنوز

میرے قتل سے گو بظاہر ہے شاد
مگر دل میں تو ہے پشیمان ہنوز

می زندگی اور وے سا تھیا
کہ پہلو میں ہے میری جانان ہنوز

جنون نے طبیعت میں آیا عجب
نہ لی میں نے راہ بیابان ہنوز

غزل ۹۸ — عالم

ردیف ز

غزل ۹۹ — ردیف س

پیش دل کا بتا ہو مجھے بیدار کیا
کھایا اک دن غم ہجر نبی دنیا مین
مر گیا ہجر نبی کے وہ اوٹھا کر صدمے
ہونگے اللہ سے دیدار نبی کو سائل
ہو گئی ہائے مدینے کی زیارت محال

خوب کرنے بھی نہ دی نیکی زیارت افسوس
جیتے جی مجکو رہی قلب معیشت افسوس
حشر تک کرتی رہیگی شب فرقت افسوس
دل کریگا یہین سوا ہی قیامت افسوس
جیتے جی مین ہوا داخل جنت افسوس

غزل ۱۰۱	لطف بیمار ہی حضرت کی زیارت کا رہا ہو گئی شربت دیدار سے حسرت افسوس	۹۹

با غو فنسو ہی کیا خوب بہار پیدا
ہی طفل نظر کر دل پر داغ پیدا
شیفتہ سے بہار ہی دل پر داغ آگے
ہی جاتے ہین زخمی جو تری آنکھیں ہیں
زینت کا ہر سامان ہوا حسن چمن ہے
شہر سندہ کیا مانی بہزاد کا نقشہ
ان کھولتے ہین تیر ترے ہوا پیدا
ہے جہ تیر عشق عاشق میں پیدا

کیونکہ نہو گلشن میں بہار پڑا وس
کیا دیکھنے جاتا ہی بہار پڑا وس
مٹ گئی ہین نقش و نگار پڑا وس
پیتا نہین گلشن مین قرار پڑا وس
ہے نہر چمن آئینہ دار پڑا وس
اس تاگ مین نقش و نگار پڑا وس
بلبل نے اڑا دی ہے بہار پڑا وس
گلزار مین ہے ابر بہار پڑا وس

غزل ۱۰۰
ردیف شین

لطف

ردیف نون

سیکڑون تشنۂ دیدار ہین معلوم نہین
کسکی قسمت کا ہی پانی تری تلوار کی پاس

مجھکو دربانی کی خدمت ہی جو اینجا نہ یار
سایہ کو آنے نہ دون مین تری دیوار کے پاس

تنگ مرغان چمن کو ہی بہار آئی ہے
چھوٹ پڑا الا ہی صیاد کی گلزار کی پاس

کب ہوا آپ سی خط شوق کا وان دیکھون
روز ہوا آتا ہون ہر کارہ اخبار کی پاس

کار زنجیر ہوا ون گیسوی پیچان سی ہوا
روئین گے بیٹھ کے آزاد گرفتار کی پاس

پھر گیا منہ تری ابرو کی طرف سی اون کا
سینے کو کھول کے جاتے تھے جو تلوار کی پاس

یہ زبان شوق شہادت مین کہان تک رگڑون
اب تو جلاد کو بھیجو گنہگار کے پاس

حالت نزع ہے صورت کوئی بچنے کی نہین
او مسیحا دیکھنے جو آیا تری بیمار کی پاس

غزل ۱۰۴	باغ عالم مین جو رکھا ہے قدم اے آتش خندہ زن گل کیطرح بیٹھ کے ہو خار کے پاس	نسیم

گل چھیڑی یا نہین کے جیتے ہین اسیران قفس
ونکو مہمان قضا اونکو مہمان قفس

تو نہ ہین فرصت فریاد نہین اے صیاد
تنگ آئے ہین بہت ضبط سے مرغان قفس

شدہ ہمت بد دام بلا مین آکر
سیہ مان جینیان ہوئی مہمان قفس

پنبہ در گوش نہ رہ بہر خدا اے صیاد
سن ذرا زمزمہ نالۂ مرغان قفس

بوریان گود مین لیکر جو قضا نی دی مین
پاون پھیلائے ہوئے سوتی ہین مرغان قفس

ردیف نون

غزل ۱۰۳

لطف

کیف

[illegible] تمام ۱۰۰ [illegible]

صورت دکھا کے یار نے مغموم کر دیا
یوسف کی مہر سے لوٹ لیا کاروان عیش

وصل اوسکا تھا کہ سایۂ بال ہما رہا
اتنی رہی مجھے ثبات عمر روان عیش

ساقی سے کیوں نہ لشکر غم کی شکست ہو
شیشہ کہا کہ پرچم ہے گا بڑا نشان عیش

عاشق ہی تو وہاں غم دل لیکے مہمان تو
پہنچے جس مقام پر وہم و گمان عیش

دیکھئے تو ابتدا سے غم روزگار کو
اتنا جو زندگی میں ہے تیری زبان عیش

بلبل کے چار پھول جو کمھلا گئے تو کیا
غم اوس سے پوچھئے کہ جو دیکھے خزان عیش

بخش اے مرے کریم مجھے ایسی منزلت
اوترے دسترس میں جسمیں مری کاروان عیش

گنج و خزانہ جو ہے ہمارا شراب ہے
ساقی کو کس طرح نہ کہیں پاسبان عیش

ساقی کے یادگار ہیں وہ بھی شراب سے
باقی ہیں فرش پر مرے ابتک نشان عیش

کھاتے ہیں داغ ہم وہ پلاتے ہیں جام مے
ہم میہمان غم ہیں وہ ہیں میہمان عیش

طفلی گئی شباب گیا پیر ہو گئے
اب وقت بیکسی ہے وہ گذرا زمان عیش

دو پہر ایک یار سے کہانی وصال کی
سنئے تو یاد ہیں یہی اک داستان عیش

کیا وصف زاہد و منعم شراب و کباب کا
ان غمزدوں کو خاک ہے لطف بیان عیش

خوش فعلیاں کرتے ہیں مری طفل اشک ابھی
ہو آسمان کیونکہ مجھ پر گمان عیش

کیونکر اسے نہ کعبۂ مقصود جانیے
سجدے کریں ملک جو ملے آستان عیش

ردیف شین

[illegible]

۱۰۶ [illegible]

ردیف صاد

بیچیگا کوئی نہ ذبح کی روح تیغ ابرو سے	جو آئیگا مری قاتل کو قتل عام کا ہوش
حیات پائی ہے مردون نے گر کیوو دیدے	قیامت آئی جو آیا تمہین خرام کا ہوش
مجھے یہ لطف تھا دشت مین شب کو گرد دکا	خیال کوچ کا آیا نہ کچھ مقام کا ہوش
یہ کہیو نامہ بر اوس سے کہ درد دل تجھ سوا	جواب نامہ تو کیسا نہین پیام کا ہوش
وہ نہ بیٹھین بدنگا ہی ہیرہن کا ہی ہوش	نہ ہین خلت وخواہش نہ ننگ نام کا ہوش
کلام اوس سے بھلا کیا کرے کوئی زاہد	جسے حلال کا ہو اور نہ کچھ حرام کا ہوش
وہ مست بادۂ عشق بتان ہون اے ساقی	مجھے نہ شیشہ کی ہے غرض نہ جام کا ہوش

غزل ۱۰۷	صغیر سن وہ مرا یار ہے ابھی ظالم سمجھ نہ بات کی جسکو نہ کچھ کلام کا ہوش	صفوی

کیونکر ہو بھلا دل ہو مری یار فراموش	ہے جسکی تمنا مین یہ گھر بار فراموش
اوسنے نگہہ یار کی تاثیر کو دیکھو	پڑ جائے جو منکر یہ ہو انکار فراموش
کیا حسن خداداد ہے واللہ مری بتکا	دیکھے جو برہمن کرے زنار فراموش
ہے گبر بیان اور شیخ مین ناحق کا یہ جھگڑا	حق سمجھین ابھی ہوتی ہے تکرار فراموش

غزل ۱۰۸	کل یار کی محفل مین عجب رنگ تھا صفوی کہتا ہون تو خود ہوتا ہے اظہار فراموش	لطف

ردیف ضاد

غزل ۱۰۹

لطف

غزل ۱۱۱ — صب

کیا مرا تبہ کا کی تاب ہے تمہارا اخلاص

[illegible]

وہ مصطفیٰ ہیں تو وہ تیرا ہی مقام خاص
خالق ہے وہ بدر جو ہوا ہمکلام خاص

نازش ہے وہ خدا اکا رسولکا اقتدا
کیونکر کہیں نہ ہم اوسے خیر الانام خاص

اونکی سبب ہے خلق یہ مخلوق سب ہوئی
اونکی سبب ہوا ہے یہ اہتمام خاص

قران ہی لا کلام ہے اثبات اکا ثبوت
خیر الامم ہے امت خیر الانام عام خاص

اے منکر وحدیث صحیحہ میں دیکھ لو
حضرت ہی ہونگے شافع یوم القیام خاص

جنت میں دخل کیا جو کوئی دخل کر سکے
جا لینگے جبتلک نہ اس امت کے عام و خاص

ہی کون اس شرف سے مشرف ترے سوا
بھیجا خدا نے کس پہ صلواۃ و سلام خاص

اک پل میں لامکان گئے پہنچے پھر بھی آ گئے
جز مصطفیٰ اپہ کسکو ملا ہے مقام خاص

جاموں سے نکلے پڑتے ہیں عاصی شاد ہیں
جیسے سنا ہے آپکا وان انتظام خاص

پیغمبروں میں خاص ہیں محبوب کبریا
ہے سب امم میں امت خیر الانام خاص

غزل ۱۱۰	اے لطف وصف چشم مبارک کا پڑھکے ہم کوثر پہ لینگے آپ سے کوثر کا جام خاص	عالم

یہ کیا تمنہ جو غیروں سے ہو رہا یہ اخلاص
یہ نہ دل کو مری ہو ویگا گوارا اخلاص

تھا معلوم نہیں ہوتا ہے کہنا میرا
ایکدن گل یہ پہولا ئیگا تمہارا اخلاص

اپنی فعلوں سے گر آپ نہ باز آئینگے
کیا عجب ہے جو کرے ہمسے کنارا اخلاص

اے قندری شکوہ اے ماہ لقا رقص

[illegible] رقص

[illegible] رقص

[illegible] رقص

[illegible] رقص

[illegible] رقص

رونق ضیا

[illegible]

ثمین

[illegible]

غزل ۱۱۲

چل ہند سے شد صبا طوف حرم کو
کرتا ہے برہمن کیطرح دیر مین کیا رقص

کیف

روشن ہو کبھی شمع جو بزم فقرا مین
پروانونکی مانند کرین آ کے ہوا رقص

زہرہ بھی جو تعلیم لے آکر تو بجا ہے
ای رشک پری اپنا تو ترا ہی وہ بلا رقص

زندان سے جو ای جوش جنون چھوٹکے دیوانہ
صحرا مین کرون جا کر بگولے سے سوا رقص

اس فن کی حقیقت سے تم آگاہ نہین ہو
الیسو فیو اچھا نہین ہے ناز و ادا رقص

جب بزم مین دیکھا تجھے ہر شخص کے مونہہ پر
بیساختہ کرنے لگے ہنگام غنا رقص

دیتے ہین خط پشت لب یار سے تشبیہ
کیونکر نہ کرین حضرت لب آب بقا رقص

فرقت مین سکھایا دل بیتاب نے کیا رقص
پہلو مین مرے شام سے تا صبح ہوا رقص

سودے کا تھا تمین عجب حال تھا انکا
بسمل ترے کیونکر نکرین پیش قضا رقص

آواز نکلتی ہے یہ گھنگرو سے تمہارے
پامالی عشاق کی خاطر ہے بلا رقص

دکھلائے فلک مشعل مہتاب جلا کر
جس شب کو کرے بام پہ مہ لقا رقص

میرے دل پر داغ کا دیکھو جو تڑپنا
طاؤس چمن کا نہ پسند آئے ذرا رقص

شاہونکی بھی مسند پہ قدم پڑتے نہین جا کر
جب جشن مین کرتے ہین تمہاری فقرا رقص

آواز چلی آتی ہے روحونکی وہان سے
جن مجلسونمین آگے کبھی ہوتا تھا سدا رقص

غزل ۱۱۳

[illegible]

کیف

غزل ۱۱۵

مجہ سیہ بخت کا شاید کہ ستارہ چمکا
خال مشکین نہیں آیا ہے بر کنار عارض

وہ یہ کہتی ہین خدا نے جنہیں آنکھیں دی ہین
سرمۂ طور سے بہتر ہے غبار عارض

روشنی چاند مین آتی ہی نہیں شب کے
زلف شبگون پہ ہے پرتو انوار عارض

دیکہلو باغ مین ہر سال خزان آتی ہے
ایک صورت پہ رہیگی نہ بہار عارض

دور دورہ خط مشکین کا ہے خدا خیر کرے
دیکہئے گھٹتی ہے کیونکر شب تار عارض

عاشق زار کے زانو کو بنا گل تکیہ
سایۂ گل سے سبکسار ہے بار عارض

ساتھ خورشید پرستونکے ہوا ہون مشہور
کون ہے میری طرح عاشق زار عارض

تا زلیخا جو کوئی میری خبر لیجاتا
پونچھتی دامن یوسف سے غبار عارض

زاہدو دیکھو یہ یوسف کو طریقہ سے کھلا
خوب قرآن سے ہی لیتے ہو کار عارض

آہ کھینچی ہے جگر سے کوئلے ہین جو
سینے شعلے سے جو بنا ہو دیا نار عارض

آنکھ جھپکیگی نہ خورشید قیامت کی
سال اسال نہ ہو دیکھین جو بہار عارض

رو بہ رو جو کہ شیرین سے کہا آئے
ہم بھی لیتے ہین خدا آوے ہوشیار عارض

نگہ عاشق مشتاق پہنچ جاتی ہے
آنکھ گہو گوشے تو ہے پاچھار عارض

جب ہوئی ساعقۂ طور سے موسیٰ بیہوش
جانا کہ گرا ہو ڈ شرار عارض

زاہدا دیکھ تو وہ دہی مخطط آنکھوں کا
گل فردوس سے خوشتر ہے گلزار عارض

ردیف ضاد

ردیف طا

جب کسی صورت نہیں ہوتا ہے کم غم غلط
پڑھتے ہیں نام محمد سنکے کیسی شاد شاد
واعظو ہول قیامت سے دہڑکتا ہے جو دل
دوسرا پاؤں اگر اپنا سا سایہ رسول
رہے روشن ہے ذرا بر قع اوٹھا کر ابکے دن
نام اونکا کام آیا اندنوں رنہ کبھی
ساقی کوثر کا نام مبارک ہر زبان
اب عرب میں ہی شہنشاہ عرب بکو بلا

نعت کی اشعار پڑھکر کرتی ہیں ہم غم غلط
کرتا ہے نام خدا اسم اعظم غم غلط
کرتی ہے یاد شفیع حشر او سدم غم غلط
دونوں شیدائی کریں مل مل کے باہم غم غلط
کردے اک عالم کا اے مہر دو عالم غم غلط
حشر تک ہوتا نہ اے حوا و آدم غم غلط
تشنگی نزع کا ہو نزع کے دم غم غلط
تیری عادر دریکا مہیر غم نا کیسد غم غلط

غزل ۱۱۷ | یا محمد کہتے ہی اے لطف شبنم رد ہوئی
ہے بجا گر او سی وظیفہ کو کہیں ہم غم غلط | کیف

تمہاری حکم سے کرتی ہیں انتظار فقط
ہوا ثبوت ہمیں ماجرائے موسیٰ و طور
جہاز دلپہ خدا جانے کیا ہو پھر آگے
کچھ اور کام تھا کارو بار ہستی سے
تمہارا ہوں کا تھا کا نا تھا کہیں واعظ

دگرنہ چپا ہے جو دل کا ہے اشارہ فقط
کسیکے شعلۂ رخ کا تھا اک شرارہ فقط
ابھی تو بحر محبت کا ہے کنارہ فقط
تمہاری حسن کا منظور تھا نظارہ فقط
جو باغ خلد میں ہوتا ترا اجارہ فقط

غزل ۱۱۰

عالم

رہ یار جانتا مری الفت اگر غلط
جب جانتا میں آہ کا اپنے اثر غلط

[illegible]

یعنی یہ کب کہا تھا کہ بہتر ہے تم سے ماہ	ایسی نہیں ہے بفضل خدا اس نظر غلط
سر اک کی بات کا جو نہ آیا تمہیں یقین	سمجھے ہو سب کی بات مگر بیشتر غلط
بہکے ہیں مست بادۂ کعبہ و کنشت	سمجھے ہیں مہکی عشقمین جو دربدر غلط
دعوی شاعری نہیں کچھ ہم خطا نظر	ہم نظم کرتے ہیں کوئی سمجھا اگر غلط
ترکیب اور بندش الفاظ خوب ہے	دیوان اپنے ہونگے نہ زیر و زبر غلط

غزل ۱۱۹	عالم اگرچہ لاکھ طرح سے بچے کوئی ہوتا نہیں ہے حکم قضا و قدر غلط	آتش

نشۂ عشق کا اثر ہے شرط	لب خشک اور چشم تر ہے شرط
بے خبر ایکدن سفر ہے شرط	کچھ رکھتے ہیں ہم خبر ہے شرط
مست تیری مئے محبت کا	دین و دنیا سے بے خبر ہے شرط
صندلی رنگ سیکڑوں معشوق	عشقبازی کا درد سر ہے شرط
قول پر قول ہے یار سے ہے	شرط آپ شرط شرط پر ہے شرط
کہوں کیونکر میاں یار کو ہیچ	جسم کیواسطے کمر ہے شرط
زلف خوبان دراز لازم ہے	خال کوتاہ و مختصر ہے شرط
قابل گوش سیکڑوں گوہر	گوش بھی قابل گہر ہے شرط

ردیف الطا

[illegible]

غزل ۱۲۰

[illegible]

ردیف الظا

[illegible]

غزل ۱۲۱ — لطف

ہم اور عشق حبیب خدا خدا حافظ	بشر کے جنس کو یہ حوصلہ خدا حافظ
رسول پاک پہ دل آگیا خدا حافظ	رقیب لطف کو سکتا بنا خدا حافظ
نہیں ہوں دل سے میں بحیثیت غم ہستی	مرا رسول ہے حامی مرا خدا حافظ
ادھر کو بیٹھ جو دل مجکو لیچلا جسدم	قدم قدم پہ یہ آئی صدا خدا حافظ
خدا دکھائے وہ دن جاؤں پھر مدینے کو	اسیطرح سے کہیں قربا خدا حافظ
ہوائی شوق سے پہونچونگا اوڑ کے میں	مری غبار کا ہے ایصبا خدا حافظ
ہوا عتاب کی ابرو کا دل سے دیتا ہوں	پکاری لب ہیں تیغ قضا خدا حافظ
خدا کی مار جو کیا انکو ہو گا حال	ابھی یہ عشق کی ہے ابتدا خدا حافظ
چلا مدینے کو جب میں ملائکہ نے کہا	ہزار آفرین اے مرحبا خدا حافظ

غزل ۱۲۲	کسی طریق سے یثرب پہنچ ہی جائیگا لطف اوٹھا یا ہند سے اب بسترا خدا حافظ	نسیم

پاک ہی لذت عشرت سے زبان واعظ	جو بلا آئے الہی سو بچان واعظ
ہم قفس باغ جنان گھر ہے گنہگار ونکا	ڈھونڈ ھ ور خمیں کہیں جا کے مکان واعظ
خدمت رند قدح نوش میں ہی اعلی	ابھی میں ہی کاٹے دانتوں سے زبان واعظ
خود فراموش ہو گیا اور کو سمجھائیگا	راست باز و نیستی بھی ہے گمان واعظ

اپنا طالع سا نطق جاری ہمارے دل سے ... زبان واعظ
شیشہ سے کوئی کھینچ ... ساقی
تلقین شہنشہ ... تری میکش
سن ... جز راز نہان واعظ
حال معلوم ہو ... کیونکر
اس قدر تو نہیں ... مکان واعظ
نام بھی وہ ... لب پر جو کبھی آتا ہے
... زبان واعظ
سجدہ کرتے ...

غزل ۱۴۴	یہ کیف آپ کا سیکھا ہے میکشی کس سے کسی نے بھی اسے دیکھا ہے مہربان محفوظ	وزیر

چلیے بتخانے کو خدا حافظ	تم بھی زاہد کہو خدا حافظ
تیرے کوچے سے ہم اوٹھا کے چلے	گیسوئے مشکبو خدا حافظ
دم عیسے سے بھی شفا نہ ہوئی	لو بس اب ہم مو خدا حافظ
ہے بہت زور رنج دل میرا	یار سے تند خو خدا حافظ
او صنم کو خدا کہوں نہ کہوں	ہے سخن گو مگو خدا حافظ
دل کو بتخانہ کر کے کعبے سے چلے	زاہد و زاہد و خدا حافظ
ہے فرنگن کے گورے ہاتھ میں دل	جان کا صاحبو خدا حافظ
دیر سے مثل نالۂ ناقوس	جاتے ہیں اے بتو خدا حافظ
بات بھی کی تو یہ کہا شب وصل	جائیں ہم تم کہو خدا حافظ

غزل ۱۴۵	تشنہ خوبان کے غم میں جان چلے اے وزیر اب کہو خدا حافظ	صبا

باغ عالم میں ہے بہ رنگ بیان واعظ	صورت برگ خزانی ہے زبان واعظ
مصر میں بھی نہ یہ فرعون کا عالم ہوگا	دیکھیے مسجد میں کوئی شوکت شان واعظ

ردیف ظا

غزل ۱۴۶ ...

... زبان واعظ
... بیان واعظ
... مکان واعظ

[illegible]

اپنی فرماتے ہیں سنتے ہو نہیں بندونکی کبھی		ہے جہاں شیشہ بادہ ہیں وہاں واعظ
جبھی پھیلتا ہے الہی ورق ہستی پر		جب تلک ہیں یہ سلامت ہیں وہاں اے واعظ

بگڑے کس بت سے ہو جو دیر کو چھوڑا تسلیم
آج کیون بیٹھے ہو مسجد میں پشیمان واعظ

غزل ۱۲۷	ردیف عین	لطف

کوئی شفیع نہیں ہوگا عاصیو جیسے ہم شفیع		ہونگے ہر امت کے او سید مصر و عالم شفیع
کیون نہ روز حشر کو ڈھیر کو نسے ہون بخشی فرد ہم		کہتے ہیں تم سے شفیع المذنبین بیمار ہم شفیع
حشر تک ہوتی ہے استغفار سے توبہ قبول		گر محمد مصطفیٰ ہوتے نہ اے آدم شفیع
ہم وہ مجرم تھے کہ ہوتے مورد قہر خدا		گر محمد ما نہ ہوتا رحمت عالم شفیع

غزل ۱۲۸	لطف گل اشک ندامت کا گنہگار وز حشر آتش دوزخ کا ہے یہ دیدہ پر نم شفیع	عالم

غیر و نسے ربط تمنے کیا ہے اگر شروع		انصاف سے کہو یہ ہوا کس سے شر شروع
بدنام لوگ تمکو کرینگے جہاں میں		پھر نا کیا ہے راتون کا کیون ہے بد شروع
سب شرمگینیاں مری کھلجائیں خلق پر		لکھنا کہ دن جو باب کا وصف کمر شروع
بیمار عشق شربت دیدار سے جئے		[illegible] معالجہ [illegible] اگر شروع

ردیف عین

غزل ۹۶

[illegible]

غزل ۱۴۰ — آتش

داغ الفت سے نہ رو نق دل تو نہیں کیونکہ ہے
جس طرح فانوس سے محفل میں ہے تزئین شمع

گر یک شب تاب ہے نام آفتاب حشر کا
تیری محفل میں جھلک کا شعلہ تمکین شمع

سیر اجلنا اور ہے سوز دل پروانہ اور
لائیں یہ جرأت تھا اس سے کس کی میں شمع

ہاتھ سے اپنے جلایا ہے گردہ عالی منزلت
لائے سدر نشین عطا تھی شمع

شب کو پروانے جلا اس مجلس میں بزم میں
موم ہو کر بہہ گیا آخر دل سنگین شمع

ہو گئی مغرور اپنے شعلہ رخسار پر
دیکھ کر محفل میں روئی عرق آگیں شمع

چشم اہل بزم عالم میں تیری چھا گئی
سنتی ہیں ہم زبان شمع سے تو تحسین شمع

یار چپکے سے ہمارا بزم برہم ہو گئی
قتل ہمارا ہے چکا اب ہے دم بیدین شمع

اشک سے جاتی ہے اپنی بال و پر سے تو نہیں
یار آجائے تو ہو جائے ابھی تسکین شمع

آگ تیری بزم میں کیونکر نہ ہو باغ باغ
تو وہ پروانہ گل سنبل نسرین شمع

جیسے روشن دل کوئی کرتا ہے پیدا یار
ہے یہی عشق ... یار میں آئین شمع

خاک ہو جاتی ہے جلکر سر پروانہ شمع
ہے تو زن کھتی ہے لیکن غیرت مردانہ شمع

شام کو آتی ہے رخصت صبح کر جاتی ہے کوچ
منزل ہستی کو بھی ہے مسافرخانہ شمع

تیری محفل میں اگر دیکھے مری گستاخیاں
شوخی پروانہ سمجھے ہے طفلانہ شمع

[illegible]

غزل ۱۴۱

[illegible]

غزل ۱۴۴

[illegible]

لاکھ شعلہ سر کو پر خصمت نہ بخش کہان | اشک کا دانہ ہوا ہی دانہ زنجیر شمع
عشق کی نیرنگیان دیکھو کہ جسم زار مین | سوز غم سے بنگیا ہی استخوان تصویر شمع
ہجر مین وہ جلا ہی بزم وصلت مین جلا کاش اگر | شمع کو دیتی جو میری قسمت بھی تقدیر شمع
سر چڑھانا غیر کا ہی اپنی خامی کی دلیل | لی بجھا آخر کو شعلہ قامت دلگیر شمع
لاکھ رو یا رات بھر پگھلا نہ آہ اس کا مزاج | بہہ گیا ہی اشک میرا اشک بی تاثیر شمع
سبب پروانکا نہین جو تونکو سوز عشق نے | اسمین کچھ تقصیر پروانہ ہی کچھ تقصیر شمع
دیکھکر پروانے کیون ورثی تصدق کیا لہ | کیا کوئی خط شعاع شعلہ تھا تحریر شمع

غزل ۱۴۳۲ — گرم تقریر سخن کو کہتی ہین اہل تسلیم آج
آگ تیر ہی کیا زبان شعلہ کیا تقریر شمع — لطف

ردیف غین

داغ عشق مصطفی سے ہو دل اپنا رشک باغ | ہی ہمارا سینہ بجل علی کیا رشک باغ
رشک طوبی قد رعنا ہو سیما رشک باغ | ذات پاک مصطفی ہی سے تماشا رشک باغ
جلوہ فرما جو شہ خرامی ہوا ہی تو جدھر | ہو گیا اوس سرزمین کا کوچہ کوچہ رشک باغ
سایۂ طوبی کا سیہ سودا زدہ مائل ہنین | پان ہی نیکے ہو لونکا ہی سایہ رشک باغ
زلفین سنبل نرگس آنکھین قد گل لب | چشم عالم نے نہ دیکھا کوئی تجھسا رشک باغ

[illegible]

[illegible]

غزل ۱۳۵ — کیف

[illegible]

غزل ۱۳۴	پرتو سے اوسکی روی منور کی اے قدا روشن ہمارے گھر مین رہا رات بھر چراغ	کیف

دنیا کے مال و جاہ پہ غافل نہ کر دماغ
کیون چڑھ کے اسپ و فیل پہ بنتا ہے خر دماغ

دنیا ہے می پرست کرین جسقدر دماغ
رکھتی ہین مثل شیشہ لبریز تر دماغ

پہنچے نہ منعمون کا کبھی چرخ پر دماغ
پیدا کرے نہ حرص و ہوا کی جو پر دماغ

داغ جنون نے پہلے کرم عشق سے کیا
دل سے خلل پذیر ہوا پشت پر دماغ

بوے دکھا کے عقدۂ گیسو وہ بزم مین
شیشیان کھلین تو معطر ہو بھر دماغ

گلشن مین خار خار نہ کیون ہو [illegible]
دیتا ہے مجکو موسم گل کی خبر دماغ

سوز تپ فراق رلائی جو شام سے
بہ جائے مثل شمع نہ کیون تا سحر دماغ

مضمون خط شوق جو [illegible]
خالی ہو مثل خامہ ترا نامہ بر دماغ

لطف شب وصال ہو اب یا نہ ہو ہوئی
کھاتی ہین چیخ چیخ کے مرغ سحر دماغ

پہنچی کلی چمن مین [illegible]
اپنا ہے اک ہوا نہ شگفتہ مگر دماغ

بہ جائے خون ہو کے جو آنکھون کی راہ سے
لائی کہان سے ہجر مین ایسا جگر دماغ

مرجاؤن سر کو صورت فرہاد پھوڑ کر
آشفتہ کوئی دم جو کرے درد سر دماغ

دیکھین فروتنی جو تری خاکساری کی
اپنی عروج پر نکرین اہل زر دماغ

[illegible]

[illegible]

ایسی جلن تھی مجھسے سگ کوی یار کو — تربت کا میری آگ اوٹھا لیگیا چراغ
سوچ نسیم سے ہو زیادہ وہ پہوان لطف — دامن سے گل کے ہی جو وہ گلگون قبا چراغ
بعد فنا بھی کسکو تکلف پسند ہی — رہتا ہون پھول قبر سے میری گا اے چراغ
ہر عضو فرط داغ سے آتش بہار ہی — اک قصر تنہین جلتی ہین لا انتہا چراغ
اونکی لبون تلک آئی پیالہ شراب کا — روشن نظر پڑی لب آب بقا چراغ
پروانے تنکے ہوتی ہین اک گل ہزار — جس رات انکو جلاتے ہین تیری گدا چراغ
سو بار جسکو سیر چراغان دکھائی تھی — اک دن شہ لایا قبر پہ وہ بیوفا چراغ
یار قصد خواب کیا تھا جو شام سے — تا صبح میری حال پہ ہنستا رہا چراغ
تکو نہین آرہا ہی بسلکہ بغل سے دل — ای روی یار جلد دکھانا ذرا چراغ

ای کیف دیکھتی ہین شب ہجر یار مین
گل شمع زیست ہوتی ہی بجھتا ہی یا چراغ

غزل ۱۳۳۶	ردیف فا	لطف

پڑہ ہون احمد مقبول کی کیونکر تعریف — شاہد نظم کے خاطر سے ہی زیبا تعریف
ایسی بے مثل کی لکھی کوئی کیونکر تعریف — وہم و ادراک سی بھی جسکی ہو باہر تعریف
حق تو یہ ہی کہ جو بہتر سی ہی بہتر تعریف — میری مولے کی وہ کمتر سے ہی کمتر تعریف

ردیف فا

حشر مین کچھ پڑی [illegible] تعریف
دیکھتا [illegible] لطف
[illegible] روز [illegible] سنا [illegible] تعریف

غزل ۱۳۳۸

صبا

[illegible]

مضمون

[illegible]

غزل ۱۳۹ — نسیم

[illegible] نصیب ... صبا اوکی طرف
ون ہم پھرا پھرا یا تو صبا و کی طرف
ما نع قاصد ... پھر اوس طرف
دی جان دیکھ کر ... صبا و کی طرف
کیا اضطراب ... و شمن
سوز جگر ... صیاد کی طرف
مین بھی قفس ... قفس مجھ سے بھی
وہ مجھ و دیکھتا ہے مین صیا د کی طرف
کھنچتا ہو دل ... اودہر نگاہ طرف

ردیف ف

عالم	نفرت کمال دلکو دو رنگی سے ہے صبا ہم آشنائی رخ ہین نہین آشنائی زلف	غزل ۱۴۰

مضمون ہو جیسا ویسا ہی سکالیا ہو
سودا ہی مجکو سنبل باغ مراد کا
روز سیہ نصیب ہے مو ... کے واسطے
آئینہ دل جو ہو تو وہ صورت نظر پڑے
پیچیدہ شاخ سوختہ سے سانپ جا کے ہو
شانے کی جا او نہین اس صد کے پیچ کر
کھل جائے اپنی آنکھ معطر دماغ ہو

کالے کو کیچلی ہو کہون مین قبا ہے زلف
چلتی ہے اپنی گلشن خیال مین ہوائے زلف
دنیا مین کوئی ہو نہ پریشان سوائے زلف
شانہ نہی جو ہاتھ تو وہ [illegible] آئے زلف
شاطہ اگر سلائی سے اونکی بنائے زلف
پیچ و پیچ کیجیے کہ بہت پیچ کھائے زلف
غش مین جو وہ پری ہے ہمین آکے سنگھائے زلف

ہو گیا دل جیسے مائل نہ الف پیچا نکی طرف
قصہ بھی جانیکا کرتا ہون کسی نخب اگر
بعد مجنون ہو گیا خالی بیابان یکقلم
دیکھیے گر کوئی میری یار کی زلفون کی چپ
پھر [illegible] اس شہر مین لگتا نہیں
لیگئی وحشت مجھے جب [illegible] دلدار مین

آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبلستان کی طرف
دل اٹھا جاتا ہے مجکو ہی جانا نکی طرف
پھر نہ آنکلا کوئی اوس دشت ویرانے کی طرف
عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماہ تابان کی طرف
دھیان پھر جائیگا تو وہ بیابان کی طرف
دیکھ کر رویا وہ میرے چاک دامان کی طرف

[illegible]

[illegible]

عشرت ہو طفل کو سبق یاد کیطرف		مشق خیال یار ہی یون لکو صبح

غزل ۱۳۹۰ — غنچے کہلے ہوئے ہین چلو سیر کو نسیم / جاتے ہین دام باہل تماشا دکی طرف — نسیم

نہین ہے جو ستم روزگار سے واقف		بہلا وہ کیا ہو مری حال زار سے واقف
نہین ہین لطف خزان و بہار سے واقف		وہ عندلیب ہون جسکی کہلی قفس مین آنکہہ
وہ کیا ہو میرے دل داغدار سے واقف		نہین اوٹھائی ہو جسنے تپش جدائی کے
یہ دل ہے گردش ایام مو تمہارے سے واقف		فروغ حسن و شب اوسنے دیکہی ہے
ہوا جنک نہین میری مزار سے واقف		خیال گریہ نہین گر اوسکو کیا ہوگا
نہین تہے ہم ستم انتظار سے واقف		نہ جانتے تہے کہ تکلیف عشق مین یہ
وہ آنکہہ ہون کہ نہین تہا بہار سے واقف		ہجر و کیف کی ہر دم ترقیان ہین مجہے

ہین وہ ہون غنچہ پژمردہ آتش ہین نسیم / کہ جو نہین کبہی لطف بہار سے واقف

لطف	ردیف قاف	غزل ۱۳۹۱

میری پیشانی پہ اللہ حضرت کا ہی تحریر		جی ہی پیارا ہی مجہے ای کاتب تقدیر عشق
بلکہ ہی وہ نوشتہ اپنا تقدیر عشق		عشق احمد کا حقیقت مین خدا کا عشق ہے

[illegible]

ہم فقیروں سے بھی ہی پیر مغان عشق اللہ — نام لیتا او سکا کبھی کوئی پیمانہ عشق
کیا ہی ظالم جو منصور انا الحق بولا — بادۂ حسن سے لبریز ہی پیمانہ عشق
تخم الفت کبھی سرسبز نہیں ہوتے ہیں — ہو جو ہیہ کہیں اوسکو جو اوگے دانہ عشق
آبرو پائی ہی یہ اونکی بدولت ہمنے — سینہ صافی سے ہی دل گوہر یکدانہ عشق
یارب اپکی تو بہار آئی جنون نے ہمسے — جکڑے ہون عرش کی زنجیر سے دیوانہ عشق
شور لبیک خوش آتا ہی حرم میں کسکو — اپنی ہو حق کی لیے چاہیے تیخانہ عشق
سر کبھی سنگ در یار پہ وہ رکھتے ہیں — جو نہ سنتے تھے کبھی خوف سے افسانہ عشق
ہمکو یہ تذکرہ آدم و حوا سے کھلا — باغ جنت سے بھی لپیٹ ہے ویرانہ عشق

غزل ۱۴۲ — عالم

اسطرح گذری کہ نو کیا خوب ہی گذرا ای لطف
نہ دو زدر میکدہ و شب بہ پریخانہ عشق

کرتا ہی اندو نون جو مجھے بیقرار عشق — اپنے بیکھی دکھاتا ہی کیا کیا بہار عشق
نہ کہتا ہی یار کسکو محبت کا ہی یقین — مجکو جتایا کبھی اپنا ہزار عشق
گھر سے نکالکر ابھی در در پھرائیگا — بے خانمان کریگا مجھے بے بیار عشق
جب تک نکھلائیگا یہ درد رکھے — لینے نہ دیگا کوئی گھڑی بھی قرار عشق
اسپہ پیر ستمگر تجھے کیا کریگا او — رکھتا ہی بیقرار جو لیل و نہار عشق

غزل ۱۴۳ — وزیر

جدا ہمانی ہے بت سنگدل تو تانہ عشق
جلو نگاہی ہی پائی نگہ بتو کا نہ عشق
نہ ہم کہ سکے داغ دل پہ کانہ عشق

ردیف قاف

ردیف کاف

ہو خانہ صدف دل نہ کسطرح پر نور
کہ آپ ہی گہر شب چراغ دانۂ عشق

تو خدا نے کہا فی السماء رزقکم آپ
ملا ہی مجکو یہ ہفت آسیا سے دانۂ عشق

یہ سچ ہی عشق ہی تو سبکا ہی خدا رازق
نصیب طائر دل ہی ازل سے دانۂ عشق

جو خال تیکے خط رخ میں دل ہی میرا
کہوں میں خرمن مہ میں ملا یہ دانۂ عشق

صدائے ماتم دل سنکے خوش وہ ہوتے ہیں
نوائے سینہ زنی ہی کہ شادیانۂ عشق

جو شوق دید ہی موسی کیطرح ایک شعلہ
کہ لن ترانی محبوب ہی ترانۂ عشق

جو تو لے اسی کونین کے ترازو میں
گراں ہی وزن میں آسیا سے دانۂ عشق

نقاب وہ رخ سے وہ اٹھایا ہی آہ کرنا
سمند حسن پہ ہی چابک تازیانۂ عشق

فروغ حسن سے ہی یاد بیستان کی
حباب حسن ہی میں چراغ خانۂ عشق

خیال گوہر دنداں میں ہم جو روتے ہیں
سرشک دیدۂ تر ہی در یگانۂ عشق

ہی ہجر و لکی طرح اس سے یہ پریشان حال
ملا ہی زلف کو حسن سیاہ خانۂ عشق

پھرا جو دار پہ عاشق کا سر ہوا ثابت
جدا ہی خانۂ عالم سے کارخانۂ عشق

خدا کا گھر ہی جو ٹوٹی جہاد نفس سے دل
خراب ہو تو بنے خانماں یہ خانۂ عشق

کبھی سکے ابرو پہ خم کا دھیان رہتا ہے
ہمارا کعبۂ دل ہے سیاہ خانۂ عشق

وہ دل لگا کے سنیں داستان کیونکر
بیان کبھی اس حسن سے فسانۂ عشق

تسلیم

سپری انگشت ہین وہ ملکی کیا لگی آگ
ہوا کیوں سنہ ترا ای برہمن خشک

کھلا جو بن بہار حسن جمیل ہی
خبر لو ہو چلا سیب ذقن خشک

یہ روتے گھر سے نکلے ہم کہ اب تک
نہیں خاک گذرگاہ وطن خشک

قدم لیتا ہے روز آکر صنم کے
خداوندا ہو دست برہمن خشک

دم پیری ہری ہین داغ دل کے
خزان مین بھی نہین میرا چمن خشک

یہی ہے گر بہار نوجوانی
نہ ہوگا حشر تک سیب ذقن خشک

عالم	لگے دل سے کہین کیا خاک تسلیم ہوئے جاتے ہین اب وقت سخن خشک	غزل ۱۴۵

ظاہرا جسم سے [illegible] کا ہو مہ کنعان اتبک
ہے بہت دل مین مگر اپنے پشیمان اتبک

در پہ رکھو کر بہ کیا مین ہوئی سودا جبر آ
تو نگہ باز نہ آیا دل نادان اتبک

پیچ تھا ہجر مین کس گل کی ادا بلبل ان
نالے کرتے ہے میان چمنستان اتبک

صبح سے شام ہوئی در پہ کھڑے مشتاق
بام پر آیا نہ کیون وہ مہ تابان اتبک

مر گئے دیوانہ ترا قید مصیبت سے چھٹا
پھر نہ آباد ہوا خانۂ زندان اتبک

شہر مین دیوانون کا یہ حال ہوا ہے شب کی
چاک ہر جیب تو پھر ہے گریبان اتبک

جب سے دیکھا ہے ترا چہرہ انور ای ماہ
پھر مقابل نہوا مہر درخشان اتبک

غزل ۱۴۶

تنہا نہیں کچھ ہم ہی کبھی میں نہیں پھرتا | محرومی قسمت مری ساتھ آتی ہے گھر تک
وہ حسن کی گرمی ہے جب آتا ہے مجھے پاس | شعلہ سا لپٹتا ہے مری پاؤں سے سر تک
ہے ضعف اجازت دے کہ اب [illegible] آنسو | آتا نہیں اس میں بھی کبھی دیدۂ تر تک

غزل ۱۳۴

وہ حال نسیم اب ہے کہ دشمن بھی ہے محجوب
منہ اپنا چھپاتا ہے مرا زخم جگر تک

کیفیت

چاک ہوتا ہے میں گریبان گریبان اب تک | گل کھلاتی ہے ہوا [illegible] اب تک
روح چھوڑی ہے کہاں کالبد خاکی ہے | سیر یوسف سے ہے آباد یہ زندان اب تک
ہے وہم ہیچ بھی دل طالب نظارۂ حسن | اک پری ہی ہوا میں سلیمان اب تک
واہ رے عشق کہ مشہور ہے اک عالم میں | قصۂ یوسف و افسانۂ زندان اب تک
قصہ کوتاہ اگر دست جنوں کو بیکار | نہ تو دامن نظر آتا نہ گریبان اب تک
بدگمانی سے تو [illegible] ہوں مشابہت [illegible] | جانتے ہیں مجھے یہ لوگ مسلمان اب تک
دیکھتا ہوں انہیں ایمان بھی والے ہمراہ | نہ [illegible] کہتے ہیں [illegible] مجھکو مسلمان اب تک
تھا کسی جوش جنوں یاد کریں گے [illegible] | نہ چمن [illegible] دیکھا یا نہ بیابان اب تک
ہے یقین مہر [illegible] غلامی کرتی | زندہ ہے [illegible] مصحف [illegible] اب تک
لطف [illegible] سال گذشتہ کی نہیں [illegible] | [illegible] ترا احسان اب تک

غزل ۱۵۰

ہمسے کھلتا ہی پردہ مطرب — نغمۂ تار ساز ہین ہم لوگ

خانۂ دل مین خاک اوڑتی ہی — ایسے بے امتیاز ہین ہم لوگ

کیا کمی ہے خدا پرستون کی — ابھی بندہ نواز ہین ہم لوگ

غزل ۱۴۹	کہین بہر سکوت ہین ای کیف / کہین افشای راز ہین ہم لوگ	صبا

دیکھو قبا زمرد ہین چہرہ پیسان سبزہ رنگ — دھوکے کی پتی رکھتی ہین ایام کشان سبزہ رنگ

سرو بہار باغ حسن ہین جوان سبزہ رنگ — رشتۂ جان خفتہ موی میان سبزہ رنگ

فصل گل آئے یا خدا رنگ جمی نصیب ہو — کیف شراب لالہ گون جمل تبان سبزہ رنگ

سبزہ ایکطرح خضر بھی ہیگے پائمال — رنگ پہ کہینچ لائیگا عشق جوان سبزہ رنگ

سبزہ ریاض حسن کے منزلکا یار رقص ہے — گردش چرخ اخضری دور تبان سبزہ رنگ

محتسب پہ دل زدہ رہی بہار مین — رندونسے سبز ہین مغبچگان سبزہ رنگ

سبزہ غم فراق سی آنکھونکا نیل ڈھل گیا — آیا نہ دیکھنے کبھی میرا جوان سبزہ رنگ

سبزہ قدم خضر ان ہوئی حسن کی سبزہ اپر — سبزہ خط سی شگفتہ شوکت شان سبزہ رنگ

ملکہ سبزہ زلف چہرہ پر گرا دوپٹے ایسی حسن مین — پر لوگ پر کرتے ہین جو روشان سبزہ رنگ

سبزہ رخ ملیح کا ہمکو لہو رلائیگا — طرفہ بہار لائیگی فصل خزان سبزہ رنگ

غزل ۱۵۱

میلا ہوا نگاہ سی تیرے بدن کا رنگ	ایسا لطیف کب ہے گل یاسمن کا رنگ
کیون آفتاب چہرہ ہی محفل مین جلوہ گر	کافور ہو گیا ہی جو شمع لگن کا رنگ
آسیب ہے نگہ کے اسقدر ہی نازکی	نیلوفری ہی اوس صنم گلبدن کا رنگ
ہوتا ہی یہ سفید کبھی رو ضعف سے	لاتا ہی رنگ روز ہماری بدن کا رنگ
جلتا ہون بعد مرگ جو خورشید کی طرح	کیا ہی ہر ایک تار کفن مین کرن کا رنگ
پوشیدہ آفتاب وائی شفق مین ہے	پاتا ہی حجاب تن یہ تیری پیرہن کا رنگ
ہوتی حنا ہی جب کہ ورنہ جو کوئی پاؤن	فصل بہار مین بھی ہی یہ خاک چمن کا رنگ
کس حسن تو لسی دیکھتے ہین ہم سہیل کو	آتا ہی یاد جبکہ کسیکے دہن کا رنگ
ہی گل جو اوسکی پہ ہی شور بلبلان	گلگون تیرے شہید کی کیا ہی کفن کا رنگ
چہرہ پہ تیری ایکٹک ہی کیون ہی سیاہ	ہوتا ہی آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ
او نترا نہ زہر افعی گیسوی عنبرین	نیلا ہی گو یہ مین جو مرے خاک تن کا رنگ

عنقا کا رنگ کیا مین بتاؤن بھلا وزیر
وہ شوخ پوچھتا ہی جو اپنے بدن کا رنگ

غزل ۱۵۲	ردیف لام	لطف

سنتا نہین ہون مین کبھی افسانہ رسول | دیوانہ رسول ہون دیوانہ رسول

اب بھی خدا کیلیے تھمو بیان دل
پوچھی ہے خاک تو یہ بیابان آستان دل

کم ہے جو آج رات ہے شور و فغان دل
بنتے ہیں سجا ہے ہیں سو دشمنان دل

کس کس طرح نہ یار سے کرتے بیان دل
ہوتی نہ دل جدا اگر آستان دل

کھینچتے نہ کبھی نگی آہ و فغان دل
اچھا ہوا اگر نہ کرو امتحان دل

آتی ہے یاد نکو جو گیسو سیاہ
اس راہ میں لٹے ہیں بہت کاروان دل

پیری میں بھی فلک سے وہ ہیں نہ کہ ہم
آہ و قد خمیدہ ہے تیر و کمان دل

اے مرد کچھ تو دم کو نکل جانے دو
وہ یار آج لیگا ذرا امتحان دل

اتنی بھی سر کشی نکرا دیت خدا کیلیے
جاتی ہے تا بعرش آہ و فغان دل

دزد حنائے یار کا ہو دست اگر
دیکھو نہ اس جہان میں باقی نشان دل

آئینہ کی طرح تو اسے توڑنا نہ تھا
ایسی ہے آپ تھی جو ہو مرے قدر دان دل

سودا زدہ نکو کیا خطر آسیب ہے
زلف سیاہ یار ہے دارالامان دل

ہو داغ عشق یار کہ آباد ہے
خالی پڑا ہے پوچھیں کہ مکان دل

تیر نگاہ یار کو سراج ہو گئی
ٹکڑے ایک آہ میں ہو گیا آسمان دل

خون بنا کے آپ ہی با یہ ستا گیا
بیچارہ کم ہوا جو کبھی میہمان دل

عاشق ہوا ہوں جسکی کسی حسن کا
گردا ہے ہم کشتہ گردان دل

کتنی تھی عندلیب کہ وہ تیرہ بخت ہین	راحت کہان اوٹھا نہ سکے ہم جفاے گل
ارباب ضبط کے نہین کھلتے لب سوال	اپنا ہی خون دل ہے چمن مین غذاے گل
اے رنج ہجر اور کہین تنگ ہو تو ڈسکان	رہتی ہے عندلیب کے دل مین ہواے گل
اس ضبط عندلیب کے قربان جائیے	آئے زبان پہ نہ کبھی شکوہ ہاے گل
رسوا کیا محبت عندلیب نے آہ	کھلنے لگے ترے سبب ہجر پردہ ہاے گل

غزل ۱۵٦	شاید نسیم آمد فصل بہار ہے پیدا ہے چندروز سے سر مین ہواے گل	مطلع

آئے بھی یہ بزم صنم مین صدائے دل	کافر ہو اب یہان سے کہین جا اوٹھائے دل
انصاف کیجیو داغ کتا تنک و بہا دل	اب کچھ نکچھ ضرور ہے صاحب وفائے دل
بس ہون ہو کہ حلقہ گیسو مین ہین اسیر	بندہ ہون اس بلا سے جو کوئی بچائے دل
خون ہو گیا مرا پہ شکوہ نہین کیا	اور یہ فناگاہ مین کم نا وفائے دل
مدت سے مین ہون اس سے جدا مجھسے جدا	دل میرا آشنا ہے نہ مین آشنائے دل
یارب کسی کے قرب سے کوچہ مین یار کے	آواز جب سے آتی ہے ہر دم کہ ہائے دل
دنیا مین اوسکے دلکو بھی راحت نہ دیجیو	یارب کسیکا جو کوئی ناحق ستائے دل
جلتا ہے داغ ہجر سے تڑپون نہ کسطرح	آتی ہے رات دن یہی مجھکو صدائے دل

کبھی جو اسطرف کو حرم سے حریم لائے ہین آپ زمزم
جہان ہو تیرے سبب گلستان ہر ایک گلشن ہے باغ رضوان
رہے گی تا حشر ابر گریان تری محبت مین چشم شبنم
نہوتی ہرگز حبیب ربانی مدد یہ ہوتی اگر خدائی
تری توسل نے بخشوائی رسول عالم خطائے آدم
خدا نے جسکو کیا ہے پیدا وہ ڈہونڈتا ہے ترا وسیلہ
ہر ایک جن و بشر فرشتہ تری رسالت کا [illegible]
پیمبروں مین تمہی ہو نامی کرین نہ کیونکر تری سلامی
بجا ہے کرتا تری غلامی کہ تیرا رکھتے ہین سرا ہم
نہو گا ایسا کسی کا رتبہ جو تجکو رب العلا نے بخشا
گدا ہین اے شاہ تیرے ادنی قباد و دارا سکندر و جم
خدا کا پیارا نبی ہمارا جہان فانی سے جب سدہارا
کیا خدا نے یہ جب اشارا کہ اٹہو امت کا کچھ نہ کر غم
خدا کے پیارے مری ہمیشہ شفیع ہونا بروز محشر
تری شفاعت کی دہوم سنکر ہے لطف روز جزا کا بیغم

گر نہیں سکتے دہان یار مین تقریر ہم	رہتے ہین خاموش پہرون صورت تصویر ہم
کہہ چکے قاصد کو خط لکھ کر اوہین تحریر ہم	رو چکے لکھا ہوا اپنا خوب ای تقدیر ہم
بیچلے دنیا سے حسرت زخم دامنار کی	حشر کو دینگے تجھے قاتل گریبانگیر ہم
زلزلہ آئے زمین کو سقف گردون پہٹ جائے	نالہ کر بیٹھیں ابھی جو ای بت بے پیر ہم
عشق کامل ہو گیا ہے حسن کا رتبہ ہمین	آئینے مین دیکھتے ہین یار کی تصویر ہم
دیکھینگے کانکی مچھلی تری آ کے جسم	مین ہمہ تن چشم شکل دام ماہی گیر ہم
کاکلکی پابند ہین بیڑی ور پر ہین گہے اسیر	حلقے آنکھوں کے کرینگے حلقہ زنجیر ہم
تیر نک کی مار سے تو بیٹ سینہ تو ہین نیچ	جلتے ہین کیسے جی مین اوسکی صورت شمشیر ہم

اے صبا بحر جنان مین ایکدم کیوں اسطے
کیا حباب آسا بھلا کرتے مکان تعمیر ہم

غزل ۱۵۷	ردیف نون	لطف

تیرا جو شیفتہ گیسو و رخسار نہین	ایسا دنیا مین کوئی کافر و دیندار نہین
تجھ سا ایک کی آنکھونکا جو بیمار نہین	عیسی ہمارے ہے وہ جسکو یہ آزار نہین
وہ بھی سالک ہے مقید جو شب و روز ابھی	نشہ عشق محمد مین جو سرشار نہین
جو نہ جنت بھی لیسے نہ کرنا و اعظ	ابھی یثرب کی فضا سے تو خبردار نہین

ردیف نون

غزل ۱۵۹ | ایکدن بھی وہ کبھی آیا نہ اپنے گھر خدا / کیا کہیں نخل تمنا بار ور رکھتے نہیں | ردیف

جا ہو دل پیکان تو ہر سینے میں ہے کس تیر کا
اٹھی پہلو میں دل مضطر اگر رکھتے نہیں

ہیں گدا یانہ ہمارے طور پر تیرے عشق میں
کچھ امیروں کی طرح ہم کر و فر رکھتے نہیں

سورۂ یوسف سے ظاہر حسن کی تعریف ہے
ہوں وہی بینکہ جو قرآن ہی خبر رکھتے نہیں

کسطرح عشاق پائیں لذت بوس و کنار
ہیں وہی ہیں غائب سینوں کی کمر رکھتے نہیں

مہرباں ہے آجکل ہمپر وہ خورشید رو
کچھ غم ایام سے خوف و خطر رکھتے نہیں

سامنا اوس تیغ ابرو کا کریں کسطرح
رستم و سہراب ہیں دل ہیں جگر رکھتے نہیں

سورت یعقوب تیری غم میں ہی ...
دیدۂ عشاق آب و نور نظر رکھتے نہیں

ہم جان تا کیسی قاتل کو ڈھونڈتے ہیں
مقتل کو پوچھتے ہیں بسمل کو ڈھونڈتے ہیں

دل ہے مقام کا ہم دلکو ڈھونڈتے ہیں
لیلی کی جستجو میں محمل کو ڈھونڈتے ہیں

بانگ جرس کو سنکر محمل کو ڈھونڈتے ہیں
گم کردہ کاروان ہیں منزل کو ڈھونڈتے ہیں

سو در ونکی طرح دلکو ڈھونڈتے ہیں
مانند شمع محفل محفل کو ڈھونڈتے ہیں

مقتل میں ... ڈھونڈتے ہیں
تن تنکو ڈھونڈتا ہیں جاں دلکو ڈھونڈتے ہیں

دونوں طرف برابر کس کی غرض ہے
دل اونکو ڈھونڈتا ہے وہ دلکو ڈھونڈتے ہیں

ردیف نون

غزل ۱۶۱

وصف ابروے یار کرتے ہین
شوق قتل آشکار کرتے ہین

حوصلہ رہ نہ جاے دست جنون
جامہ وقف بہار کرتے ہین

دل پہ داغ رشک گلشن ہے
گھر مین سیر بہار کرتے ہین

حضرت درد کی یہ باتین ہین
دل بھی بے قرار کرتے ہین

فصل گل مین رہا نہین جاتا
توبہ بے ہزار کرتے ہین

دیکھین دست جنون گریبان کو
کس طرح تار تار کرتے ہین

حضرت دل تڑپ تڑپ کے مجھے
ہاے کیا بیقرار کرتے ہین

دل جگر یار ہین وہ رہے آزار
دشمنی دوستدار کرتے ہین

ہین وہ گیسوے یار کے صید افگن
مرغ دل کو شکار کرتے ہین

گوش گل ایک کے نہین سنتے
شور بلبل ہزار کرتے ہین

ظلم سہتی ہین اف نہین کرتے
جبر ہم اختیار کرتے ہین

اپنی صورت تڑپ کی حضرت دل
کیون مجھے بیقرار کرتے ہین

ہمسے دل دلسے ہم اکیلے ہین
باتین دیوانہ وار کرتے ہین

ہجر مین یہ نہ پوچھ کیون ہین
یاد کنج مزار کرتے ہین

اوسکی بخشش ہمین بچا لیگی
معصیت کو ہزار کرتے ہین

[illegible]

احباب مجھکو چھوڑ کے تنہا چلے گئے
باقی فقط خدا کا سہارا ہے گور میں

خود رفتہ اسکو جانکی راہی تو [illegible]
دیوانہ تیرا چین سے سوتا ہے گور میں

تا خود وہ ہوں کہ قبر میں ملتا نہیں پتا
ہے جسم زار پایا کوئی [illegible] ہے گور میں

رحمت میں تیری میں جو ہوا تھا نحیف [illegible]
پرسوا [illegible] مجھکو فرشتوں نے [illegible] گور میں

[illegible] کیا اسطرح نہیں آیا کوئی یہاں
پیدا ہوا [illegible] گور میں

[illegible] طوق زمین کے جو لرزاں ہیں بار بار
پہلو [illegible] قرار [illegible] گور میں

غزل ۱۶۲

تا زیست مجھکو چین ایسا ملا نہ تھا
آرام ملنے آکے یہ پایا ہے گور میں

انجم

تجھے غیر سے جب بھی دیکھتے ہیں
کوئی وہ [illegible] دیکھتے ہیں

شب ماہ کا سماں ہوتا ہے [illegible]
جو [illegible] تمہیں [illegible] دیکھتے ہیں

جہاں اوسکا دیکھا جمال اوسکا دیکھا
غضب دیکھتے ہیں کرم دیکھتے ہیں

[illegible] حور و غلمان کا [illegible]
گلی ہے [illegible] باغ ارم دیکھتے ہیں

محبت میں [illegible] دیکھا
میاں [illegible] دیکھتے ہیں

جو [illegible] زبان [illegible]
[illegible] دیکھتے ہیں

زباں ایسی انجم اب [illegible] کی

ردیف ن

[illegible]

[illegible]

اگر یاں بھی کہیں [illegible] وصلت [illegible]	اب تو ہم بھی [illegible] بازار میں [illegible]
زبان [illegible] کیا اس سے بڑھا [illegible]	اور انکی بات میں [illegible] چلے پہلو لگے ہیں
[illegible] جو صورت [illegible]	[illegible] چلا [illegible] انکو ہم [illegible] ہیں
[illegible] صحرا نورد [illegible]	[illegible] لیے ہیں
[illegible] بھی [illegible] کی نہیں [illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible] بدگمان [illegible]	[illegible] ہیں

[illegible]

کہنا ہمارا حضرت دل مانتے نہیں — در در کی ٹھوکریں یہ ہمیں کھلوائے جاتی ہیں

دیکھیں تو کسکو جلد شہادت نصیب ہو — مشتاق قتل گاہ میں ٹھہرائے جاتے ہیں

تمکو قسم خدا کی خدا کے رسول کی — ہمسے چھپا کے خط کسے بھجوائے جاتے ہیں

غزل ۱۶۵	ریحان تمہیں خدا کی قسم سچ بیان کرو کس گلبدن کیواسطے گل کھائے جاتے ہیں	ریحان

وہ آنے دو رہ گئے اونکی فریاد کرتے ہیں — پتا یا دوسرا عاشق تو تجھکو یاد کرتے ہیں

غرض یہ کوئی قیدی چھوڑ کر شاکی نہوا ہوگا — کسیکو بے گلا کاٹے نہیں آزاد کرتے ہیں

اسیران قفس معذور ہیں مجبور بے بس ہیں — نگاہ یار سے نظارہ صیاد کرتے ہیں

دل و دین لیچکے اب مال و جان کی فکر کرتے ہیں — مجھے برباد کرکے اپنا گھر آباد کرتے ہیں

محبت کرنیوالے کیا کہیں حال اس جہان کا — اسیر غم ہیں پوری قید کی میعاد کرتے ہیں

غزل ۱۶۶	صدای نعرہ گلبانگ سے آتی ہے اے ریحان خوابان میں شور مبارکباد کرتے ہیں	سحر

دنیا میں اب یہ شور رسا عاشقی سے ہیں — ہم مر رہے ہیں آپکو مطلق خبر نہیں

جلتے ہیں تپ فراق سے آہ بھی کبھی نہ کی — میرا سا عاشقو نہیں کسیکا جگر نہیں

شمشاد کو نہ سرو قد وہ کسیکا نشان — چہرہ نہیں ہے سینہ نہیں ہے کمر نہیں

بے شبہہ تم ہی شافع یوم الحساب ہو — لاریب سب سے ہو تو کہین تم لاجواب ہو
ایدل جسی خطاب رسالت مآب ہو — نازل پھر اوس پہ کیون نہ خدا کی کتاب ہو

غزل ۱۹۱

ردیف واو

غزل ۱۹۳ — سرور

ای لطف فن شعر مین تم لاجواب ہو
مضمون لکھو وہ نعت مین جو انتخاب ہو

انکھڑیان لاجواب ہین دونو — نرگس نیمخواب ہین دونو
وہ بہوین انتخاب ہین دونو — مطلع لاجواب ہین دونو
سینے مین آتش محبت سے — جگر و دل کباب ہین دونو
وصف رخسار یار کیا کیجے — غیرت آفتاب ہین دونو
دونو عارض پہ ہین جو خال سیہ — نقطۂ انتخاب ہین دونو
چشم ساقی کا وصف کیا ہو بیان — قدح پر شراب ہین دونو
خون کرین کیون نہ میرا وہ آنکھین — ترک مست شراب ہین دونو
باغ خوبی مین قامت رخ یار — سرو گل کا جواب ہین دونو

غزل ۱۹۴ — نیاز

صبر و طاقت کو کچھ نہ پوچھ سرور
کب سے یا در رکاب ہین دونو

عشق مین تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو — عشق و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

غزل ۱۹۲

مصحفی

تمہین ہے طوق منت کا گرانبار
ہمارے پاؤن کی زنجیر دیکھو

تمہین ہے گرد دامن مرغ جہان
لہو میرا ہے دامن گیر دیکھو

جو بیٹھے پوچھنے معنی خط و رخ کے
کہا قرآن کی تفسیر دیکھو

زبان شمع کے لیتے ہی منہ پھیرے
پھری کیا ہمت گلگیر دیکھو

کہا اوس شوخ نے چھپا کر ابرو
یہ جوہر وار ہے شمشیر دیکھو

جو ہم آنکھون میں ابہی تالب ہین آجاتے
جو پھیر کر جانب نخچیر دیکھو

غزل ۱۲۳	مری آنکھون سے چلوا ششتری جلد بہار روضۂ شبیر دیکھو	نجم

چشم شہلا میں جو سرمے کی زیبائی ہے
بسمل تیر نگہہ ہو کوئی پھوئی ہے

پھینک دین اوس مست نے بانکی نظر اب نشتر
اے صبا کوچۂ جانان سے اگر آئی ہے

قاصدا نامہ مرا دینا نہ انکو تو کہین
ابرو یار اگر غصے سے بل کھائی ہے

تنگ کم سے رقیبون کے گرا یہی جہان
دلوین کفارہ جو ملنے کی قسم کھائی ہے

تیشۂ ظلم سے فرہاد تو جان اپنی دی
تہا مقدر میں لکھا قیس کے سودائی ہے

صدمہ ہجر و جفا او ربا بان گذری
ہے سب اوسکی لئے جو آپکا شیدائی ہے

مجھپر احسان کر اب جلد بتا بہر خدا
اونکا پیغام جو تو باد صبا لائی ہے

لطف

[illegible]

غزل ۱۶۴ ردیف [illegible]

[illegible]

غم عشق سے ہوں زار یا رسول اللہ
مرا علاج ہے دیدار یا رسول اللہ

جو دو جہاں میں ہر دو ملک چشم و ہیں نظر
صحابہ آپ کے ہر چار یار یا رسول اللہ

غلام منفعل و نادم و خجل اب ہے
مدد ہے آپکی درکار یا رسول اللہ

معاف جرم ہو حل مشکل دو عالم ہو
بحق حیدر کرار یا رسول اللہ

تو ہی ہے ہادی و رہبر تو ہی رفیق و شفیق
تو ہی ہے یار و مددگار یا رسول اللہ

غزل ۱۶۵

بجا ہے گر ہو سر لطف فرق انس بلند
کہ اوسکا تمنا ہے سردار یا رسول اللہ

[illegible]

گلے پر پھیر خنجر کو ذرا آہستہ آہستہ
ہو مِن قاتل ہے دم نکلے مرا آہستہ آہستہ

وہیں میں ہو گئی وزیاں جدا آہستہ آہستہ
چھٹے ہے قدیمی آشنا آہستہ آہستہ

بھلا کیونکر کہیں باتیں وہ ہم سے بیجا باشد
شب اول ہے جائیگی حیا آہستہ آہستہ

دکھایا رفتہ رفتہ مسیح اعجاز وہی کا
ید بیضا نباد رہنما آہستہ آہستہ

ضعیف و زار ہیں ہمراہ تیری چل نہیں سکتے
چمن میں ہم بھی پہونچینگے صبا آہستہ آہستہ

مرض میں ہو گیا ہے ضعف اپنی حلق کا دربان
او ترقی ہو گئے ہوا اب دوا آہستہ آہستہ

تڑپتا ہوں میں جل کے نہیں دم نکلی جگر
چلی آ او ہرا ے مہ لقا آہستہ آہستہ

تمہارے ہجر میں [illegible] آنی کیسی
نکلتی ہے گلے سے اب صدا آہستہ آہستہ

غزل ۱۶۶

[illegible]

رات دن مجکو کسی پہلو نہیں ملتا قرار
درد کو کیسی محبت ہی دل نالان کے ساتھ

یار کے رنگ سائی ہی اگر مد نظر
پہلے پیدا رسم کرنا چاہیے دربان کے ساتھ

پہنچا مین جیتی تو جنگل جلکو ہو جائیگا خاک
آگ لگ جائیگی میری نالۂ سوزان کے ساتھ

وہ چلے جب گھر سے میرے جی سے بیمار ہو گیا
جان بھی اس تن سے رخصت ہو گئی جانان کے ساتھ

آسمان چمن پھر اونکی جبین کے ہم کہین
دین اگر تشبیہہ عارضکو ماہ تابان کے ساتھ

قبر پر لائے شمیم مشک جنت سے صبا
تھی جو الفت مجکو اونکی گیسوے پیچان کے ساتھ

غزل ۱۴۱	وہ ہوے رخصت تو دنیا سے چلے ہم بھی نوید جان بھی نکلے ہماری تن سے اس مہمان کے ساتھ	صبا

کیا منہ مرا کہ جسے جو ہو شستہ شدید
ہی عاشقون مین بایکے اک کمتر آئینہ

چھٹتا نہیں ہی ساقی مجھ و بیچ ہاتھ سے
کشتی مے کا ہو گیا ہی لنگر آئینہ

دید صفاے رخ نے ہوا پر چڑھا دیا
اوس غیرت پری کو ہوا شیشہ آئینہ

ثابت ہی خون عاشق خط عذار یار
رکھتا ہی جوہرون سے خط محضر آئینہ

گر ہمسری کریگا کف پاے یار سے
توڑیگا اپنے ہاتھ سے اسکندر آئینہ

کیفیت شراب جو صورت پذیر ہے
مجھ رند بادہ نوش کا ہی ساغر آئینہ

صورت کا آشنا نہو معنی کی دید سے
اے خود پسند دیکھ نہ بن بنکر آئینہ

سر کے بھل ہم نے سے اب قصد دیا کیجیے	بخت برگشتہ کو اب آہ سی سیدھا کیجیے
دل میں عشق رخ پر نور کو پیدا کیجیے	زنگ آلودہ ہی آئینہ مصفا کیجیے
کیا پیارا ہی ترا نام خدا اسم شریف	حرز جان کیجیے تعویذ گلے کا کیجیے
جینے سونگھا عرق جسم مطہر یہ کہا	عطر یہ سونگھیے خوشبو یہ لگایا کیجیے

غزل ۱۸۰	چھپتی ہی آتش دوزخ ہی بجھائی گر لطف یاد میں احمد مختار کے رویا کیجیے	مشتری

رخ سے پردہ اوٹھائیے تو سہی	چاند سا منہ دکھائیے تو سہی
میری الفت کا حال کھلجاے	دل کسی سے لگائیے تو سہی
مصحف رخ کے ہم نہیں عاشق	آپ قرآن اوٹھائیے تو سہی
جان پہ ہم بھی کھیلے بیٹھے ہیں	اوٹھکے پہلو سے جائیے تو سہی
جسطرح ہمکو آزمایا ہے	غیر کو آزمائیے تو سہی
سر جھکائے ہوے ہیں دیر سے ہم	آپ خنجر لگائیے تو سہی
غیر بھرتے بہت ہیں عشق کا دم	ایک دن آزمائیے تو سہی

غزل ۱۸۱	دل اگر بیچنا ہے مد نظر مشتری پاس لائیے تو سہی	انجم

غزل ۱۸۲

غزل ۱۸۳

اذیت یہ الفت میں حاصل ہوئی	رگ جان مجھ تیغ قاتل ہوئی
ملاقات پریوں سے حاصل ہوئی	کشش دل کی تسخیر حاصل ہوئی
بہتر طریقے سے کیجے اختیار	کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی
دم رخصت او سنے جو کی زلف وا	تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی
دیا خاکساری نے ہمکو عروج	ترقی تنزل میں حاصل ہوئی
ہوئی اسقدر مجکو منظور دید	رخ یار کا مرد مک تل ہوئی
میں نالاں ہوں شہنائی کیطرح سے	یہ نوبت محبت میں ابدل ہوئی
کہاں میں نحیف اور کہاں کوئی یار	مگر روح جنت میں داخل ہوئی
مجازی سے عشق حقیقی ملا	ہمیں بات میں بات حاصل ہوئی
ہمیں کو ملا دہر میں داغ عشق	یہ دولت کسیکو نہ حاصل ہوئی
بہت چرخ گرداں کی جستجو	زمیں بھی کف دست سائل ہوئی

غزل ۱۸۴	رخ یار پر جب چھٹے زلف یار بلا آئی صبا ہمیہ نازل ہوئی	نسیم

ہر ہم میں وہ مجھ سے جیا سے	مانگیں کچھ اور بھی خدا سے
اچھا اچھا ہمد ... سے ملیئے	جاؤ جاؤ ابھی بلا سے

کوئی دیکھے تو قہقہے اونکے	طفل اشک اپنے ٹھہر گئے ہوتے
جام دیتے اگر خالی آپ	لوگ محفل مین بہر گئے ہوتے
کس خرابی سے جان نکلی ہے	ملک الموت مر گئے ہوتے
چھوٹ جاتے جو قید ہستی سے	کیا کہین ہم کدہر گئے ہوتے
سرو گلشن ہے یا کوئی آسیب	وہ تو سائے سے ڈر گئے ہوتے
کچھ بھی دیتے اگر فقیرون کو	خلد مین اہل زر گئے ہوتے

غزل ۱۸۶	کیف کو یون عدم کو جانا تہا / لیکے زاد سفر گئے ہوتے	آتش

دل بہت تنگ رہا کرتا ہے	رنگ بے رنگ رہا کرتا ہے
...مین تیری کوئی عیب نہین	قبح مین تنگ رہا کرتا ہے
صلح کے دل سے ہے پیان مصلحت	وان [illegible] رہا کرتا ہے
محتسب کو ترے مستانو سے	خوف [illegible] رہا کرتا ہے
دل مرا پیکے محبت کی شراب	نشہ مین [illegible] رہا کرتا ہے
عار سے عار ہے مجنون کو	ننگ سے ننگ رہا کرتا ہے
جوہر تیغ دکھاتا ہے حسن	عشق جو زنگ رہا کرتا ہے

رکھو پیار تو شنہ آخر تک
سفر در پیش وان کا نفس ہے
گلستان عیش باغ بلبلان ہو
نہ نکلیں ناز سے یار بن
کہ تو ہو دینا و دین کی قفس ہے
شراب اثر بس باقی ہوس ہے
غزل ۱۰۹
مشتری

[illegible]

پس مرگ بھی تیرہ بختی رہی	نہ روشن ہوئی شمع تربت کبھی
نکل جائیں ارمان دل زار کے	چلے آیئے ہو جو فرصت کبھی
رقیبوں سے و توف ہو رسم خط	وہ سن لیں جو میری حقیقت کبھی
زیارت ہو مصحف کی حاصل مجھے	دکھا دیجیے اپنی صورت کبھی
ملا راستے میں جو وہ بیوفا	تنکی ضد سے صاحب سلامت کبھی
نہ پڑھتا جو سودا تری زلف کا	نہ آتی مرے سر پہ آفت کبھی
ترے کوچے سے اوٹھکے اے رشک حور	نہ جاؤنگا میں سوئے جنت کبھی
ترے رخ سے خورشید اے ماہرو	نہ ہوتا جو چرچا مرے عشق کا
نہ ہوتا جو چرچا مرے عشق کا	نکرتا کوئی تم سے الفت کبھی
مجھے نا کہو دل سے بھلاؤ گے تم	نہ چھوڑونگا میں تم سے الفت کبھی

غزل ۱۸۸	شب ہجر کٹ جائیگی اے نوید نظر آئیگی صبح وصلت کبھی	شراب

دلیل کاروان بانگ جرس ہے	گواہ درد دل یک نالہ بس ہے
پتہ ظالم نہیں ملتا کسی کی	نہ ہوگا خدا فریاد رس ہے
نہیں کاٹے سے کٹتی ہجر کی شب	جدا ہوگا تو اک دن اک برس ہے

[illegible]

شب وصال میں صاحب نہ اتنا گھبراؤ | ابھی تو آپ سے بوس و کنار باقی ہے

غزل ۱۹۱ — تمہاری آنکھوں سے ثابت ہوا ہے اے باقر / شراب وصل کا اب تک خمار باقی ہے — آتش

ہوائے دور مئے خوشگوار راہ میں ہے | خزاں چمن سے ہے جاتی بہار راہ میں ہے

گدا نواز کوئی شہسوار راہ میں ہے | بلند آج نہایت غبار راہ میں ہے

شباب تک نہیں پہونچا ہے عالم طفلی | ہنوز حسن جوانی یار راہ میں ہے

عدم کی کوچ کی لازم ہے فکر ہستی میں | نہ کوئی شہر نہ کوئی دیار راہ میں ہے

طریق عشق میں اے دل عصائے آہ ہے شرط | کہیں چڑھاؤ کہیں اوتار راہ میں ہے

سبیل عشق کا سالک ہے وہ غلط کہ نہ ہو [illegible] | [illegible] کا کیا اعتبار راہ میں ہے

بچا ہے رحم کی یار ایک ٹھوکر اسکو بھی | شہید ناز کا تیری مزار راہ میں ہے

نہ بدرقہ ہے نہ کوئی رفیق ساتھ اپنے | فقط عنایت پروردگار راہ میں ہے

نجات نہیں آبلہ پائی وہ پہر ہے گرمی کی | بہت سی گرد بہت سا غبار راہ میں ہے

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے | ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

مقام تک بھی ہم اپنے پہونچ ہی جائینگے | خدا تو دوست ہے دشمن ہزار راہ میں ہے

[illegible] قاتل کا سر کہاں [illegible] | بجائے سنگ نشان ایک مزار راہ میں ہے

گستی ہے چلے تو ایسا ہی		بجر غم سے مجبور ہوتا ہے

غزل ۱۹۳	اے صبا جب بہار آتی ہے ہمکو سودا ضرور ہوتا ہے	نسیم

آیا ہے خیال بے وفائی	کیوں تیری وہی گفتگو پھر آئی
اوبت نہ سنیگا کوئی میری	کیا تیری بھی ہوگئی جدائی
روکو روکو زبان روکو	دیتے نہ لگو کہیں دوہائی
صحرا میں ہوئی گہر فشانی	کام آئے مرے برہنہ پائی
چاہا لیکن نہ بچ سکے ہم	آخر تیغ نگاہ کھائی
توڑا کانٹوں نے آبلوں کو	برباد ہوئی مری کمائی
بوسہ ہم آج مانگتے ہیں	کرتے ہیں قسمت آزمائی
توبہ شکنی شباب میں کر	کب تک ایمان پارسائی
کاٹا دن تو تڑپ تڑپ کر	آفت کی رات سر پہ آئی

غزل ۱۹۴	رخصت ہے نسیم جلد دیکھو کر لو گر ہو سکے بھلائی	سیف

چمن کو یہ اوسنے خجالت ہوئی		کہ شبنم سراپا ندامت ہوئی

یہ کنج شک سیما کا مکان ہے — زمین جیسی یہاں پر آسمان ہے
خدا پنہاں ہے عالم آشکارا — نہاں ہے گنج ویرانہ عیان ہے
دل روشن ہے روشنگر کی منزل — یہ آئینہ سکندر کا نشان ہے
نگاہوں سے بری ہے حسن ذاتی — تماشا گل میں بلبل کو گمان ہے
پسیجیگا کبھی تو دل کسی کا — ہمیشہ اپنی آہوں کا دھواں ہے
برنگ بو ہوں گلشن میں میں بلبل — بغل غنچے کے میرا آشیان ہے
شگفتہ ہنستی سہی ہے خاطر بلبل — قناعت میں بھی بہار ہے خزان ہے
پہنچ کے شہر پر ہوتا ہے جھگڑا — اگر سیری سے دشت باغبان ہے
بہت آتا ہے یاد او صبر تسکین — خدا آغوش کھلے گا نوجوان ہے
الٰہی یک دل کس کس کو دوں میں — ہزاروں بت ہیں اپنی [illegible] ہے
یقین ہوتا ہو خوشبو سی ہے اسکے — کسی گلرو کا غنچہ عطردان ہے
وطن میں ہے اہل شوق کی طرح — سفر میں روز شب یکسان ہے
سحر ہو وہ کہیں شمشیر کی کوچ — کلام بلبل کے دریا درمیان ہے
سعادتمند قسمت پر ہیں شاکر — ہما کو مغز نا دام استخوان ہے
دل بیتاب جو ان میں گرتے ہیں — جو تو جانا اسکا پار لگا کنوان ہے

[illegible]

غزل ۱۹۹

[illegible]

زلفوں کے پھندے سو نکلے	نالی سر سے آفت کیسی
فصل گل کے آتے آتے	ہو جاتی ہے وحشت کیسی

غزل ۱۹۷ — نسیم

نکلے کے منہ میں نشان ہمارے	کیا پوچھتے ہو مکان ہمارے
احسان ہی نہیں بڑی بھی خالی	دشمن بھی ہیں مہربان ہمارے
پچھتاؤ گے جان لیکے دیکھو	ناحق ہے یہ امتحان ہمارے
بے مثل ہیں لذت سخن میں	سب او ٹھ گئے ہمزبان ہمارے
آزاد کی جستجو عبث ہے	پاؤ گے پتے کہاں ہمارے
اوڑتی ہے خاک او س میں سے	پڑتے ہیں قدم جہان ہمارے
ناقہ لاتے ہیں اسطرف روز	محسن ہیں ساربان ہمارے
ہے بھی کچھ کہو غمزہ	کیا ذکر تھے شب جہان ہمارے
ظاہر ہے جو کچھ گذر رہی ہے	کچھ حال نہیں نہان ہمارے

غزل ۱۹۸	لائیگے نسیم رنگ کیا کیا یہ دیدہ خونفشان ہمارے	ظفر
یا بحث وحشت ہو تیری اعتنائی کی	کہ جنوا نیلگی سبب جدائی آپکی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھکر آئینہ تُنے مجھکو حیران کردیا — اب مری جانب کو دیکھو خود نمائی ہو چکی

غزل ۲۰۱ — اور بحرین ہین بہت کیجئے غزل اور بھی ہین شیخ / اب اس زمین پہ بس طبیعت آزمائی ہو چکی — وحید

سنبھالو تیغ ادا کو ذرا سنو تو سہی — کسیکی آ گئی ہے قضا سنو تو سہی

نہ پائمال کرو ملکے ہاتھ مین مہدی — کسیکا خون کریگی حنا سنو تو سہی

رقیب سائل بوسہ ہوا تو کچھ نہ کہا — ہمی سے ہو گئی اُلٹے خفا سنو تو سہی

غضب ہے ہمکو کہلے بند دیکھنا مجھ — وہ اسکی کیا ہوئی شرم و حیا سنو تو سہی

ابھی تیر کمان تمکو دلربائی مین — کسی سے قصہ ناز و ادا سنو تو سہی

سوال وصل جو میں نے کیا تو ہنس کے کہا — نہ بدہوا بس ہو ٹھہرو ذرا سنو تو سہی

غزل ۲۰۲ — لڑائی ہو چکی اب وہ زرہ بھی کرو قصہ / ملو وحید سے بہر خدا سنو تو سہی — قرار

لگا نہ تیغ وہ جھگڑا نکو یار تو باقی — رکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

کنوئیں مین قید ہوئی جیسے حضرت یوسف — رہی نہ عشق مجازی کی آبرو باقی

کیا تھا آپنے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے — اب اسمین آپ کو کیا ہے کی گفتگو باقی

ہماری ہول دیکھکر وہ بولا غنچہ دہن — ابھی تلک ہے محبت کی اسمین بو باقی

[illegible]

غزل ۳۰۴	کسی نے کر کہا مرتا ہے مومن کہا میں کیا کروں مرضی خدا کی	ریحان

چارہ و شوخ و شنگ و ستمگر وہی تو ہے | جو دل کو لے گیا تھا وہ دلبر وہی تو ہے

پھر کون منہ سے آئے گا کافر مرا | رگ رگ کے جو چلا نا ہے خنجر وہی تو ہے

پھر در نہ کے مکان کا پتا پوچھتے ہو کیا | افتادہ میکدہ کے برابر وہی تو ہے

پر نور رہا ہمیشہ نہاں جیسا یہیں | خالی ہے آج دست سکندر وہی تو ہے

مدت کے بعد وصل کی امید ہے فضول | میرا نصیب میرا مقدر وہی تو ہے

پچھتا رہا ہوں میں بت عیار کی نگاہ | آتا ہے آج بھیس بدل کر وہی تو ہے

غزل ۳۰۵	ریحان ضرور جان پہ کھیلیگا دیکھنا سب عاشقوں میں ایک وفادار وہی تو ہے	زہرا

حوصلہ آپ کو جفا کا ہے | یہ نتیجہ مرے وفا کا ہے

زلف کھولے ہوئے وہ آتا ہے | سامنا آج کس بلا کا ہے

اپنے مطلب کے آشنا سب ہیں | آشنا کون آشنا کا ہے

شیخ نے کعبہ برہمن نے دیر | در میخانہ بھی تو تاکا ہے

کیا کرے رہ کے ہند میں زہرا | عزم بالجزم کربلا کا ہے

غزل ۲۱۰

مجھے دید رخ کی اجازت ہی — خدا ساز ای بت یہ صورت ہوئی
غضب ہے خدائی کا دعوا کریں — تبھی تو نکی بھی اتنی حقیقت ہوئی
ہوئے سنگ وہ لاکھ کوہ ملال — نہ مسدود رہ محبت ہوئی
ہوئے پیر اب لاغ الفت کہاں — سحر ہوگئی شمع رخصت ہوئی
شب ہجر ہو بندے کے نالے سُنے — فرشتو پکارے قیامت ہوئی
یہ اندھیر کیسا ہوا ای آسمان — نمودار پھر شام فرقت ہوئی
کہیں پشت شمع سوزاں نہیں — تپ غم کی ایسی حرارت ہوئی
نظر آئی جب میکدے کی بہار — تو مجھ رند کو خوب فرحت ہوئی
کھلا جام سے غنچہ آرزو — گلابی گل باغ عشرت ہوئی
وہ بت راہ پر آگیا رات کو — مری آہ شمع ہدایت ہوئی
رہے ہم گدائے در میکدہ — پیالے ہماری قناعت ہوئی
ہوا رنج و غم کا عدم قافلہ — ہماری جو دنیا سے رحلت ہوئی
پس از مرگ کیسے تو نکی لیے — لحد میں فرشتو سے حجت ہوئی

غزل ۲۰۹	نہ سمجھا وہ بت خاک حق وفا ستم مفت برباد محنت ہوئی	صفوی

جامع

غزل ۲۱۳

حباب آسا ہے لطف ـ ـ نہ ـ گانی ۔ حقیقت کچھ نہیں ہوتی بشر کی

غزل ۲۱۱	نسیم اب دل کتان کی طرح ہی چاک محبت میں کسی رشک قمر کی	صبا

ہی عاشق تاصت پہ عنایات تمہاری ۔ بالا رہے دنیا میں سدا بات تمہاری

اللہ جو دیتا مجھے قارون کا خزانہ ۔ کس شوم سے کرتا میں مدارات تمہاری

خورشید قیامت سے بھی وہ آنکھ ملا ئے ۔ جس ذرے پہ ہو چشم عنایات تمہاری

میں جانتا ہوں عشق مجازی کی حقیقت ۔ معراج ہے شبدیکو ملاقات تمہاری

ہوتا ہی مجھی بادہ کشی کیلیے ارشاد ۔ کیا بات ہے اے پیر حرابات تمہاری

اے واعظو دیکھو جو خط عارض جانان ۔ رکھی ہی سب طاق پہ مشکات تمہاری

رفتار سے کرتے رہو پامال تہون کو ۔ چلتی سر عزا پہ رہی لات تمہاری

کافر ہو جو بوسے کی رکھتا ہو توقع ۔ کچھ فیض ہو جس سے وہ نہیں ذات تمہاری

مانند گدا کا سۂ بکف آتا ہی خورشید ۔ ہر صبح نکلتی ہی جو خیرات تمہاری

غزل ۲۱۲	وہ سیم بدن تمکو اگر منہ نہ لگا سے کوڑی کی صبا پھر نہ رہی بات تمہاری	انجم

دل لیکے میرا ہو گئے پرواہ کسی سے ۔ ایسا کہیں ہوتا ہی اجی واہ کسی سے

غزل ۲۱۴

[illegible]

غزل ۲۱۶

[illegible]

دیکھتا ہو اوسکو کیون غیر ایسی ہو الیشہ	یہ جو ہے فانوس لکھا آئینہ تصویر ہے
ہونٹو اک بوسہ لیا ہی آپ وہ و ہی بیچے	عاشق لب ہین آہ تقصیر کی تقدیر ہے
اے پری ایسا ہو نہین ہوا آئنہ بارگ آج	موج تو بھی سنبل گیسو سمجھے زنجیر ہے

غزل ۲۱۵	پھیر لی ہے آنکھ اوسنے صورت نگاہ آج آج کل انجم کی شاید آہ بے تاثیر ہے	انجم

یہ کنیہ در کی تھی جو قسمت آگی	اور ستمگار یہ آن زور طبیعت آگی
شب وصل پا کر وہ مسیحا ہوا	مرے بیمار کو اب تک نہین طاقت آگی
لاکھ بار کہے او پہ سے وہ لیکن	ایکدن بھی نظر یار کی حسرت آگی
سیکڑون بوسہ دیے یار نے ہمکو شب وصل	بجل جا بار رہا اب دلمین عداوت آگی
بوسہ سیب ذقن بکے یہ پوچھا او	کچھ حرارت ہوگئی کم لین بھی نوبت آگی

غزل ۲۱۷	حرف مطلب جو مین کہتا ہون کبھی ای انجم پھیر کر منہ وہ یہ کہتے ہین کہ شامت آگی	انجم

رہا نہ جام نہ ساقی نہ ہی سبو باقی	لبوں یک شب ہجر محفلین درو باقی
ہو نہ جائین ہم جیسے کوئی جانان مین	بلبل کی تھا کہین نہ یہ آبرو باقی
وہ کھایا آن بن طوفان ستمگر ہے	شب فراق مین کھا نہ آنسو باقی

غزل ۲۱۸

منصور و علی تو تری امداد کرینگے

[illegible]

مثنوی

کب بھلا منظور تھی دلکو جدائی آپکی
آپ تو آرام جان تھے [illegible] فانی آپکی
ہون کرتے تھے ہم اپنا آپ [illegible]
دیکھو کیا رنگ لائی [illegible]
[illegible]

غزل ۲۱۹

عشق

تابان

مثنوی

[illegible]

غزل ۲۳ غالب

عشق کیا شی ہی کسی کامل سی پوچھا چاہیے	کسطرح جاتا ہی دل بیدل سی پوچھا چاہیے
کیا شی ہی میں اہی قتل ہو پیاری کو ہاتھ	اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے
جسنے اسکا زخم کھایا وہ اوسی معلوم ہے	تیغ ابرو کی صفت گھائل سی پوچھا چاہیے
یار کے ملنی کی اب کوئی طرح آتی نہیں	طرح ملنی کی کسی واصل سی پوچھا چاہیے

غزل ۲۲

آہ و نالے کی حقیقت دیکھتا ہوں ہجر میں
کیا گذرتی ہیگی تابان بسمل سی پوچھا چاہیے

علی گوہر

عشق صاحب میں کھو یا کیسی نادان ہے	دل میں پایا اوسی جسکو لیے حیران رہے
جلد لاوے خبر اوس یار کی تو ای قاصد	کام ہو میرا ترا عمر بھر احسان رہے
بعد مرنیکو مری قبر پہ رکھنا شمشیر	کشتہ ابروی خمدار کی پہچان رہے
قتل کرتے تو کیا رحم نہ آیا قاتل	ای مسیحا ترا جنت میں اجیسان رہے
یوں تعویذ دیکھکی سی ہوئی محبت سبکو	جب میں جاتا ہوں کہ مری عیار اجیسا آئے
مصحف رخ کی تلاوت میں ہوئی عمر بسر	یا خدا سامنی آنکھوں کی یہ قرآن رہے
اب بسی گل میں نہیں تکیتی ہم بوئی وفا	وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ دوران رہے
کوثر یا لا مری تربت پہ لگانا یارو	ناگنی زلف کا مارا ہوں پہچان رہے
بعد مرنیکے مری قبر پہ بونا بیلا	ارے مالی تجھی گل بوٹی کی پہچان رہے

حصہ دوم فضائ چمنستان

ٹھمری وادھا

کدر کو میری گوئیاں کسی بچھون پاتی - ایک تو سونی سیج ناگن - دوجے کاری بیت پاپن
تیجے میرا بالا جیا ڈسو ڈسو جاتی - کدر کہ ہیں - ایک تو ادھی رین اندھیری - دوجے بیت
بیرا گھیری - پپیہا کی دہن سن سن نیند نہیں آتی - کدر کو میری گوئیاں کسی بچھون پاتی

دیگر

دیکھو دیکھو مانو موری بہت نکھوڑ رے - پیت لگائے موسے مکھ ناہی موڑ رے - دیکھو دیکھو
پیاں بیت پھون ہی کرت ہوں - سلطان پیا مورا جیا مت توڑ رے - دیکھو دیکھو

دیگر

کسک مسک کیسی چلت چال - توری نیا نوری صورت گھونگھر والے بال - کسک مسک
بندی بہجال نین بیچ کاجر - کہت امداد گوری چھبنا سنبھال کسک مسک کیسی چلت چال

دیگر

موراسنیاں چلا پردیس کیلی ناں رہوں - لکھ لکھ پتیاں پیا کو میں ہاری کرونگی چلنیا کا بھیس کیا ناں

دیگر

لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاری سین لیے ہیں ہاتھ ڈابین - صاحب نند ... ری ہماکی چیرن
سنیاں کی پیاری دولاری تتنے سنیاں ہاتھ لیں

دیگر

رات سکھی موکا نیند نہ آئی رے - تڑپ تڑپ ساری رین گنوائی رے - بھور بھئی آئے سینان چھل
گلے بنیان سلطان پیا کی ڈھٹھائی نہیں بھائی رے - رات سکھی موکا نیند نہ آئی رے -

دیگر

سینان جاؤ جاؤ نہیں بولوں رے - ڈگر چلت چھیڑت برجوری کرت چلو ہٹو - تا بان پیا دیکھی
پیت تہاری - سینان جاؤ جاؤ نہیں بولوں رے -

دیگر

چلو ہٹو جاؤ موراا چیرا چھوڑ دو رے - مرک گئی موری بہنیان نہ مروڑو رے - کرگئی ڈھٹھائی جیند
اتنی کہت ہوں - دیکھو نیر موری نک بیسر نہ توڑو رے - چلو ہٹو جاؤ مورا چیرا چھوڑ دو رے

دیگر

بار سے جوبنا پہ ہاتھ نہ لگا او ری - ساس نند کہیں دیکھیت ہو ہیں رن - ہٹو سینا تہی لاج آوے - بار سے

دیگر

پیا پاپی بجا کے جگائے ہاری - انت بہہ گنگا آت بسہر کاشی کوئی بولے پپیہا برج باسی - اور سنگ
پیا ہنست کھیلت ہیں - ہمسیں نہ بولیں ہنسائے ہاری - پیا پاپی بجا کے جگائے ہاری -

دیگر

ہان رے سینیان ہمسیں جتن کرو پیا - بچھرت ہو بنیارے ال بیلے متواری - تمتو کاہو کی منیت
ارے ہان رے سینیان ہمسیں جتن کر دیت - تمتو سوتن گھر آوت جاوت ہو - کون گاؤں کی ریت

دیگر

بہیان نا پکڑو موری مرک کلائی رے - کر پکڑت موری چوڑیان مسکائی رے - اج بج موری
ایکھو نمانی - چندر پیا ہمیں دیت دہائی رے - بہیان نا پکڑو موری مرک کلائی رے -

دیگر

ترچھی نجریا دکھائی جاؤ بنیان - ان نینن کی ماری مرت ہوں - دلبر کٹریا لگائی جاؤ جنیان
تن من میں مورے آگ لگی ہے ایسی لگی کو بجھائے جاؤ جنیان -

دیگر

نندیا چہانا مانت مور۔ آئی نہ بیرن تور۔ نندیا۔ بانکی پیا تورے گن نہیں جانی۔ لاکھ طرح سمجھانی

دیگر

جانی بلیا موری بہر نکو پیا۔ حکا جر اوت دیکہ چھنیا۔ پہر اکہا پیا مانت نا ہیں۔ حکا لچاوت چلیسہ گہنیا

دیگر

چلو ہٹو چہانڈ و نہ مٹا و مٹی سیاں رے۔ دیکھو دیکھو ہٹو ترک تجاے موری ہیاں ہی۔ کہاتے سوگند قطب کہت ہون نیہ لگا وت تسو ڈرت ہون۔ اوچہو کی بہت کو ایسی سنت ہون جیسے رہت ترو رکی رے چہبیاں رے۔ چلو ہٹو چہانڈ و نہ مٹا و مٹے سیاں رے۔

دیگر

آؤ آؤ سیاں متی رار مچاؤ رے۔ پیئیاں پڑون موراجیا ناجراؤ ری۔ بن دیکھے توری کل پہرت ہو۔ نقی پیا تک درس دکھاؤ رے۔ آؤ آؤ سیاں متی رار مچاؤ رے۔

دیگر

بہت توری نکی گاری تہری۔ چاہے سیاں لوپیا موہے رہو۔ منہ پہ کہہ دون کہری کہری پئیاں پڑوں چاہے منتی کرو موری۔ حیدر تو سے اب نا ڈرری۔ بہت توری نکی گاری تہری

دیگر

ڈگر چلت موسے کینہی رار۔ دودھ بیچن بن نا جاؤنگی۔ لپٹ جھپٹ موری ماٹکی شکی پوری سنگری چونر بوری۔ سعد پیا بن تو گیئی رے ہار۔ دودھ بیچن بن نا جاؤنگی

دیگر

مین تو پیاں بہرن نہین جیہو آج۔ ٹھاڑہ جہوک رہیا دیکھو گیئی ہی لاج۔ پئیاں تہاری پڑون کر جورت ہون۔ کاہیکو ماںنگے سکہی و نکاہی راج۔ مین تو پیاں بہرن نہین جیہو آج۔

دیگر

سوپیا بن ہمکا۔ پڑت نا چین۔ اوجہک جہکت رس کشٹ محجہی رین۔ سروں نت چاہت سنت کہ بین۔ درس بن ترس ہی مو نین۔ ڈلاری توری یاد آوے جیسے کہے بہین۔ بہولت ہمکو تہاری سیبین۔ سو پیا ہمکا پڑت نا چین۔

دیگر

کیسو کروں نہیں پڑت چین اُجو بالم رے بلک بلک دن بیتت ہو کون - چاند پیا بن نیند نہ آ
کون چوک سری جن ترسا دیا بالم رے کیسے کروں نہیں پڑت چین -

دیگر

ڈگا ہو جاؤ نبیا - ماری جھو - نبیا ڈگا وت آپنے سنگ ندیا - اس من ہوئی نکس چلو جنیا - ماری
سدا نور بدن چھوئے ہے بسینا اس من ہوئے اوضالیون کنیا - ڈگائے جاؤ نبیا -

دیگر

بین تو سونا بین لون بن سی بالم چھوڑے مت جاؤ - کر پکڑت موری چوڑیاں ترکائیں آ جھوبن آؤ موری بین

دیگر

اچھے سینیاں چھاںڈ دیو موری بہیاں - منتی کرت ہون نہیاں پڑت پیّون - بار بار سمجھاؤن
چمک چمک موری پائل باجے - جاگین ساس جٹھنیاں - اچھے سینیاں چھانڈ دیو موری بہیاں او

دیگر

چھائی پیا پردیس سکھی اب جوبن جور ستاوت ہے - جبسے گئی موری سُدھ ہو نہ لینہی بات دکھلاوت ہے
چھائی پیا پردیس - سُدھ لی دئی ایک بیسر کرون سوہی نسدن کیون تلپاوت ہی - چھائی پیا پردیس
نینکہ نیدن بسیر گنتہ باون من بیر چین ہو نہیں لاوت ہی - چھائی پیا پردیس - اب او بالم لگ جاؤ گلے
باتی برہن پیران بجھاوت ہے - چھائے پیا پردیس سکھی اب جوبن جور ستاوت ہے -

دیگر

ہری کیسو چلی جھک جھک آسند گھمنڈ بادر برسن لاگی - کدر کہت میراجی ویکٹ ہک

دیگر

پیا کیسی پریت لگائی - آپ تو جا نے سوتن گھر چھایا ... ہمری رین گنوائے -
ہا جتنیر پیا سون جا بو کہو تم ایسی کہت ٹھہرائی - پیا ایسی پریت لگائی -

دیگر

پیا کی ... بتیاں چھانڈو سکھی رے - سینیاں مُنھ سن آئے بیہو موراجیا ... - اور ...

آنکھ لگائے رہی - جیرا پیا کل ہو جائے - میں پارونگی کٹاری کرم کی میں ماری -

دیگر

او لجھدہ ہیں نینا جوبن پر بٹھارے - ترچھی نجر بانکیا بل کر ڈالو - نام رکھو بانکی اکھتر پیاری - او لجھدہ ہیں

دیگر

بتا دے سکھی کون گلی گئے شیام - نس دن موہے تلپت بیت بسر گئے سب کام - گوکل ڈھونڈھو
بندرابن ڈھونڈھوں متھرا میں ہو گئی شام - آلی ہر بیچ سب تج پیاری سمر ہو آٹھوں جام -

دیگر

موری نین لاگی لگنیاں - کہو اور سنگ کا ہے جو ترا سا سجن ہو میرا دل اوسکو چاہے -
موری نین لاگی لگنیاں ٭ ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہی ٭ چہ کنم کہ چشم بد بین نکند بکس نگاہی ٭ موری

دیگر

جوگنیا جیرا مار چلی رے - ڈھانکے بنگالی کی جوگنیا - ڈار چلی رے - ٹونا [illegible]
کر کے ہمیں - تیر نظر کا ہر دوار چلی رے - جوگنیا جیرا مار چلی رے -

دیگر

دیکھو چھیلا لگائی لئے جائے کدموا کی چھینیاں چھینیاں نینن کجرا اسمانی دار [illegible] کی رنگین نینا ہو چھیلا
ٹھاری سوت کا بنسی سناوے مورا جیرا چرائے چلا جائے - بین جنگل کی مورنی رہ کو کی لپنا لگائی لے
جائے ہو متحسر پیا سے پون ہو کیوکوئی جد واڈاری چلا جائے ہو - دیکھو چھیلا لگائے لئے جائے -

دیگر

ہوں جسپہ فدا گلہائے چمن دیکھی سیام برن کا بینا - ہوں جسپہ فدا -
انترہ عارض ہیں قریب وہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا - وہ ابرو ہیں وہ انکی جھلک -
گھن بیچ دیکھے جیسے دامنیا - ہوں جسپہ فدا گلہائے چمن دیکھی سیام برن اک -
انترہ گیسوں میں پھنسائے ہوں اخجل مرگ نینی با بینا - قد حسن ڈوا دا ہمہ و بلا - من [illegible]
سنگ ڈھا بینا - ہوں جسپہ فدا گلہائے چمن دیکھی سیام برن اک بینا -

دیگر

تہارے گھونگھروالے بال - اَت بھونرا سے کالے - لٹ ناگن سی چال - تہارے گھونگھروالے بال
انترہ - قدر پیا پریم کی پھانسی - من موہن کا جال - تہارے گھونگھروالے بال -

دیگر

جورا جوری موری بہیان مروری رے - بیرجوری کر پکڑت پیا چھتیاں چھوٹ - جورا جوری نہ کری بہیان
انترہ دیکھو دیکھو ساری موری چوریاں کڑک گئیں اگیا سک گئی - ایسی کوئی ٹھٹھولی رے - موری بہیان
انترہ لاج مرت ہوں کچھ بن نہیں آوے - مورا جیا ڈر پاوت رے عالم پیا بین نن کی ٹھوری رے موری بہیان

دیگر

ہان مرکائی کلائی رے - کنہ جھکوری موری چوریاں سگھر درکائی -
کرکائی کلائی رے - ہان مرکائی کرکائی کلائی رے -
انترہ ڈگر چلت موری گگری پٹیک دینی بہیاں جھٹک دینی (بہیاں جھٹک دینی بہیاں جھٹک دینی) ایسی کرت لڑکائی - کرکائی کلائی رے - ہان مرکائی

دیگر

مورا چاتر شیام سے من اٹکا - نناؤ گینیاں کوئی جادو ٹھگ کا سلطان پیا بن چین نہیں آوے - مورا من رہت ہے بھٹکا بھٹکا - مورا چاتر شیام سے من اٹکا -

دیگر

آج سنو لیا بجائی رے - سن دھن تان پران سکھ پائی رے - آج سنو لیا -
انترہ ڈرم ڈرم درکٹ گت باجے چھب چھابے من بھاوے - چھمک چھمک ٹپک چھمک ودھرے - تاتھئی تاتھئی تھئی کرت کنہائی رے - سنو لیا مرلیا بجائی رے -
انترہ نین درس مس لین ہیں بیریش شتہی من لبس کیئن ہی - فرحت شاہ موہے گھیتان کرت - بیتیان چھوٹ رہیں بتیان نہ سنائی رے - سنو لیا مرلیا بجائی رے -

دیگر

کرک لنگنوا موری چھانڈ دے کلائی - کرک کنگنوا کرک سنھو لنگر وا ہین گاری دونگی تو کو - موری بتیاں نہ بگڑ گھر وا جانے دے

دیگر

(ادھا) پچھریا بندیا لیگئی مور - تمھاری بین جمنا ہلور تون - پچھریا بندیا -
انترہ جاے کہو مورے بارے بلم سون - جمنا بن جال چھڑاوین - پچھریا
انترہ جاے کہو مورے چھوٹے دیور سون - جمنا بن منسی لگاوین - پچھریا

دیگر

ٹھمری) توری سانوری صورت اونیناوار سیلے - تن من ہن تمپر ڈالون وار
انترہ - بن دیکھے نہین پڑت چین - کہو اون بن کیسے کٹت رین -
برھا بتیان دیو ہے جار - توری سانوری صورت

دیگر

بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی - جو کوئی آوے وہی جات ہے بھٹکی - بہت کٹھن ہے -
انترہ گھر سے جو نکسی پیا بھرن کو - کیسے مدوا سے بھر لاون مٹکی - بہت کٹھن ہے -
بیر بھئی پیا جانت ہوئین - جان پرت کوٗ اور سے اٹکی بہت کٹھن ہے
نظام الدین اولیا مورے من بان بست ہین - لاج رکھو مورے گھونگھٹ کی -

دیگر

پیا پردیس سدھارے - سمہلت ناجیا ہلارے سمہارے -
انترہ - (مشتری) اون بن چین نہ آوے - برہا سندرن موہ ستاوسے -
سپنے بین درس دکھاجا پیارے پیا پردیس -

دیگر

سیان کی آون کی بھنین برہان درجوا ٹھارہی ہون -
انترہ - سندر پیاسی بگیہ بلاؤ نکسو جات - مراجیا ہو سیان رجوا ٹھارہی ہون

دیگر

نیچے رہو ما تیرے بڑوان نیندو ا بان -
انترہ پلکین تمو سو - ی نیر کی کاننی - [illegible]

گورے مکھڑے کے ادھر اوپر پات رچھب دیت ہے پان۔ نیچے رہیو۔ سکو لبن نحال کر لینو
جب ماری آل تان۔ نیچے رہیو۔ (دوہا) انکھین پہانکین آم کی جھوبن پڑی کمان
تو چھاتی دو ڈاؤ امول ہین کیسے کرون بکھان ٭ تجز تیر مارت ہی بوڑھا نیچے نہ جوان ٭
مانو لعل پر چڑھے سری پھل دو امگان۔

یہاں سے بھیروین شروع ہوئی

تلپ تلپ ساری رین گزاری کر وٹیا لینہ وسے ۔ نا جانے گوری نینا ر سیلے ۔ کر نہ دھر
ہار ہی پھٹن ہے ۔ (دوہا) جوبن تھا جب روپ تھا گاہک تھے سب کوئے ٭ جوبن رو
گنوائے کے بات نہ پوچھے کوئے ٭ حسن چمن محبوب کا وہان نجاوے کوئے ٭ جاؤ تو جیئے
نہ ملیں جیئے تو پورا ہوئے ٭ پتیم و بے دین کون تجھے جو سکھ لائے پریت ٭ اب دکھ
دے سے بیٹھے کون ٹاؤن کی ریت ٭ لٹپٹا لٹ چلت بولت ہین ٭ کہیں پیا
سون کھٹ پٹ بھی سب ٹپ ٹپک تپ پین ٭ ۔

دیگر

سنگ ہی رین جنی سینیان نہین آئے کہاں چھپائے کن بلائے ٭
جب سے گئے موری سدھ ہو نہ لینہی رے ۔ کن سوتن مورا پیا پیا بلائے ۔ کہاں چھپائے سیاں

دیگر

اٹھو رے سپیا پیارے ۔ لشکر تیر و کوچ ۔ تجکو نند یا پیاری ۔ تجھ پیا ری چاب
ایک تو ہین اجد کی بیٹی ۔ دوجے بھی بدنام ۔ اٹھو رے سپیا پیارے ۔

دیگر

بابل مورا رے نیہر چھوٹو جائے

استری جب ڈولیا دھر جا پہ آئی ۔ اپنا بگانا چھوٹو جائے ۔ بابل مورا رے
دوہا انگنا تو پربت بھیو دہری بھئی بدیس ٭ لیو بابل گھر اپنا مین جات پیا کے دیس
بابل مورا نیہر چھوٹو جائے ۔

دیگر

گل لا لو نہین راد ہا پیاری لیسین - جاہی جو ہی مین کنہیا بسین - گل لا ئو
بیلا مین البیلا بسے - بیلوت بیلون مین نئی البیلی بسے - گل لا ئو
انترہ - پیا کی سدا پیا با سا مین با سا - شیا ما مین شیا ما نویلی بسے - گل لا نہین
انترہ - فرحت چاندنی مین چندا ئول - لا ئے مین للتا سبیل بسے - گل لا ئو نہین

دیگر

لنگر تور اچیتر سوجان

مین اپنا د و سیو پہن نکسی ساس نند کی چوری - دھر ہتیان جہکوری پکر موری جہپٹ لیا بیہو کی
بن بن آوت مین بجاوت نا چیت گت چیت چوری - سلطان عالم گھر جانے نا د نگی
موری موتین کی لہ توڑی - لنگر تو را چیتر سجان -

دیگر

سئیان پنگھٹ پار و کے رہے

انترہ سانس نند موری جلاکی بیرن - پتیا بیرن نہین جیا ئون رستے - پنگھٹ پار و کو رہے

بہانسم دادرا شروع ہوا

جل کیسے بہرون جمنا گہری - سرم کے ٹھاڑے راہ جی - ٹھاڑے بہرون تا جہر راہ گلست
ہین - نہورے بہرون بھیجے چہری جل کیسے بہرون جمنا گہری -

دیگر

بہوت آ دی شیام متوالا - ایک ہاتھ مین پرتی کی تل - دوجے ہاتھ مین پیالا - جھوٹ
دیکھ سکھی میں لپٹ نچاو ے - لوٹ نچات ... مونگے کا مالا - جھومت آوے

دیگر

ایسو بیدردی کی دوستی کیا - گھڑی ہوے نہ گھڑی مورے تنا - جہنڈی دیا ...
ٹکڑی ناحق بیٹھے دلکو دیا - میرا کہا تم مانت نا ہین - ... دیکھیا

دیگر

تین تو مورا من ... تو پچہا لو من لیا

ہاتھ سے بچی آگ کی گویا

ہاتھ برچھی حکمت آوے۔ کمر سے باندھو کٹر یا۔
رات بالم ہم سے روٹھے۔ جائی کے رکھو نیتریا نین تو مورا

دیگر

سنجریا کیسی آن ہیا تور۔ ساس جگت ہی مور۔ سنجریا۔
انترہ بڑے بڑے بوندن میگھا برسے چھائی گھٹا گھنگھور۔ سنجریا۔
انترہ منتری ہیا بن چین آوے۔ کیسی پئے جیا مور۔ سنجریا۔

یہاں سے کھمٹا شروع ہوا۔

دل پہیر دی بری تو ہمارا ہمین۔ بوسہ ندیا دوبارا ہمین۔ محفل مین جانا دل نچرانا۔
نینو سے کرنا اشارا ہمین۔ غیر دشمنی ہنسنا ہم سے نہ بولنا۔ ایسا نہیں ہے گوارا ہمین۔

دیگر

او برج لبیا بارے کی رسیار و کونہ ہورہی گریا

انترہ مائی باپ کی تربیت دلاری ہاتھے نہ چھیون سسریا۔ جب سے بڑی مین کر
پالے دوٹے ٹوٹے بھراوے گگریا۔ او برج لبیا بارے۔
انترہ تیلا لگائے پھلیلا لگائے تا پر مسالے کی ٹوپی یا۔ کالی کالی جلیبن پہ جیا مو
لرسے۔ تاک تاک مارے نجریا۔ او برج لبیا بارے کی۔

یہاں سے پیلو شروع ہوا

مین پانی کیسی جاؤن ری۔ نٹ ہی کنوان کی اونچی جگتیا رے۔ مین ٹھاڑی بچھتیا
امین جاؤن۔ سانکر کوئیان پاتال جڑ پانی۔ اینچت کمر پرانی۔ مین پانی کیسے

کھماچ

ہو رام کیسی پار اوتری۔ کاہ کرون کچھ بن نہیں آوے۔ گہری ندیا چہوہ املاح۔ نیر وایا جھا بنجوری
کیسی ہی ہو رام۔ نا پر دبان جیو نا بکی۔ نا کوی گن کیہون ہارا۔ پون چلت پروائی۔ بسنا
تن سنا۔ گوہ نگر کچھ کچھ تیرت ہین۔ تن سی وکیفیت دری۔ ہو رام۔ برہن دیہ
ستے آوکنارے۔ بیٹھہ رہیون ہین مہرے سہارے۔ اپنی تہیاکی۔

ناؤ پہ دھکا بیگ سنبھالیو ہم پردیسی - بھلے کھیوٹا اپنی موج سے پار لگئی کر
ہو رام کیسے پار اوتری -

دیگر

چلت پون سو گئی انگنا بیرنیا لگ گئی انکھ رے - بیرنیا لگ گئی
انترہ - اتنے مین اک چورا چانک آیو آدھی رات رے - ہاتھ کا انبھی کانگنوا
پیرن لی لینھی بانک رے - چلت پون سو گئی انگنا -

دیگر

پیا پیا رے انتی ارج موری مان - گرا گن کو بھیا پرمان
اوران سے سیان ہنست بولت ہیں جیسے کرت گمان - پیا پیارے انتی
دیا کرشن کر جور کہت ہین - مت کر مان گمان - پیا پیارے انتی

دیگر

سیان جاؤ جاؤ مین نہین بولتی - دیکھی پیت تمہاری - سیان جاؤ جاؤ مین نہ بولتی
انترہ - اختر پیا سون یون جائے کہیو - چلیا کے بند مین نہین کھولتی - سیان جاؤ

دیگر

چھانڈو لنگروا مورکھ موری باہین رے - ڈھیٹھ بہیو نہین مانت لنگرائی رے - چھانڈو
انترہ دور جھپٹ جھپٹ کنجن مان - جھٹ پٹ لیٹیو - سا نو و نا علک نا علک نا جکتا ہو
چنچل چھیل وکت موری باہین رے - لنگروا مورکھ موری باہین رے -

دیگر

ایری گوئیان سیان نہین پاتی - کیسے کرون رے - ایری گوئیان سیان
انترہ ایک تو نسون سیج بچھے - دوجے چھن چھن پٹ چھیبے - تیجے کوئی جیا میں جیے - چوتھے
ور کی چھاتی - کیسی کرون رے - ایری گوئیان سیان نہین پاتی -
انترہ ترپت بیتے ساری رتیان - کا سے کہون جی کی بتیان - کوئی فرحت کو دے
بتیان - بل بل جاتی - کیسی کرون ری - ایری گوئیان سیان نہین پاتی - کیسے کرون

دیگر

انگری چھوٹ کر پہنچا پکڑ لیوا من بھیو چتر کھلاڑی کر

انترہ پتلے ہاتھ گہیں موہے چھتیاں پھاری تن بساری سے - پکڑ دھکر موری بہیّان مروری پیچ دھران دے مادی رے - انگری چھوٹ کر پہنچا پکڑ لیو -

انترہ لپٹ جھپٹ انگیا بند توڑے کچھو موڈی ٹاری رے - جاؤ جی جاؤ جی گھر جاؤ فرحت تم جیتے مین ہاری رے - انگری چھوٹ کر پہنچا پکڑ لیو -

دیگر

یار سنولیا تین تو من لینو رے

توری سانوری صورت مورے من ہی نہ بھاوے - چاؤ چلو کانھ جوبن من لینو ری اسنولیا تین تو من لینو رے -

دیگر

شیام کا سندیسا اودھو پاتی نہ پٹھائی رے

متھرا جائے گوکلا بسائی رے - کبری سے بیت کینی راد ہا بسرائی رے شیام کا سندیسا -

انترہ پاتی تو انیک آمین پا جی نہیں جای رے گھونگھٹ کی اوٹ پاتی چھاتی سے لگائی رے - شیام کا سندیسا -

پھانسی بھاگ شروع ہوا

لال جی کی نندیا بھرے دو نین - تمہاری رہون تو سکھ ہوئے - بیٹھے پرت نہین چین - کاہو سوت کی تیج لگی ہے - جاگے ہین ساری رین - سور داس کہو کیسی بنیت - اب لاگے دکھ دین - لال جی کی نندیا بھرے دو نین

دیگر

پیا بنا موسے آج کی رات کو کیسے کٹیگی رے - آپ نکیلی وا کی سیج رنگیلی آج کر - پیا بنا موسے

دیگر

سانولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن

انترہ گوکل ڈھونڈھو بندرابن ڈھونڈھو ڈھونڈھ پھری سب گاؤن - سانولیا کو ڈھونڈھ پھری سو ہے کو ؤ بتاوت - آن ملے وہی ٹھاؤن - سنولیا کو - سو رسیام سو ہے آن ملاؤ - چرنن کے بلجاؤن - سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن -

یہاں سے پھر ج و کافی شروع ہوا

اون بن پل چھین نہین پرت چین - تلپھ تلپھ بیتی ساری رین - نہین آئے سیام - رہے کہان دھام جا کہکی سیج کینہی سین - ایک ٹھا ئینکے سجنی - تک تک ہیر ہیر تھک رہی نین - ایسے نٹھر ہر وہ بیون - کون سیج پھر کیو سین - کچھ کہت بنت نہین موسی بنجا ہی جو ہر ہسے کر گئے نین -

دیگر

مورا جگا کے جوبن لوٹا - سیس کی بندی موری گر ہی پلنگ پر - گلے کا ہروا ٹوٹا - مورا جگا کے -

دیگر

تمہاری چھب نینو نین سمائے رہی - تمہاری پیاری انسدرال ران - مو سے جیا کی اوچپت کسک مسک نینو نین سمائے رہی - تمہاری چھب نینو نین سمائے رہی -

دیگر

(پورچ) سنولیا تو ہی بار بین نا چھوون ہر

اس بار ہی مین کیا کیا بو یاری - عشق محبت یاری - بین نا چھوون سے -

دیگر

تمہاری پھلواری مین نا ایہون رے

انترہ - ا - پھلواری مین پچمکی کیاری - کیاری مین خریداری - مین نا ایہون رے - تمہاری
انترہ - ہیں فرحت ایسی یاری عمر مین - کون چاہے توری یاری - مین نا ایہون رے - تمہاری

دیگر

پھلوا بن چلین - جھمک جھمک گھر سے نکلین - پھلوا بن چلی - ابھی ابھی پھلوا

انترہ - عشق کی بگیا مین گونجت بھونرا - چھتیان کنول کلین پھلوا بن چلی - ابھی ابھی پھلوا

انترہ - ردپ کر بردا سو رس ٹپکے - جو بنا سو پھول پھلی - پھلوا بن چلی - ابھی ابھی پھلوا

انترہ - ڈگر چلت پگ کا نٹا لاگا - فرحت بکٹ گلین - پھلوا بن چلی - ابھی ابھی پھلوا -

دیگر

کدر پیا آسے نہ سیجیا مور

انترہ سگری رین سہے تریت بیتی - اتنے مین ہو گیو بھور - کدر پیا آسے -

دیگر

رہی کیسو بجلی چمک چمک - رہی امنڈ گھمنڈ بادر برسن لاگے - کدر کٹت مورا جیہ دہک دہک رہے رہی کیسو

دیگر

کون گن گاری دینی رے - بیندا - بے جانے بے پہنے - کون گن گاری

انترہ - اتنی ڈھٹائی پہ بیندا نہ سہاسے پیچ لاکھن لگائے پت لینی رے - کون گن گاری -

دیگر

چلی جھمک جھمک برجناری - رہی جھوم جھوم متواری

انترہ - نینون سے جادو ڈالا - سینون سے مار گئی بھالا - چتون بوندی کی کٹاری - چلی جھمک جھمک -

انترہ - کہین - نجم گھر سے سوہی ہردا - سر گگر پر کردا - جل بھرن چلی پنہیاری - چلی جھمک جھمک -

دیگر

موتی کھوٹے گیو نک بیسر کا - موتی کھوٹے گیو نک بیسر کا

ایڑ ہی منڈیا پان کھانے کا ڈلال مجھو - تیرا رنگ چوٹے جیسے کیسر کا -

موتی ڈھوسے گیو

اری ایری نندیا چلت مسافر موہ لیا - تونے ورنکیا پر پیسر کا - موتی کھوی گیو بیسر کا

اری ایری نندیا پائل مورہی باج رہی - جیسے پہلا ٹکورا نوبت کا - موتی کھوی گیو بیسر کا

دیگر

گوری کھول دی چھٹ پٹ گھونگھٹ کا - مورا من تورے لٹکن بین لٹکا -

انترہ - اری ایری گجریا چھم چھم بچھوا باج رہی - بونے بور بور ترے انوٹ کا - گوری

انترہ اری ایری گجریا ٹونا بھرا تورے نینن مین - نینن جاو سینن ٹکا - گوری کھول دی

انترہ اری ایری گجریا لٹک لٹک لٹ جھوم رہی - پیا فرحت کا وا مین من اٹکا - گوری

پوربی

جو نبوا بارسے تجدین - بیاہ کیشو گونا نہین لینو - کون لغتا ہم کین - جو نبوا بار سیہ مات پتا سب ہی تجدینو - سنگ نہ ایکو لین - جو نبوا بار سے تجدین - خلیل پیا تم رڈوت کا ہے ہو جو بدھنا لکھ دین - جو نبوا بار سے تجدین -

دیگر

پپیہا پیا بن سور کرے - ٹھمر کنٹھ ماہی گھر مورے برہن کیسے دھیر دھرے -

پپیہا پیا بن - چمکت دامن لسندرن اندھیاری کون جا سیون ٹھیر کرو - پپیہا رٹت پیا پیا رم جھم جھم برست ملگوا ہریا اگن سوون دنیھ جہرے - راج بہا در یہ برہن کو بلسی دھرسے نہال کرے -

ٹوری بلاول

چلیتا مورا سنگ بچھاڈورے - سو بار میان - کارسے کر دل کٹ جاؤن چلیتا مورا - ڈگ گھاٹ موسے رو کے ٹو کے سدا رنگیلے محمد شاہ - چلیتا مورا سنگ بچھاڈورے -

دیگر

پچل چھیل مگہ روکے آج - جل بھرن مین نا جاؤنگی - جلا جل بھرن مین نا جاؤنگی

انترہ ڈگر بگر سنگھر گگر چھینی ڈگر چھنگ کیتی (رگر جھنگ کیتی ڈگر جھنک کیتی) الیسو لنگر پروہنے کلاج - جل بھرن مین نا جاؤنگی - مہلا جل بھرن مین نا جاؤنگی -
انترہ چیرا یا توڑی پچھوڑی گوری بہیتان جھجھکوری موری ساری ساری رنگ بوری -
فرحت پیا نے موری لینی لاج - جل بھرن مین نا جاؤنگی - مہلا جل بھرن مین نا جاؤنگی
چنچل چپل -

تلنگ

پیا بن لنس نیند نہ آوے - نا سجریا بہاوے - گھری گھری چھن مدن ستاوے
پیا بن - وا اودر مور پیک کوؤ منین برجے - کوکلا کوک سنت جیا لرجے -
اُمنڈ گھمنڈ چھوا اور سے گرجین - لنس دامن ومک ڈر پاوے -
پیا بن لنسدن نیند نہ آوے -

پچکہ

تم بن رے جیا گھبرائے - تلپت ہون دیکھو چھوٹے دیورا - ہمرے سنیان سے کو سمجھائے - تم بن - تن من تڑپت کسکت ہیان - سونی سیج مو سے سہ رہیو نجائے - تم بن رے - واکی سدہ موسہنے لسدن راحت - بسرا تاہی موسے دیو دکھائے - تم بن رے -

سوہنی

تیری بنسی لیکے بجاؤن - جیون جیون بنسی مین تال او ٹھے گاسے تو - سناؤن - تمرا ابہوکھن مین پہنون گی - اپنا توسے پہناؤن - سیدہی ہنہیاری مین پاٹن پر توہ مناؤن - سر بغیدی اپنے ہاتھ گوندھ جہت چرھاؤن - سور داس تم رادھے ہُوتو - کہاؤن - تیری بنسی لیکے بجاؤن -

بڑے جیسے کیسر کا - بیسر کا

دیپک

بنسی کی دھن سون بجائے باجت مدھری بندرابن - (انترہ) گھنگھر گنگن پر گنگن گھونگھر رہو سنگھن گرجت بادر پر بان -
انترہ بنسی بس کر پی بن وارین نکٹ اومنگ نینان رتنیاری چھب بجھو نین سو پہن نیلکو بان بنسی دھن سون بجائے باجت -

دیگر

بنسی مکھ سون لگائے ٹھاڑے ٹھر کار اودھا بر یہ پہر بدہ بر چھب شو دھن سن سن
گوپی بجال - بنسی -
انترہ تھرک تھرک ناچے مالو گھن بجلی چمکے - کارے رتنارے متوارے درگ
لنک چال - بنسی -
انترہ - سیس مکٹ چمکے مکرا کرت کنڈل دمکے - فرحت ات پیاری گھنگھوری
الک تلک بھال - بنسی مکھ -

دیگر

پیاری الکین بسال جھلکین پٹ گھونگھٹ بین - پلک پلک چاہے سو کرکا ہے سنج سنگار
پیاری -
انترہ - تلہر مدہر نینان رتنارے سندر بین جھومت مدہ ماتی سنگ پیا
توان گنار پیاری -
انترہ چھینک چھنک - سندر رنگ پائل چہاتے - فرحت گل بوچھ
ول اور چند با - پیاری -

ملہار

بادان برست نین ہمارے - سدار ... برسیں ...
... بہت نصر با سر کر کپول ...
... الیسی ... رواس پر جو
... گگن ... کاستے سندر ... رے ... برستت نین ہمارے -

دیگر

اودو ہو سیام گھٹا گھر آئی۔ جب سے گئے موری سدھ ہو نہ لینی۔ ایسی ٹھہرائی اب چھپا مین سمائی۔ اودھو۔ آپ تو جائے رے تجھے کبری پر۔ اودھو ہو تنگ الاج نہین آئی۔ اودھو سیام گھٹا گھر آئی۔

دیگر

چمک چمک گھر آئی بدریا دامن دمکت کوندہ کوندہ۔ موہے سیس اپجرو اڈوار ڈوئی مائی اکھتریا چوندہ چوندہ۔

دیگر

موری پاتی لیتا جیہو شن رے پتنگوا پیا مور ارے توری چونچ مڑھادونگی سونے سے۔ موری پاتی لیتا جیہو

دیگر

جھولا کن ڈالو رے امریان۔ بھادون اندھیری تال تلیان مرلا جھنگارے باورکار سے بدریان پڑین جیسی چھپیان چھپیان۔ جھولا کن ڈالو رے امریان۔

دیگر

امنڈ گھمنڈ آئی کارینی بدریا۔ چھائے رہے سینان کون نگریا۔ جب سے گئے موری سدھ ہو نہ لینی۔ تو نہین بیتی موری ساری عمریا۔ امنڈ گھمنڈ آئی

پاوس

مدھوبن سیام گئے جب گھرسن۔ آت ہر جائے چھائے رہے برسن۔ ات گھوا لاگی جھجھر سن۔ کون سکھ دکھ رادھا برسن۔ مدھوبن۔ ملپ کہان ہم اُن ہرتن۔ جو لاگی کبری کے کرسن۔ یہی اگن ہم جر جر جھرسن۔ مدھوبن۔ برہا اگن دکھ پاوین سرسن۔ دیو ندیو کا ہوکو درسن۔ پاس ہو کا جم کے برسن۔ مدھو

دیگر

ناچی بن بولن لاگے مور۔ امنڈ گھمنڈ برست بدرا رے۔ گھن گرجت ات گھور

چمک چمک دامن ڈرو اوت لرجت ہے جیا مور۔ سونی سیج رین اندھیاری۔
مدن جناوت جور۔ کہت پکار پکار برہنی۔ سدھ لے نند کشور (بائی بن)
جیسے جل بن مین تو کہت ہوئے۔ دھیان دھرت جل اور۔ تیسو دھیان ہرت
موہ ہر کو۔ جیسے چند چکور۔ تاہے سے برہین سجائی۔ بندرابن کی اور۔
دیبی داس کرشن راو ہاکے۔ چرنن لاگی ڈور۔ مای بن بولن لاگی موڑ۔

دیگر

سیام بن گھٹا سیام نہین بھاوے۔ گھن گرجین لرجین ہیا کامین۔ تاپر مدن ستاوے
بیرن کوکل بولت نسدن چاترگ سبد سناوے۔ سیام بن۔ جب دامن دمکی ابنے
اونہو۔ ناگن سے لہرا اٹھے۔ تھر تھرا ہین جو بن بیرن گ۔ اوٹھ اوٹھ بھاگے
ڈر پاوے۔ سیام بن۔ اودہوکہوکب آئیگی ہین موہن۔ بنسی سبد سناوے۔ کر ین
نہال کہو برہن کو۔ راج بہادر گاوے۔ سیام بن۔

دیگر

آسے بدرا کارے کارے۔ کارے بدرا آئے ہمارے۔ بین لاگی پپاکواب پکاری
ڈھونڈھ پھرے سب ندیا نارے۔ چھانڈ سو تن تو کنتھ ہمارے۔ آسے بدرا
کارے کارے۔ ایک تو بن مین مورلا بولے۔ موہ جلی کواو بک چلاوسے
ہے ۔ وایسا پپا سو دوسے۔ اور جامورلا تو وئی مارسے۔ آسے بدرا کاری کارے

بہار

چلو دیکھو سکھی آج ناگر نٹ۔ مرکج رکھب گندہار سادھ۔ مدھم پنچم نکھادوت
گاوت بنسی بیچ راگ سوکہٹ۔ دہار دو ھرپت نا آگن نٹ کیو نکہ برنہو چھپا چھپ
آئی۔ جھٹ پٹ اوکھاڑ گھونگھٹ کے پٹ۔ چلو دیکھو سکھی آج ناگر نٹ۔

دیگر

کلین سنگ بھونرا لوبھاسے رہے بھونر نکنج بھوسے پھلواری۔ چھوں ادر مورن کی شور لیا
سکے کوک سن ہوک اوٹھی۔ کلین سنگ بھونرا لوبھاسے۔

کجری

لائی ساونکی مہنوا سب سکھی کھیلین کا جری ۔ جھولوا جھولین کجری گاوین نیہر کی
نگری ۔ سورا با ساونکی مہنوا سب سکھی کھیلین کا جری ۔ باجو بند و نڈر پر سوہے
گلے سوہے تیلڑی ۔ سو جنیان ساونکی مہنوا سب سکھی کھیلین کا جری ۔

دیگر

دھیرے دھیرے رسے جھلاؤ دھرے پیارے للنا ۔ پیتنا ات سکاری جھو کا بھاری
پلنا سبھیّان رسے سیلی چوڑیان چھچھہ جائین ۔ نپٹ گنوارن اینٹھ چڑھا وے
جیا نبوشو بل کھاے ۔ دھیرے دھیرے ۔

دیگر

پیا بن سونی سیجیا ساین سے موراجیا ڈس ڈسی لیت ۔ رین ڈراری کاری بھاری
بیاکل پیا بن چیت چٹ پٹ کروٹ لیت اکیلی دو ہیر کوا دنہین دیت ۔ پیا بہر چنید
پڑا کو گرو اڑاگ سے لئے بنا سے ہیت ۔

بھجن

ہمارے پر بھو اوگن چیت نا دھرو ۔ سم درشی ہے نام تمہارو سوئی پار کرو ۔ ہمارے
انترہ اک ندیا اک نار کہاوت میلو نیر بھرو ۔ جب ملگئو تب ایک برن بھئی گنگا نام
پڑو ۔ ہمارے پر بھو
انترہ اک لوہا پوجا مین راکھت اک گھر بدھک پڑو ۔ سو دبدھا پارس نہین راکھت کنچن
کرت کھرو ۔ ہمارے پر بھو
انترہ اک مایا اک برہم کہاوت سور سیام جھگرو ۔ کی یاکو نرباہ کرو پر بھو
نہین پرن جات ٹرو ۔ ہمارے پر بھو ۔

دیگر

جھمک چلت رام چندر باجت پینجنیان ۔ ٹھمک چلت ۔
کلک کلک اوٹھت دھاے گرت بھوم لٹ پٹاے ۔ دھاے سو گو دلیت ۔ دسرت کی

رنیان - ٹھمک چلت - انچل بیچ انگ جھار - بہدہ بھانت سون ڈوبار - تن من ہر وار ڈار کمت مرد بجنیان - ٹھمک چلت -

انترہ بدرم سے ارن اونھر بولت مرد بچن مدھر - سندر ناسکا بیچ لٹک لٹکنیان ٹھمک چلت رام چندر -

انترہ - تلسی داس اتی انند - نرکھ کو مکھارنبد - رگھبر کی چھب سمان گھبر چھبیان - ٹھمک چلت

دیگر

دیاندہ توری گت لکھ نہ پڑے - دھن جیسے دھرم دھرم سے ادھرم اکرم کرم کرے دیاندہ توری - تپا بچن ٹارے سو پاپی سو بھلا و کرے - تاکے ہند چھراون کو پربھو نرسنگھ روپ دھرے - دیاندہ توری - ایک گوو بو دیت بپر کو سو سرلوک ترے کوٹ گوو راجہ نرگ دینی سو بھو کوپ پڑے - دیاندہ -

گرو بشسٹ آتے ہی گن اگر بیچ پرچ لگن دھرے - سیتا ہرن مرن دسرت کو بپت ہین بپت پڑے - دیاندہ - بید بدت تیرتھ جس گاوے سو بل جگت کرے - تاکو باندھ پتال پٹھایو کیسے سو تر ترے - دیاندہ -

دیگر

دیکھوری اک بالا جوگی دوارے میرے آیارے - دیکھوری

انترہ - پیتمبر باگمبر اوڑھے سیس ناگ لپٹایارے - ماتھے واکے تلک چندرما جوگی جٹا بڑھایارے - دیکھوری -

انترہ لے بھچھا نکلین نندرانی موتین تھار بھر آیارے - بھچھا لیو جوگی جاؤ آسن کو میرا گوپال ڈر آیارے - دیکھوری اک بالا جوگی - نا چاہیئے تری دنیا دولت نا چاہیئے تری مایارے - اپنا گوپال دے آؤ نندرانی جوگی درشن کو آیارے - دیکھوری -

لے بالک نکلین نندرانی جوگی درشن پایارے - سات بار پھیر مان کرکے شمبھو الکھ جگایارے - دیکھوری -

دیگر

شنکر شیو بم بم بھولا کیلاش پتی مہاراج راجراج شنکر شیو بم بم

انتر ہ اوڑھے سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن بشال ہیں لال لال - اٹ چندر بھال سوہت بساج - شنکر شیو بم بم بھولا شنکر بم بم

ارد ہنگ روپ جیسی چھانہ دھوپ نرکھت انوپ بہو چلت بھوپ کر ڈنک ڈوپ گت ڈورو باج - شنکر شیو بم بھولا شنکر شیو بم بم

بسوا اتر نگ چھب انگ انگ لئے گور سنگ سوہے س گنگ پیئے بھنگ ڈھنگ بھون کرت کاج - شنکر شیو بم بم بھولا شنکر شیو بم بم

کے داس - نظامی کر جور رجو ردی بھگت وان کہ مان ہو - گہ چرن تو کہاں جاؤں آج شنکر شیو بم بم بھولا شنکر شیو بم بم

دیگر

دیا ندہ ابکی بھول گیہون - اندر یہ بس ہوی کام کو چیر و بہل ست اندہ بہون - ندر بھگت ہیں کے پھر پوتانی پربھو پد بمکھ نہیوں - دیا ندہ - سنسار ک سکھ لاگی بکل ہوئے دن پرت دن - بھرمیون - مایا موہ پربل کرتا ندہ تیہ انوسار بہیون - دیا ندہ ابکی بھول گیہون -

راکھ سدہی ابھان ہردی بیچ اوگن ناتھ گیہون - مایا گرست پر آن چھل بانی پدرت ناتھ جیہون - دیا ندہ ابکی بھول گیہون -

گیان دھیان وڈ جیوہ تارت یہہ جنجال نہیون تراہ تراہ اب اڈہم ادبارہ سنکٹ بہت سیہون - دیا ندہ -

دیگر

کب تم موسم پیت ادہاری - بڑی پیت پاسنگ ہیں موری - اجامیل کہا بچاری بھاگے نام نرک سن میرو - جم ندیو تہاری - سور پیت کو کون مہور ہی کیول ہری ہر نام سہاسئے -

دیگر

بجورے من ہر نگاہن کو سنگ - جنکے سنگ گنت او پچھنت ہے بہوت بھجن مین کہنگ - (بجورے

انترہ - کاگے کاہ کپور چگائے سوان نہائے گنگ - کہا ہے کمار گجا ابین مرگٹ بھبھوت

انگ - بجورے من -

انترہ - کہا ہوت پے پان کرائے بکہ نہین تجت بہوانگ - سور داس کالی کا میر

چڑہت نہ دوجو رنگ - بجورے من -

بسنت

میرو نور نگ جوبن نو بہار - موہے برہا ستاوت بار بار - ایک تو مین ہاری بسنت کی

دوجے ڈائن اپنے کنتھ کی - تیجے کوئل کوکت انبہ ڈار - چوتھے پاپی پپیہا

پیا کرے پکار - میرو نورنگ -

دیگر

میرو کنتھ پردیس گیو ری مالن اب نابسنت کرون - گھر گھر مالن بور لاو لگاوے

بورن دیکھ ڈرون - ان بورن ہم کا بوراوا - مین تو برہا کے مارے مرون - میرو کنتھ

انبہ بہی بورے - ٹیسو بہی پھولے کیسر رنگ کرون - کیسر رنگ کی پہنوں

پہنوں - ماتھے نہ بندی جڑون - میرو کنتھ

دیگر

مدہ ماتی کوئلیا ڈار ڈار - مورے آنگن بولت بار بار - برہن کے جلے پر مارت

بہار - تا پر دئی مارے کر شور - موہے بلکھ بلکھ کے بہوت بھجوت - موری مدہ

بہت چلے ہار ہار - مدہ ماتی - جو بدہنا موہے پنکھ دیت - اوڑ جا کے سانس پیا

پاس لیت - شیو پرشاد ہیت مین بھی لوچیت - بین تو دکھو تو پھر ہی را

ہار ہار - مدہ ماتی کوئلیا ڈار ڈار -

دیگر

مستان ترنم بار بار - ہنستے ہیں چھپ چھپ مار مار - مستان ترنم بار بار -

انترہ - ساقی کی ہے فیاضی کی دہوم - مستو نکا ہے ہر جانب ہجوم - گرتے ہین

شرابی جھوم جھوم - تھامے ہیں ایک کو چار چار - مستان ترنم بار بار -
زاہد کو بھی نصرت بیدرنگ - کرتے ہیں شرابی جی سے تنگ - جھجے - پھڑک
جیتے ہیں تنگ - کرتے ہیں عمامے کے تار تار - مستان ترنم بار بار -

دیگر

کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ - بھر بھر پچکاری مارت رنگ - کھیلت بسنت -
انترہ ات سیس مکٹ اُت تلک بھال - اِت کنڈل اُت موتین کی مال - ات پیاری ہی اُت
متواری چال - ات چنر لال - ات پٹ تنرنگ - کھیلت بسنت -
انترہ اک منموہن اک چت چور - دونو چتوت اک اک کی اور - پیاری چندر بدن ہا پو نگ چکور
پیاری مانو ہک ہا پتنگ کھیلت بسنت
چندرا اول بھر جھولن لئے گلال - دری الماتا لئے لال لال - ایسا کو بسا کھا لئے ہی تھال
بیسر رنگ چھرکت انگ انگ کھیلت بسنت
کوئی گھونگھٹ میں [illegible] چھپائے [illegible] کوئی دور جھٹ پٹ گھٹ آئے - کوئی مارت گگم [illegible] دبائے
نصرت پیا پیاری کو ہے امنگ کھیلت بسنت

ہولی

[illegible] مارو رے شیام پچکاری ہو - ارے مارو مارو رے
انترہ [illegible] لاگے بھرن سکھین سنگ - اوٹ لیت رادھا پیاری ہو - ارے مارو رے
" [illegible] تے کو آوت - ابیر لیے بھر تھاری ہو - ارے مارو مارو رے
" [illegible] مارو - بھیج جائے تن ساری ہو - ارے مارو مارو رے
[illegible] لیلا - ہر چیر تن بلہاری ہو - ارے مارو مارو رے

دیگر

[illegible] ری رے - رنگ ڈاری رنگ ڈاری رنگ ڈاری - موری
[illegible] پٹ گہ لینو - ٹوک ٹوک کری سادی [illegible] رے - موری سانو [illegible]

انترہ ہنس ہنس سکھیاں دھاے موہنیہ وکو - کین پریم متواری رہے - موری ساںوری
" پیا عظمت موہے پیچ وگرمین - ہم بہوہی وئی گاری رہے - موری ساںوری چتر

دیگر

موری انکھین مین پڑ گیو کیسو گلال اوڑیا - دئیا موری انکھین پڑ گیو کیسو -

انترہ وہ ورچھپٹ گھونگھٹ پٹ کھولو اسے ہیوہ ویٹھو کنہیا - جھونکوا بگلال بھر موٹھی
ٹوٹی وہ وہ دھکے ملیا - دئیا موری انکھین پڑ گیو کیسو

انترہ ورگ پہچرکت گرکت ہیا وہ پرکت کیسو کرون اب دئیا - پھونک دیت کنکا نہین نکست
کل نہ پرت موری ہیا - دئیا موری انکھین پڑ گیو کیسو

انترہ دیکھو دیکھو لال گلال نہ پھیکو دیتی ہون رام دہئیا - ہم گوری موری گاجا مین باری
بیس لڑکیا - دئیا موری انکھین پڑ گیو کیسو

انترہ جر بر جای ہنسی ایسی فرحت بن بولے کرت ہنسیا - آگ لگے ایسی پھاگ کھلن مین
تمہین انوکھے کھلئیا - دئیا موری انکھین پڑ گیو کیسو

دیگر

مین تو کھیلون پھاگ اونہین کے سنگ - جن بارے سے دیکھو ہے سگرو انگ -

مین تو کھیلون

انترہ - برجوری جھجکوری مین نکر ہون نئی ریت سکھی نیورے ڈہنگ - ابیر گلال لگیہون
جو پہیون - کرہون ٹھیک سکھی وہ رہون رنگ -

مین تو کھیلون پھاگ اونہین کے سنگ

انترہ کپٹ جھپٹ جن گردا لگایو رس لینہوہ وہ کینہو تنگ عظمت واکو سوانگ نہیون
نلاج پچھپون پلیہ موان جنگ -

مین تو کھیلون پھاگ اونہین کے سنگ

دیگر

دیکھو ری [illegible] ری گو [illegible] ہوری کو کھلیا - پٹ نلاج لاج نہین دئیا - دیکھو ری دیکھو ری گوری

انترہ چھنک چھنک پگ گھنگھرو بجاوت - ناچت تا تھئی تھئی تھیا - دیکھوری
" وہی گاری ماری پچکاری - چنر پھاڑ ڈاری لنگر کنہیا دیکھوری -
" برجوری موری بہیان مروری - ساری رنگ بوری چھوری دوہ کی ہلیا - دیکھوری
" پربس بھئی آن ہنسی ہون - پیا عظمت سو کرت ہنسیا - دیکھوری -

دیگر

ہولی کے دیکھو ٹھاٹھ نرالے - بھلا ہولی کے دیکھو
انترہ - نافرمان گیندے گل شبو جوہی کیتکی لالے - بلبل مور چکور فاختہ جتنی ہین
سب متوالے - کہو کوئی کسکو سمہالے - بھلا ہولی کے دیکھو ٹھاٹھ
انترہ - نخل ندامست ہی ہین جھوم رہے ہین قوالے - بادۂ شبنم سی ہین لبالب سب نخلون کے تھالے
افق پھولون کے ہین پیالے - بھلا ہولی کے دیکھو ٹھاٹھ نرالے -

لاونی فرحت

ترے گھونگھر والے بال جو بل کھاتے ہین - ہین کالے کالے ناگ لہراتے ہین -
مکھڑے کی جھلک سو چٹک چاندنی چھائی - نکلا جو پسینا اور چمک دکھلائی -
کانون کے پاس سے لٹ جھٹکر بل کھائی بانبی سے ناگن اوس چاٹنے آئی
کیا گوری گال پر بال پیچ کھاتے ہین - ہین کالی کالی ناگ لہراتے ہین
بچھو کا جوڑا بھون ناگ لٹ کالی - لہرا لہرا کر چال چلے متوالی -
گھونگھٹ کا جھٹ پٹ کھول جو لٹ جھٹکاتی - نکلا ہے کالا ناگ کیچلی ڈالی -
سب بھید دیکھکر اوسکو گھبراتے ہین - ہین کالے کالے ناگ
مکھو نپر بکھرے بال ادا ہے پیاری - دو ہونٹون پر ڈالے ہی جال شکار و یار و رسے
نازک سی کامنی سر پر جوڑا بھاری - بیٹھا ہے گنڈلی مار
دنیا کے سپیری او سپہ زہر کھاتے ہین - ہین کالی کالی [illegible] رنگ ناری -
[illegible] - موری [illegible]

نکھرے پر چھاسے چھاسے دھوم رہین الکین - کیا پُن محل کے جھوم جھوم رہین الکین
کانون پر ہل کھا کھا کے کھوم رہین الکین - جھک جھک کر پیار سے منھ چوم رہین الکین
مل مل کے ہاتھ حسرت ہم رہ جاتی ہین - ہین کالے کالے ناگ

ہولی

مین تو پیا تورے رنگ مین سماے رہی - اور رنگ موہے کارے پڑی - مین تو پیا تورے
رنگ وہی رنگر یز وہی مین تو چنک چنر یا رنگائے رہی - اور رنگ موہے - ہمرے پیا ہم پیا کر
رہے بھجنی پیا پر چیر اگنوائے رہی - اور رنگ موہے کارے پڑی مین تو -
بالون کے گلے سیلی بنائی انگ بھبوت رماے رہی - اور رنگ موہے کارے
پڑی - مین تو پیا تورے رنگ مین سماے رہی -

دیگر

ایسے بیچ کے کیا تمہین ہے اجار دار - مو پر رنگ چھڑکت ہو بار بار -
انترہ کر مورا پکڑ کلائی موری مسکی - انگیا کے کر دنیہی تار تار - ایسے بیچ کے

دیگر

پھاگ کھلن کیسے جاؤن سکھی ری - ہر ہاتھن پچکاری ہے
سب کی چنریا کسم رنگ بورہی - ہمری چنر گل ناری رہت ہے - مین پھاگ کھلن کیسے
جاؤن رے - ہر ہاتھن -
کوئی سکھی گاوے کوئی بجاوے - ہمکا تو حسرت تمہاری رہت ہے - مین پھاگ کھلن کیسے
جاؤن ری - ہر ہاتھن -
کہت ہین کاظم اپنے شفیع سے - سنیان کی صورت متواری رہت ہے - مین پھاگ
کھلن کیسی جاؤن رے - ہر ہاتھن -

دیگر

ہولی کھیلت ہین تو شیام سے ہاری
انترہ تورنی موری سر کی گگریا - بھیج گئی تن ساری - بھر گلال ملو پر جوری - رنگ

کی بھری پچکاری اچانک مکھ پر ماری - ہولی کھیلت -
انترہ - مشتری پیا کے مین بل بل جاؤن + بتیان کرت پیاری پیاری -
انجہ اپکر موری بہئیان گہت ہین - ہنس ہنس دیت ہین گاری -
سکے کالاج کی ماری - ہولی کھلت -

پہیلیان حضرت امیر خسرو دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

پہیلی حقہ - اگن کنڈ مین گھر گیا اور جل مین کیان لکاس + پر دے پڑی جات ہے پیا اپنے کے پاس - ایضاً باجی بانبی جل بھری اوپر لاگی آگ + باجن لاگی تومڑی اور نکسن لاگی ناگ + پہیلی طبلہ مارے سے وہ جی او ٹھو اور بن مارے مر جائی + بن پاؤن بگ بگ پھرے ہاتھون ہاتھ بجای + پہیلی کتاب ایک نار چاتر کہلاوے + مورکھ کو نا پاس بلاوے + چاتر مرد جو ہاتھ لگاوے - کھول ستر وہ آپ دکھاوے
کہہ مکرنی پھنگ سبز رنگ تیر مین بھایا + وہو دہاکے رنگ بنایا + اوتر ت چہرہ مرورت انگ اے سکھی ساجن نا سکھی پھنگ + کہہ مکرنی چاند اونچی اٹاری پلنگ بچھایا مین لیٹی وہ اوپر آیا - + اوسکے آئے ہوئی آنند + ای سکھی ساجن نہین سکھی چند
پہیلی شمع سر طرہ مقیش نامین گوری گات + گھڑی گھڑی رور و ہنسی پر پیا نہ پوچھے بات + پہیلی پنجرا - چام ماس نہین وا کے نیک + ہاڑ ہاڑ مین واکے چھید + اک اچرج موہے آوے ایسے + یا مین جیو بسے گا کیسے + پہیلی چہ سر ایک نار دکھن سے آئی + سولہ دیتی اور تین جنوائی + پہیلی چینی سے کے ملا سے تو نرسے جدا ہوئی پر نار + سونے کا سا رنگ ہے کوئی چاتر لیسے بچار -
پہیلی ڈولی یہ پہیلی تین کا گچھا جس مین ایک سکندر رہے + اے سکھی مین تجھ سے پوچھون دو باہر اک اندر رہے + قفل و کنجی بات کی بات ٹھٹھولی کی ٹھٹھولی + مرد کی گانٹھ عورت نے کھولی + نگینہ مہر - ایک نار دکھن سے آئی ہے وہ نر اور نار کہائی + کالا منہ کر جگت کھلاوے + موہے سر سے جیت اپنی بتاوے

پہیلی پسینہ دہوپ سے وہ پیدا ہو چھاؤن دیکھے مرجہاے - آنو سکھی میں
پوچہون ہوا لگے مرجائے - گھڑی وگھنٹہ ایک نار پانی پر تیرے ٭ اوسکا
لگا مرے ٭ جون خندی غوطہ کھائے ٭ ڈہون ڈہون مجھروا مارا جائے پہیلی ا
سیام برن اک ناری ٭ ماتھے اوپر لاگے پیاری ٭ جو کوئی اتہہ کھولے ٭ مرگئے
بولی بولے ٭ پہیلی مسی دندان سولہ چڑہ سنگت کرے سیام برن اک نار ٭
دو ہے دونن سے بتیس سے ملے ایک ہی بار ایضاً ٭ سیام برن اک نار کہاوے
تا بنا اپنا نام دہراوے ٭ جو کوئی اوسکو کہہ لاوے ٭ رنگ سے وہ سیاہ پنچ کہاوے
پہیلی قند - موٹا پتلا سبکو بہاوے ٭ دو مہینے کا نام دہراوے ٭ نبولی نیم
اک تر ور سے اوترے ماے جیسے جنم بنایا - ما کا اوسکو نام جو پوچھا آدھا نام بتایا ٭ آدھا نام
بتایا خسرو کون نیس کی بولی ٭ بار بار جو اوس سے پوچھا اپنے نام نبولی ٭ پہیلی اننہ
ایک تر ور کا پہل ہے تر ٭ پہلے ناری پیچھے نر ٭ وا پہل کی یہ دیکھو چال ٭ باہر
کہال بہیتر بال پہیلی آری آجانا اوسکا بہاوے ٭ جس گھر جاوے
لکڑی لگاوے - اننہ وانار آگے آگے بہنا آئے پیچھے پیچھے بہیّا ٭ دانت الگ
باو آوے بقعہ اوڑہے میتا ٭ پہیلی بدلی بہانت بہانت کی دیکھی ناری ٭ نیر
بہیے سب گوری کاری ٭ اوپیں اوجگ بادہاوین ٭ پہیر کرین جب نیر لیاوین بہجگا
سر پر جنگلے بین جہولی کسی گرو کا چیلہ ہے ٭ بہر بہر جہولی گھر کو پہرون ٭ اسکا نام
پہیلا ہے بیر بہوٹی ایک نار کرتار بنائی ٭ نا وہ کواری ناوہ بیاہی ٭ سوہا رنگ سدا
ہی رہے ٭ بہابی بہابی سب جگ کہے - ایضاً ایک نار کرتار بنائی ٭ سوہا جوڑا
پہن کے آئی ٭ ہاتھ لگانے سے وہ شرمائے ٭ اس ناری کو خسرو بتائے
پہیلی پہوٹ کھیت مین ہووے سب کوئی کہائے ٭ گھر مین ہوے تو گھر کا سر جائے
پلنگڑی سونے کی ایک نار کہاوے ٭ بنا کسوٹی بان دکہاوے ٭ پہیلی پان
ایک کنیان نے یہ گن کینہا ہل ہل پنجرے مین دینہا ٭ دیکھو جادوگر خیال ٭ ڈالے
سبز نکالے لال ٭ پہیلی سر چھپائیں عجب طرح کی ہے اک نار ٭ اوسکا

انظہار ؛ دن وہ بدلے ہے رنگ ۔ نگار ہی ہر سب کے سنگ
مار و تو مرتا نہیں چھوڑ دیئے مرجاے ؛ کہین پہیلی بیربل مردہ ۔ وہی کھاے
کالی ندی سہاگ کی پیلے انڈے دے ؛ ایک جو آوے سو سبنی سب ہے
ے ۔ چلمن چالیس من کی کہین کہ کہاوے سوکھی جیسے تیلی ؛ کھینکہ پر وسے
ی ہے وہ رنگ رنگیلی ۔ پہیلی ع پیم ۔ نئی دھیلی پرانی ہو تنگ ؛ بوجھو
تو نہین چلو میرے سنگ ؛ پہیلی چاند ایک آنکھ اوسپر بھی جالا ؛
موسلے تب کرے اوجالا ۔ چرخہ ایک پورکھ بہت گن بھرا ؛ بیٹھا جاگے
وسے کھڑا ؛ اولٹا ہو کر ڈالے بیل ؛ یہ دیکھو قدرت کے کھیل ؛ پہیلی
سر چار دسا کی سولہ رانی ؛ تین پورکھ کے ہاتھ بکانی ؛ مرنا جینا اوکی
ہ ؛ کبھی نہ سووین پورکھ کے ساتھ ؛ چھاتی ۔ تن گوری مکھ سانوری
ن سمندر تیر ؛ پہلے رن مین وہ لڑین جو اک نام دو بیر ۔ ایضاً ۔ گول
ٹ اور سندر مورت ؛ کالا منہ تس پر بھی خوبصورت ؛ محرم ہوئی تو کچھ کہہ بوجھے
چندہ دیکھے پر وہ نہ سوجھے ۔ چوڑیان چپاخ چپاخ کب سے ؛ ہاتھ پکڑا جب سے
او وہ اوہی کب سے ؛ آدھا گیا جب سے ؛ چپ چاپ کب سے ؛ سارا گیا جب سے
بتی چراغ ایک راجا کی انوکھی رانی ؛ پیچھے سے وہ پیوے پانی ۔ ایضاً بارا تھا
جب سبکو بھایا ؛ بڑا ہوا جب کام نہ آیا ؛ مین کہدیا ہی اوسکا ناؤن ؛ بوجھو
بچو نہین چھوڑو گاؤن ؛ پہیلی ڈھال سیام برن اور سوہنی پھولن چھائی
پیٹھ ؛ سب سورن کے گلے پڑت ہے ایسی ننگی ڈھیٹ کہ مکری ہار سنگری
چھتیسن پر راکھا ؛ رنگ روپ سب والی چاکھا ؛ بھور بھیا تو ہیرا دوتا
اے سکھی ساجن نا سکھی ہار ؛ کہہ مکری پنکھا آپ ہلے اور مو ہے ہلاوے ؛
اوسکا ہلنا میرے من بھاوے ؛ ہل ہل کے ہوا اینکھا ؛ اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا